یکم - ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء جلد ۱۴ ۱۹-۲۰ ، یکم ۱۵ فروری ۱۹۷۰ء جلد ۱۴ شمارہ ۲۱-۲۲

تراجم و مطبوعات ادارۂ نعیمیہ رضویہ لاہور

مترجمہ فاضل جلیل علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی دامت برکاتہم

نعیم العطاء ترجمۂ کتاب الشفاء (قاضی عیاض)

کتاب الشفاء دنیائے اسلام کی مشہور و مقبول اور مستند کتاب ہے، جس میں حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان، رفعت مقام فضائل و خصائص، صفات عالیہ معجزات اور سیر مبارکہ پر روشن و جامع بیان ہے اہل اسلام پر آپکے اور آپکے اصحاب و اہل بیت و ازواج مطہرات کیا حقوق و آداب واجب ہیں، اور بدگویوں اور گستاخوں کے لئے کیا شرعی احکام ہیں، مفصل مذکور ہیں، اہل اسلام کے لئے گرانقدر نایاب تحفہ ہے۔ قیمت حصہ اول چار روپے حصہ دوم چار روپے۔

ماثبت من السنۃ مع اردو ترجمہ ما انعم علی الامۃ المعروف بہ ایام اسلام

شیخ محقق شاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی یہ نایاب اور بے مثال کتاب ادارہ نے عربی مع اسکے ترجمہ کے شائع کی ہے، جس میں سال بھر کے ایام و ماہ کیلئے بے بہا فضائل اسلامی ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا مفصل بیان، معراج مبارک، سیدنا امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کا صحیح ترین تذکرہ کے علاوہ رمضان مبارک کے روزے، تراویح، ختم قرآن، شش عید کے روزوں پر مکمل بحث فرماتے ہوئے مذہب حق اہلسنت و جماعت کی پوری تائید فرمائی ہے، اسکے سوا زمانہ جاہلیت کی مشرکانہ رسومات و معتقدات، شگون و فال اور ستاروں کی تاثیرات کے متعلق جو اوہام پائے جاتے ہیں، مدلل رد و ابطال ہے۔ قیمت پانچ روپے۔

بشری الکئیب بلقاء الحبیب یعنی دیدار حبیب

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کا یہ رسالہ نایاب تھا، ادارہ نے اصل رسالہ کے ساتھ اسکا ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ موت زندگی سے افضل ہے پھر یہ کہ مرنے کے بعد مراتب و درجات ہر ایک کے مختلف ہوتے ہیں، انبیاء، شہدا، اولیاء اور صلحا کی برزخی حیات کا مفصل بیان کیساتھ مسلمانوں کے عالم برزخ کی کیفیات کی مکمل تشریح ہے قیمت ایک روپیہ۔

بیان المیلاد النبوی!

پانچویں صدی ہجری میں علامہ ابن جوزی مشہور و معروف محدث گزرے ہیں جنکی حدیث دانی پر تمام مکتب فکر کے علما متفق ہیں، اور احادیث کے راویوں پر جرح و تعدیل میں انکی رائے کو قابل وزن کہتے ہیں خصوصاً آجکل کے دیوبندی اور غیر مقلدین تو انکو اپنا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اس معروف ہستی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر عربی میں جو ذکر میلاد لکھا ہے اور جگہ جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور وسیلہ کو ثابت کیا ہے، اور جس انوکھے انداز سے میلاد شریف پڑھا ہے، یہ آج کے منکرین ذکر میلاد پر تازیانہ کا کام دیتا ہے۔ ادارہ نے اصل مع ترجمہ شائع کیا ہے۔ قیمت صرف پچاس پیسے۔

اصول السماع

حضرت مولانا فخر الدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف

فیض محمد عارف قادری عفی عنہ

یَا اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْہَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (پ ۶ ع ۳)

کتاب مستطاب

الکلام المبین فی اٰیٰۃ رحمۃ للعلمین

۱۲۶۹ھ

یعنی تقریباً تین ۳۰۰ سو

معجزاتِ سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از فاضلِ اجل مقتدائے تحریکِ آزادیٔ ہند ۱۸۵۷ء اسیر جزیرۂ انڈمان،
مظلوم جور و جفائے فرنگ حضرت علامہ مولانا مفتی عنایت احمد صاحب کاکوروی
نور اللہ مرقدہ و رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

حضرت علامہ مولانا مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی لازالت شموس فیضانہ

یکے از مطبوعات

ادارۂ نعیمیہ رضویہ - سواد اعظم - لاہور

قیمت دو روپے

مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا وارسلہٗ رحمۃ للعالمین لمبشیرا و
انزل الیہ آیات بینات فعلیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات وعلیٰ الہ الکرماء البررۃ
واصحابہ الرحماء الخیرۃ بعد حمد وصلوٰۃ کے بندۂ نیازمند بارگاہ رب الصمد المعتصم بذیل سیدالانبیاءؐ
صلی اللہ علیہ وسلم **محمد عنایت احمد** غفرلہ اللہ الاحد بخدمت برادران مومنین کے گذارش کرتا
ہے کہ مطلع ہونا معجزات جناب سیدالسادات ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اشرف علوم ہے اور
موجب ثواب عظیم اس واسطے کہ اصل اصول سب حسنات کا ایمان ہے اور بنا ایمان کی او پر ادراک
معجزات کے ہے اور حضرت رب علیم جل شانہ کے نعمائے عظیمہ میں سے اس خاکسار پر ایک یہ ہے
کہ اس نے ایک تقریر کمال دلچسپ واسطے بیان معجزات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بطفیل آیہ کریمہ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین کے میرے دل میں القاء کی اور اکثر احباب اہل
علم نے اس تقریر کو پسند کیا بغرض نفع رسانی برادران مومنین اور تائید دین متین کے اس تقریر
کو ایک مقدمے اور نو باب میں تحریر کرتا ہوں تاکہ نفع عام ہو اور حاضرین اور غائبین اسکے ادراک
سے مستفید ہوں اور بایں جہت کہ ۱۲۶۹ھ ہجری میں یہ رسالہ تمام ہوا اور بیان معجزات جناب رحمۃ
للعالمین کا اس میں بکلام واضح ہے نام اس کا **الکلام المبین فی آیٰت رحمۃ للعالمین**
رکھا اللھم اجعلہ خالصا لوجھک الکریم وتقبل منی انک انت السمیع العلیم۔

مقدمہ:۔ قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین یعنی نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد

مگر رحمت واسطے سب عالموں کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجود جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحمت سب عالموں کیلئے بنایا ہے اور پیغمبری آپکی جملہ عوالم کے واسطے رحمت ہے اور سر اسمین یہ ہے کہ مقصود خلق عالم سے معرفت الٰہی اور عبادت ہے اور معتد بہ طریقہ معرفت اور عبادت کا وہ ہے جو اللہ جل جلالہ نے طبیعت اور استعداد انسان میں رکھا ہے چنانچہ آیہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط اور اکثر آیات اس بات پر دلیل ہیں اور ظہور معرفت الٰہی اور عبادت کا بنی آدم میں بہ ہدایت انبیائے کرام علیہم السلام ہوتا ہے پس اگر انبیاء مبعوث نہ ہوں تو خلق راہ معرفت وعبادت سے واقف نہ ہو پس سب عالموں کا وجود خالی از فائدہ وبیکار ہو جائے اور بسبب ہدایت انبیائے کرام کے لوگ طریقہ عبادت ومعرفت پر مستقیم ہوتے ہیں اور جملہ عوالم اس سبب سے اپنے مقصود سے مرتبط ہو جاتے ہیں اور اشرف انبیاء جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کمال معرفت اور طریقہ اشرف واعلیٰ عبادت کا بہت زیادہ بہ نسبت جمیع انبیائے کرام کے آپکے ذریعہ سے خلق کو حاصل ہوا ظاہر[1] ہے کہ جس قدر شیوع توحید اور عبادت رب وحدہٗ لاشریک لہٗ کا آپکے سبب سے ہوا کسی پیغمبر سابق کے سبب سے نہیں ہوا اور جتنے اولیاء اللہ اہل معرفت کاملہ آپکی امت میں ہوئے کسی امت میں نہیں ہوئے پس جوامر کہ مقصود اصلی خلق عالم سے تھا وہ بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں آیا اور قاعدہ[2] کلیہ ہے کہ الشی اذا خلا عن مقصودہ لغا یعنی جب شئے اپنے مقصود سے خالی ہو لغو اور نکمی ہو جاتی ہے اور قابل مٹا دینے کے پس اگر وجود باوجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ ہوتا سب عالم قابل ابطال واہلاک ہو جاتا آپکی ذات بابرکات اور آپکی پیغمبری کے سبب سے سب عوالم قائم رہے اور اسی سبب سے بعد مبعوث ہونے آپکے طریقہ عام عذابوں کا جو اور انبیاء کرام کی امتوں پر بہ سبب انکی نافرمانی کے ہوتے تھے موقوف ہو گیا۔ انبیائے سابقین کے عہد میں اصل مقصود عالم علی وجہ الکمال وجود میں نہیں آیا تھا پس جب لوگوں سے کوتاہی قدر موجود میں ہوتی تھی۔ معذب بعذابات عامہ شدیدہ ہوتے تھے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد میں طغیان

[1] صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارجوان اکون اکثرہم تابعا یوم القیمۃ۔ یعنی مجھے امید ہے کہ بروز قیامت بہ نسبت سب پیغمبروں کے میرے تابع زیادہ ہونگے یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جسقدر خلق کیطرف توحید وعبادت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور کسی پیغمبر سے نہیں ہوئی ۱۲ منہ [2] مضمون جو حدیث مشہور لولاک لما خلقت الافلاک اسی بات کیطرف اشارہ ہے اگرچہ یہ حدیث کسی کتاب حدیث میں دیکھی نہیں گئی مگر مضمون اسکا صحیح ہے۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ

بنی آدم حد سے گذر اتھا اسطرح کا طوفان آیا کہ قیامت صغریٰ قائم ہوئی اور بہ سبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا بوجہ کمال موجود ہوا اور بوضع استمرار کہ قیامت[1] تک آپکی امت میں طریقہ معرفت اور عبادت کا قائم رہیگا اور عالم اپنے مقصود سے خالی نہ ہوگا لہٰذا قابل مٹانے اور اہلاک اور بلائے عام کے نہیں اور قیامت[2] بھی قائم ہوگی جب پردۂ زمین پر کوئی آپکی امت کا آدمی نہیں رہیگا۔ پس رسالت آپکی باعث بقا اور امن وامان سب عالموں کا ہے اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہیں اور آپکی رسالت علی وجہ الکمال سب عالموں سے متعلق ہے اور اسی لئے اللہ جل جلالہ نے آپکو جملہ اقسام عالم میں معجزات عنایت فرمائے چنانچہ تفصیل اسکی بیان ہوتی ہے۔ **جاننا چاہئے** کہ عالم کی دو قسم ہیں عالم معانی اور عالم اعیان، عالم معانی عبارت ہے ان چیزوں سے کہ دوسری چیز میں ہو کے پائی جاتی ہیں بذات خود قائم نہیں اور انہیں عرض بھی کہتے ہیں جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو اور عالم اعیان عبارت ہے ان چیزوں سے جو بذات خود قائم ہیں اور انہیں جوہر بھی کہتے ہیں جیسے زمین آسمان آدمی درخت پھر عالم اعیان دو قسم ہے عالم ذوی العقول یعنی وہ جو عقل رکھتے ہیں جیسے انسان اور جن اور عالم غیر ذوی العقل یعنی وہ جو عقل نہیں رکھتے جیسے جمادات وحیوانات۔ عالم ذوی العقول تین قسم ہے عالم ملائکہ اور عالم[2] انسان اور عالم[3] جنات اور عالم غیر ذوالعقول یا علوی[4] ہے یعنی آسمان اور ستارے یا سفلی[5] یعنی وہ اجسام جو آسمان کے تلے ہیں اور عالم سفلی دو قسم ہے عالم بسائط اور عالم مرکبات عالم بسائط عبارت ہے عناصر اربعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے اور عالم مرکبات تین قسم ہے جمادات ونباتات[8] وحیوانات[9] اور انہیں موالید ثلثہ کہتے ہیں پس اقسام تفصیلی عالم کے نو ہوئے اور ہر قسم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ بیان انکا مطابق کتب معتبرۂ حدیث کے نو بابوں میں کیا جاتا ہے۔

باب اول معجزات در عالم معانی

پوشیدہ نہ رہے کہ اگرچہ عالم معانی سب قسم کے اعراض کو شامل ہے مگر مقصود اس باب میں بیان کرنا ان

[1] صحیحین میں ہے کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت خدا کے حکم پر قائم رہیگی کسی کی مخالفت سے انہیں ضرر نہ ہوگا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ [2] صحیح مسلم میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ قیامت تب آویگی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اور ظاہر ہے کہ آپ کی امت کے لوگ بعد مبعوث ہونیکے آپکے اللہ اللہ بتوحید کہنے والے ہیں پس قیامت تب ہی آئیگی جب آپکی امت کا کوئی نہ رہے گا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ہی معجزات کا ہے جو کلام و اخبار میں واقع ہوئے ہیں اس واسطے کہ اور قسم کے اعراض سے جو معجزات متعلق ہیں انکو علاقہ ان اجسام سے ہے جو محل ان اعراض کے ہیں پس ذکر ان معجزات کا اس جسم کے باب میں مناسب تر ہے اور عالم کلام و اخبارات میں بایں کثرت معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ بیان انکا واسطے اظہار معجزات عالم معانی کے وافی وکافی ہے اور اشرف معجزات کہ قرآن مجید ہے یہی اسی عالم سے ہے کہ ہزاروں معجزات کے برابر ہے اور اس باب میں تین فصلیں ہیں **فصل اول** بیان معجزات قرآن مجید میں **فصل دوم** ان اخبار کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائے۔ **فصل سوم** ایسی خبروں کے بیان میں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا۔

فصل اول معجزات در قرآن کریم

معجزہ ۱ قرآن مجید و فرقان حمید کہ اشرف و اظہر معجزات ہے کئی طریقہ سے اسکا اعجاز ہے منجملہ ان طرق کے دو طریقوں کا اس مقام پر ذکر ہوتا ہے **سو ایک اعجاز** کلام اللہ کا براہ بلاغت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائد طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خطبہ عظیمہ کا بے تامل انشاء کرنا انکا روزمرہ تھا اور اس مجمع فصحائے عرب میں آپنے ڈنکا فانوا بسورۃ من مثلہ کا بجایا کوئی شخص ان میں سے مثل سورۃ انا اعطیناک الکوثر ؐ کے نہ لاسکا حالانکہ کلام الہٰی ان ہی الفاظ و حروف سے مرکب ہے جن سے انکا کلام مرکب تھا اور عربی ہی زبان ہے اور کوئی زبان نہیں جس سے وہ لوگ واقف نہ ہوں اور اس زمانے سے آجتک حالانکہ معاندین اسلام میں صدہا فصحا و بلغا گذرے ہیں اور اکثر ان میں سے اہتمام عظیم واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھتے ہیں کوئی مثل اقصر سورۃ کے نہ بنا سکا پس یہ معجزہ آپکا ابتک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور میں نہیں آیا۔

فائدہ۔ حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ میں لکھا ہے کہ

ؐ - یہ معجزہ بھی آپکا فصحائے عرب سے تحدی کرنا اور چاہنا اس بات کا کہ مثل کسی چھوٹی سورۃ کے بنا لائیں اور کسی کا ان میں سے اس بات پر قادر نہ ہونا منجملہ ان حضرات کے ہے جو قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ امنہ رحمہ اللہ تعالی علیہما۔

کلام اللہ میں باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہیں اور اس پر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے
یعنی یہ کہ محققین علماء نے لکھا ہے کہ کلام اللہ میں سے جس قدر کلام کہ برابر سورۂ انا اعطینا کے ہے معجزہ
ہے اور سورۂ انا اعطینا میں دس کلمے ہیں اور سارے کلام اللہ میں کچھ اوپر ستتر ہزار کلمے ہیں سو جب
ستتر ہزار کو دس پر قسمت کریں سات ہزار سات سو حاصل ہوتے ہیں پس کلام اللہ میں سات ہزار
سات سو معجزے ہیں اور **دوسرا** اعجاز کلام اللہ کا بسبب اشتمال کے خبر آیندہ پر ہے کہ مطابق اس
کے واقع ہوا اور اس معجزہ کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہیں اور اسے انہوں نے عمدۂ معجزات انبیاء
میں شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیوں پر بھی مشتمل ہے اس مقام پر بارہ پیشین گوئیاں
بیان کی جاتی ہیں۔

پیشین گوئی در فتح خیبر

معجزہ ۲۷:- منجملہ پیشین گوئی ہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِیْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝ یہ تحقیق اللہ راضی ہوا مسلمانوں
سے جب بیعت کرتے تھے تجھ سے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو انکے دلوں میں ہے اور
اتارا اطمینان انپر اور ثواب میں دی انہیں ایک فتح نزدیک اور غنیمتیں بہت سی کہ لیں گے
انہیں اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔ سال ششم میں ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے مع چودہ سو یا پندرہ سو آدمیوں کے طرف مکے کے تشریف لیگئے تھے
کفار قریش آپکو عمرہ کرنیسے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار مکہ کے پاس
برسالت بھیجا پھر لشکر میں خبر آئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے شہید کر ڈالا تب ایک درخت کے تلے
ہو بیٹھے اور آپنے لوگوں سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور
عہد کیا کہ جب تک بدن میں جان ہے کافروں سے لڑینگے اور منہ نہ موڑینگے سو یہ عہد اور
استقامت اور استقلال اور جاں نثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کو کمال
پسند ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں واسطے اظہار رضامندی اپنی کے اہل بیعت رضوان سے
نازل فرمائیں اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام میں اس بیعت کے ہم نے تمہیں ایک فتح قریب
عنایت کی جس میں بہت سی غنیمتیں پاؤ گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پھرتے ہی
خیبر پر آپ نے فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا۔ ساتوں قلعے وہاں کے ہاتھ آئے اور بہت

سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ اس قدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہو گئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات اپنی ذات سے خاص کر لئے کہ اس میں سے خرچ ایک سال کی قوت کا اپنی عیال کے واسطے رکھ لیتے تھے اور فقرائے بنی ہاشم پر بھی اس میں سے خرچ کرتے تھے۔

فائدہ - اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شہرہ اس بات کا ہوا تھا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہود جو مدینے میں تھے یہ بات سنکر بہت جلے اور انمیں سے جسکا کسی صحابی پر قرض تھا اسنے تقاضائے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ ابو شحم یہودی کے عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ پر پانچ درہم قرض آتے تھے اسنے بایں مرتبہ تقاضا کیا کہ ہر وقت انکے ساتھ رہتا عبد اللہ نے کہا مجھے اتنی مہلت تو دے کہ خدا تعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے وہاں سے جو مجھے غنیمت ہاتھ لگے گی اس میں سے تیرا قرض بھی ادا کر دونگا اس نے کہا کہ خیبر کی لڑائی کو اور جگہ کی لڑائی پر قیاس مت کرو وہاں دس ہزار مرد جنگی ہیں عبد اللہ نے کہا اے دشمن خدا تو ہمیں ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہماری امان میں ہے پھر نوبت اس جھگڑے کی تا بمجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچی عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہودی کا مقولہ بیان کیا آپنے اس سے کچھ نہ کہا لیکن میں نے دیکھا کہ آپنے لبہائے مبارک کو متحرک کیا اور کچھ آہستہ کہا۔ پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا حق نہیں دیتا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا حق دے دو میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا میں نے تین درم کو بیچا اور درم اور بہم پہنچاکے پانچوں درم اس یہودی کے ادا کئے اور سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ سے کپڑا دیا وہ پہن کر میں غزوۂ خیبر کو گیا وہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے غنیمت میں بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک کہ ابو شحم یہودی سے قرابت رکھتی تھی مجھے بندیوں میں ملی میں نے اسے مدینے میں لاکر بہت مال کو بیچا۔

پیشین گوئی ارباب عمرۃ القضاء

معجزہ ۲۷ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق

لہ ساتوں قلعوں کا نام نصاب کے اس قطعہ میں ہے قطعہ ز خیبر ستد مصطفےٰ ہفت قلعہ خدا لیش بداد آن چناں ملک سالم + کتیبہ بدو تا عم وشق انگہ - عموس و نطاۃ و سطیح و سلالم کتیبہ بفتح کاف تا زی و کسر تائی مثناۃ فوقانیہ وسکون مثناۃ تحتانیہ و فتح ہائے موحدہ آخر آن ہا تا عم بنون و کسر عین مہملہ شق بفتح شین معجمہ و تشدید قاف دوات حرب یہود در آنجا بود عموص بفتح عین معجمہ و صاد مہملہ بر دست علی فتح شد - نطاۃ بہ فتح نون و طای مہملہ گویند اول ہمیں قلعہ فتح شد سطیح بسین مہملہ و طائے مہملہ و یائے مثناۃ تحتانیہ و حائے مہملہ بر وزن امیر سلالم بضم سین مہملہ و کسر لام ثانیہ ۱۲ سلہ حدرد بفتح حائے مہملہ و سکون دال مہملہ و فتح رائے مہملہ در آخر بر وزن جعفر ۱۲ منہ

لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ اٰمنین محلقین رؤسکم ومقصرین لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذٰلک فتحا قریبا ۵ یعنی بیشک سچا کیا اللہ نے اپنے رسول کا خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈاکر اور کترا کر بے خطرہ۔ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہیں جانتے ہو پس ٹھہرائی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ساتھ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لے گئے۔ اور وہاں بہ فراغ خاطر عمرہ کیا یہ خواب آپنے اصحاب سے بیان کیا ان لوگوں نے کہ از بس مشتاق زیارت کعبۂ معظمہ کے تھے مکے کے چلنے کی تیاری کردی اور آپ بھی تیار ہو کے روانہ ہوئے جب قریب مکہ معظمہ کے پہنچے کفار قریش مانع آئے اور آپنے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہیں بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزۂ سابقہ میں ہو چکا اور آخرکار اسی مقام میں فیمابین آپکے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال میں عمرہ نہ کریں سال آیندہ میں آکر کریں صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوئے تھے۔ بوقت معاودت حدیبیہ سے سورۂ فتح نازل ہوئی اسمیں اللہ تعالیٰ نے واسطے تسلی مسلمانوں کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کا خواب بیشک سچا ہے اسمیں کچھ اسی سال کی تعین نہ تھی سال آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ بیشک تم مکے میں داخل ہوگے اور بفراغ خاطر سب ارکان عمرے کے بجالاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آیندہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزۂ سابقہ میں ہو چکا اور ارشاد ہوا کہ مکے میں داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

پیشین گوئی در حصول غنائم از شاہان فارس وروم

معجزہ ۱۔ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن مجید کے یہ آیت ہے۔ واُخریٰ لم تقدروا علیہا قد احاط اللہ بہا وکان اللہ علیٰ کل شیء قدیرا ۵ اور وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے اور غنیمتوں کا کہ تمہارے قابو کی نہیں خدا تعالیٰ انپر محیط ہے اور خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یعنی سوا غنائم خیبر کے مسلمانوں کو اور ایسی غنیمتیں ملیگی کہ ملنا انکا حیطۂ قدرت مسلمانوں سے خارج ہے محض بتائید ایزدی وہ غنیمتیں مسلمانوں کو ملیں گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانوں کو بیشمار غنائم ہاتھ لگیں مثل غنائم بادشاہان فارس وروم کے بمقابلہ انکے مسلمانوں کی کچھ ہستی نہ تھی۔

---

۱ حدیبیہ بحائے مہملہ مضمومہ ودال مہملہ مفتوحہ ویائے تحتانیہ ساکنہ وبائے موحدہ مکسورہ ویائے مفتوحہ مخففہ ودر آخر تائے تانیث ایک کنواں ہے متصل مکہ معظمہ کے اس کے قریب آپ ٹھہرے تھے اور یائے آخر حدیبیہ میں تشدید بھی آئی ہے۔ کذا فی القاموس منہ رحمہ اللہ ۱۲

پیشین گوئی در دفع شر مرتدین

معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ط ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم ۵ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم میں سے اپنے دین سے تو اللہ لائیگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہے انہیں خدا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں تواضع کرنے والے ساتھ مسلمانوں کے اور دبانے والے کافروں کے جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اور نہیں ڈرنے ملامت سے ملامت کرنے والے کی یہ فضل خدائے تعالیٰ کا ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور کشائش والا ہے۔ خبردار۔ اس آیت سے مقصود تسلی مسلمانوں کی ہے اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جائینگے تو ان کے سبب سے تمہارے دین میں کچھ خلل نہ آویگا۔ اللہ تعالیٰ انکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر کے متصف ہیں دفع فرمائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیمہ مرتدین کے قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب وغیرہ نے دعویٰ نبوت کیا تھا سعی شیخین حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما و حضرت خالد بن ولید و صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم دفع ہوا۔

پیشین گوئی درباره غلبۂ روم و فارس بعد مغلوبی

معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن مجید کے یہ آیت ہے الٓمّٓ غلبت الروم ۵ فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون ۵ فی بضع سنین ۵ مغلوب ہو گئے روم قریب زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں نو برس کے اندر بیان اسکا یہ ہے کہ فی مابین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تھا اور بادشاہ روم کے کہ نصرانی تھا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچھ مغلوب ہو گئے تھوڑا سا ملک انکا جو متصل ملک فارس کے تھا بادشاہ فارس کے ہاتھ آگیا اس بات کو منکر کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہیں اور فارسی بے کتاب جس طرح فارسی رومیوں پر غالب ہوئے ہیں اسی طرح ہم بھی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب آئینگے مسلمانوں کو اس بات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت مسلمانوں کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ چند سال میں نو برس کے اندر پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جائینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل اسلام غزوۂ بدر میں کفار قریش پر فتحیاب

ہوگئے[1] اسی دن رومیوں نے فارسیوں پر فتح پائی اور اللہ تعالیٰ نے اسی دن بوساطت حضرت جبریل علیہ السلام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچائی اور مضمون یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ کا صادق آیا۔

پیشین گوئی دربارۂ عدم تمنائے موت یہود

معجزہ ۷:- منجملہ پیشین گوئیوں قرآن مجید کے یہ آیت ہے۔ قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین ۵ یعنی کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں سے اگر ہے تمہارے لئے دار آخرت اللہ کے ہاں خالص سوا سب آدمیوں کے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نہ کریں گے موت کی ان کاموں کے سبب جو انہوں نے کئے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔
اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی کہ یہود موت کی تمنا نہ کرینگے اور مطابق اس کے واقع ہوا یہ آیت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑھی اور تمنائے موت ایک امر سہل تھا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمنائے موت زبان پر لانا خلاف عقل اور محال نہ تھا مگر کوئی ان میں سے موت کا متمنی نہ ہوا پس مطابق پیشین گوئی الٰہی کے واقع ہوا۔

پیشین گوئی دربارۂ خلافت خلفاء راشدین

معجزہ ۸:- منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ یعنی وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور کئے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا انہیں زمین میں جیسے خلافت دی تھی ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے اور جمادیگا واسطے انکے دین انکا جو ان کے لئے پسند کیا اور بدل دیگا انہیں بعد خوف کے امن کہ عبادت کریں میری اور نہ شرک کریں مجھ سے اور جو کافر ہو بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے۔ خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہے سلطنت عظمٰے سے ساتھ کمال غلبہ دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت صلی اللہ

[1] - بروز بدر فتحیاب ہونا رومیوں کا فارسیوں پر اور اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی اس بات سے مطلع ہونا تفسیر جلالین وغیرہ میں لکھا ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ۔

علیہ وسلم کے چار یار باصفا کو اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی۔

پیشین گوئی درباره غلبۂ دین اسلام برجملہ ادیان

معجزہ ۹/ :۔ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیدا۔ وہ اللہ ہے جس نے بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اس سچے دین کو سب دینوں پر اور بس ہے اللہ گواہ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینوں پر غالب ہوجائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اس زمانے میں سب اہل ادیان میں غالب تر مجوس فارس تھے۔ بعد انکے عیسائیان روم۔ سو بہت قریب زمانے میں اہل اسلام ان دونوں پر غالب ہوگئے۔ سلطنت فارس کی تو بالکل چند روز میں تباہی ہوگئی۔ کچھ نام ونشان اس سلطنت کا نہ رہا اور روم کی سلطنت بھی بالکل مغلوب ہوگئی۔ اکثر ملک انکا اہل اسلام کے ہاتھ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اور اہل ادیان بھی اہل اسلام سے مغلوب ہوئے۔

پیشین گوئی درباره شکست کفار درغزوۂ بدر۔

معجزہ ۱۰/ :۔ منجملہ پیشین گوئی ہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کھائیگی اور پیٹھ پھیرینگے وہ لوگ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں شکست فاش واقع ہوگی اور بھاگ جائینگے سو اسکے مطابق واقع ہوا روز بدر کے مسلمانوں کی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑھے نو سو کمال کروفر کے تھے شکست فاش ہوئی۔

سفر حدیبیہ سے رہجانیوالوں کو دوبارہ سخت ترین دشمنوں سے مقابلہ کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۱/ :۔ منجملہ پیشین گوئی ہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما۔ کہہ اے پیغمبر اعراب سے جو ساتھ سے رہ گئے یعنی سفر حدیبیہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاوگے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے ان سے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجائیں گے سو اگر اطاعت کروگے دیگا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر نیک اور اگر منہ پھیروگے جیسا منہ پھیرا تھا تم نے پہلے۔ تو عذاب کریگا تمہیں اللہ دردناک عذاب۔ اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانوں کو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنے کا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے اور دہشت والے ہونگے یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ میں ساتھ سے رہ گئے

تھے انکو پھر حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلائے گا سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں لڑائیاں بہت پر زور اشخاص سے واقع ہوئیں جیسے لشکر مسیلمہ وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور ان دونوں صاحبوں نے اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بلایا۔

حضور کا قتل سے محفوظ رہنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۲:۔ منجملہ پیشین گوئی ہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ط ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین ۵۔ یعنی اے رسول پہنچا دے جو کچھ اترا ہے طرف تیرے تیرے رب سے اور اگر نہ پہنچائے گا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا۔ یعنی اگر پہنچانے سے کوئی ذراسی بات بھی منجملہ احکام الٰہی کے رہ جائیگی تو یہ ثابت ہوگا کہ گویا تم نے کچھ کام نہ کیا اور ایک بات بھی نہ پہنچائی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں محفوظ رکھے گا سب آدمیوں سے کہ کوئی تمہیں قتل نہ کریگا۔ بیشک اللہ نہیں ہدایت کرتا ہے قوم کافرین کو یعنی انکو تمہارے قتل پر قدرت نہ دیگا۔ اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپ کے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ آپکو کوئی قتل نہ کر سکے گا۔ سو اسکے مطابق ہوا کہ کوئی شخص آپکے قتل پر قادر نہ ہوا حالانکہ لکھوکھا آدمی آپ کے دشمن تھے اور بہتیروں نے آپکے قتل کا قصد کیا۔ صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد میں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجد کی جانب تشریف لے گئے تھے۔ آپکے ساتھ تھے پھرتے ہوئے ایک دن دوپہر کے وقت ایک جنگل میں جہاں بہت سے درخت خاردار تھے ٹھہرے اور لوگ جابجا درختوں کے سائے کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک سمرہ[1] کے درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار اس درخت سے لٹکادی ہم لوگ تھوڑا سا سوئے تھے کہ آپ نے ہم کو بلایا ہم نے جا کے دیکھا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹھا تھا اور آپ نے فرمایا کہ میں سوتا تھا سو اس نے میری تلوار نکالی اور میں جاگا اور میں نے دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھ میں تھی اور اس نے مجھ سے کہا کہ اب تم کو کون بچالیگا مجھ سے۔ میں نے کہا اللہ اور آپنے اسپر کچھ عتاب نہ کیا۔ روایت کیا گیا ہے کہ جب آپ نے فرمایا کہ اللہ تب اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور آپ نے لے لی اور اس سے کہا اب تجھے کون بچائے گا مجھ سے اسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے جا کر کہا کہ میں ایسے شخص

[1] سمرہ بفتح سین مہملہ وضم میم و رائے مہملہ۔ ایک بڑا درخت ریگستان میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

کے پاس سے آیا ہوں کہ سارے آدمیوں سے بہتر ہے۔

فائدہ :- اس جنس کے بہت سے قصے واقع ہوئے ہیں کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپکو محفوظ رکھا چنانچہ بینندگان کتب احادیث و سیر پر پوشیدہ نہیں ہے۔

فائدہ :- صحیح ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپکی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرا رکھا کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس تب آپنے خیمے میں سے سر مبارک نکال کر پہرے والوں سے فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمیں پہرے کی کچھ حاجت نہیں۔

یہود ہمیشہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ذلیل و خوار ہوں گے

معجزہ ۱۲ :- منجملہ پیشین گوئی ہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے۔ لن یضروکم الا اذی وان یقاتلوکم یولوکم الادبار ثم لا ینصرون ہ یعنی یہود نہ ضرر پہنچا سکیں گے تمہیں مگر تھوڑا سا رنج اور اگر لڑیں گے تو بھاگ جائینگے پھر انکی مدد نہ ہوگی۔ اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبھی اہل اسلام پر غالب نہ ہونگے اور ان سے مسلمانوں کو کوئی بڑا صدمہ نہ پہنچ سکیگا اور جب مسلمانوں سے لڑائی لڑینگے شکست پائیں گے اور ہمیشہ مغلوب رہیں گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبھی یہود مسلمانوں پر کوئی دست برد نہ کر سکے اور ہر لڑائی میں انہوں نے شکست پائی چنانچہ بنی نوع قریظہ[1] اور بنی النضیر اور بنی قینقاع[2] اور یہود خیبر سب نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لڑائیوں میں شکست پائی اور مغلوب اور ذلیل ہوئے اور بالآخر نوبت انکی مغلوبیت کی یہانتک پہنچی کہ حضرت عمر نے انہیں بالکل جزیرۂ عرب سے نکال دیا یہانتک بیان اعجاز قرآن مجید دو وجہ سے ہو چکا۔ اور بھی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہیں کہ کتب مبسوط میں مذکور ہیں چونکہ یہ دونوں وجہیں ظاہر تھیں اور صراحۃً کلام اللہ سے ثابت۔ لہٰذا ان ہی کے ذکر پر اکتفا کیا۔

فصل دوم، وہ خبریں جو حضور نے قبل از وقوع بیان فرمائیں

صحیحین میں حضرت حذیفہ[3] بن الیمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وعظ

[1] یہود کی ایک قوم جو مدینہ طیبہ کے ایک جانب رہتی تھی [2] یہود کی ایک قوم جو مدینہ طیبہ کے دوسری جانب رہتی تھیں۔ [2] یہودیوں کی ایک قوم جو مدینہ منورہ کے ساتھ رہتی تھیں۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[3] حذیفہ بن الیمان صحابی جلیل القدر ہیں۔ سابقین میں سے حلیف ہیں انصار کے اوائل خلافت حضرت علی میں ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی ہے اور یمان لقب ہے نام یمان کا حسیل بحاء مہملتین بصیغۂ تصغیر وہ بھی صحابی تھے احد میں شہید ہوئے کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

میں جتنے امور قیامت تک ہونے والے ہیں سب بیان فرمائے جس نے یاد رکھا اسے یاد رہے اور
بھول گئے جو بھول گئے اور میرے ان اصحاب کو اس بیان کی خبر ہے اور بعض شے اس میں سے
ہوتی ہے کہ اسے میں بھول گیا تھا پھر میں جب دیکھتا ہوں اسے تب مجھے یاد آجاتی ہے یعنی بعد وقوع جز
کے پہچان جاتا ہوں کہ وہی بات ہے جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جسطرح سے کہ
کسی شخص کی صورت آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جائے پھر جب اسے دیکھتا ہے پہچان جاتا
ہے۔ اور فی الحقیقت خادمان فن حدیث پر یہ بات بخوبی واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جملہ وقائع آئندہ کی خبر دی اور اکثر کی تطبیق بعد وقوع کے منکشف ہوئی اور احصار آپ کی
پیشین گوئیوں کا دشوار ہے اس فصل میں اکسٹھ [۶۱] پیشین گوئیاں مندرج ہوئی ہیں اور یہ فصل سات قسموں
پر منقسم ہے قسم اول [۱] اخبار متعلقہ بہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم قسم دوم [۲] اخبار متعلقہ بہ خلافت وفتوحات
عہد خلافت قسم سوم [۳] اخبار متعلقہ باہل بیت قسم چہارم اخبار متعلقہ بہ غزوات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قسم پنجم [۵] اخبار متعلقہ بہ ائمہ مجتہدین۔ قسم ششم [۶] اخبار متعلقہ بہ مذاہب اہل بدعت قسم ہفتم [۷] اخبار متعلقہ
بہ دیگر وقائع متفرقہ۔

قسم اول متعلق بہ خلفاء اربعہ راشدہ رضی اللہ عنہم

ترتیب خلافت کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۴۷: ابن حبان نے سفینہ[۱] مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی ایک پتھر آپ نے بنا مسجد میں رکھا پھر حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اپنا پتھر
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اپنا پتھر حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے۔ اور اس حدیث کو
حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے صحیح کہا ہے اور بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں اس حدیث کی
روایت کی ہے اور اسکے مطابق واقع ہوا کہ خلافت بعد آپ کے اسی ترتیب سے ہوئی۔ پہلے حضرت
ابوبکر صدیق خلیفہ ہوئے پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان۔ رضی اللہ عنہم۔

فائدہ: مطابق مضمون اس حدیث کے احادیث کثیرہ میں اشارہ طرف خلافت خلفا کے ترتیب
واقع ہوا ہے۔ چنانچہ حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہ مجھے

---

(۱) مشہور صحابی اور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بنی المصطلق نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ہمارے لئے
آپ سے پوچھو کہ بعد آپکے ہم صدقات کس کے پاس لائیں سو میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر
ہوکر آپ سے پوچھا آپنے ارشاد کیا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس لائیں میں نے آکر ان لوگوں کو
اس ارشاد سے مطلع کیا پھر انہوں نے مجھے بھیجا کہ پوچھ آؤ کہ اگر ابوبکر صدیق پر کچھ حادثہ ہو تب ہم صدقات
کس کے پاس لائیں میں نے جاکر پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر کے پاس پھر ان
لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اب جاکر یہ پوچھ آؤ کہ اگر عمر پر بھی کچھ حادثہ آئے تب ہم صدقات کسکے پاس
لائیں میں نے جاکر پوچھا آپنے فرمایا کہ عثمان کے پاس۔ میں نے آکر ان لوگوں کو بتا دیا انہوں نے
کہا پھر جاکر پوچھ آؤ کہ اگر عثمان پر بھی کچھ حادثہ آئے تو کس کے پاس لائیں میں نے جاکر پوچھا آپ
نے فرمایا اگر عثمان پر بھی کچھ حادثہ آئے تو خرابی ہے تمہیں ہمیشہ اور خرابی (رضی اللہ عنہ) اور صحیحین
میں بروایت ابوہریرہ وابن عمر رضی اللہ عنہما وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس پر ایک ڈول ہے سو میں نے اس میں
سے جس قدر خدا نے چاہا پانی نکالا پھر اس ڈول کو ابوبکر نے لیا اور اس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا
دو ڈول باہستگی نکالے پھر وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا۔ اور اسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو میں نے
کوئی آدمی قوی ان کے مانند پانی نکالتے نہیں دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور گرد کنوئیں کے
مجتمع ہو گئے۔ اور ابوداؤد اور حاکم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا کہ ابوبکر صدیق معلق کئے گئے ہیں ساتھ
رسول اللہ علیہ وسلم کے اور عمر ساتھ ابوبکر کے اور عثمان ساتھ عمر کے۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر جب ہم آپکی
خدمت سے اٹھے ہم نے آپس میں کہا کہ وہ مرد صالح جس نے خواب دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں اور ان میں سے ایک کا دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ والی ہونگے
اس امر کے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور حاکم نے سفینہ سے روایت کی
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کیطرف
متوجہ ہو کے پوچھتے کہ کسی نے تم میں سے خواب دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں
دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان پر سے اتری پس ایک پلے میں اس کے آپ رکھے گئے اور دوسرے پلے
میں ابوبکر سو آپکا پلہ بھاری رہا پھر ابوبکر کے ساتھ عمر کو دوسرے پلہ میں رکھا سو ابوبکر کا پلہ بھاری رہا
پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو دوسرے پلہ میں رکھا سو عمر تول میں بھاری رہے پھر ترازو اٹھ گئی سو یہ

؎ نام قبیلہ از خزاعہ۔ ۱۲ منہ

یہ بات سن کر چہرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ خلافت تیس برس رہے گی اسکے بعد بادشاہی ہوگی۔ اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابوداؤد نے ابوبکرہ سے بھی روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو ابوبکر آئے اور اس ڈول کو اس کی رسیوں سے تھاما اور تھوڑا سا پانی پیا پھر عمر آئے انہوں نے بھی اس ڈول کو رسیوں سے تھام کر پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے پھر عثمان آئے اور انہوں نے بھی ڈول کو رسیوں سے تھام کر پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے اسکے بعد علی آئے اور ڈول کو رسیوں سے تھاما سو رسیاں کھل گئیں اور کچھ اسمیں سے پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آپڑا۔ اور اسیطرح اور احادیث میں بھی اس جنس کا مضمون وارد ہے۔ اس مقام پر اسی قدر پر اکتفا کی گئی۔ (رضی اللہ عنہم)

شہادت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۵/۲: بخاری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر چڑھے اور آپکے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سو وہ پہاڑ تھرتھرایا اور آپ کو ہلایا سو آپنے اسکے لات ماری اور فرمایا ٹھہر او احد تجھ پر تو ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید۔ نبی کہ اپنے تئیں فرمایا اور صدیق حضرت ابوبکر کو اور دو شہید حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ حضرت عمر شہید ہوئے ابولولو مجوسی نے انہیں شہید کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلوائیوں نے انہیں شہید کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیخلاف بلوے کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۶/۳: بخاری اور مسلم نے ابوموسیٰ[1] اشعری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باغ میں جو مدینے کے باغوں میں سے ایک تھا سو ایک شخص دروازہ پر آیا اور دروازہ کھلوایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ کھول دو اور اس آنے والے کو بہشت کی بشارت دو میں نے دروازہ کھولا ابوبکر تھے انکو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق بشارت دی وہ حمد الٰہی بجالائے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوایا حضرت نے ارشاد کیا کہ کھولدو اور بہشت کی اس آنیوالے کو بشارت دو میں نے دروازہ کھولا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے انہیں میں نے حضرت کے فرمانے کے موافق بشارت دی وہ بھی حمد الٰہی بجالائے پھر ایک

[1] ابوموسیٰ صحابی مشہور تھے نام انکا عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حضار ہے اشعری نسبت ہے اشعر کی طرف جو بڑا قبیلہ ہے یمن میں۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

اور شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ کھولدو اور اس شخص کو بشارت دو بہشت کی
اوپر ایک بلوے کے جو اسے پہنچے گا میں نے دروازہ کھولا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے انکو میں نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الٰہی بجالائے پھر انہوں نے کہا خدا
کی مدد چاہیئے۔ اس حدیث میں آپنے حضرت عثمان پر بلوے ہونے کی خبر دی سو اسکے مطابق واقع
ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان میں اہل مصر و عراق ان پر بلوہ لائے اور انہیں شہید کیا۔

حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ کی شہادت کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۷/۴ :- صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا[۱] پر
تھے۔ آپ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم
سو وہ پتھر ہلا۔ سو آنحضرت نے فرمایا ٹھہر جا نہیں تجھ پر مگر یا صدیق یا شہید۔ اس حدیث میں آپ نے
حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر دی۔ سو
اسکے مطابق ہوا اور یہ سب صاحب شہید ہوئے۔

زمانہ فاروقی تک فتنے بند رہنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۸/۵ :- صحیحین میں ہے کہ شقیق[۲] رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مجھ
سے پوچھا کہ تمہیں جو کچھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فتنے میں معلوم ہو جو سمندر کی طرح موجیں
مارینگا تو بیان کر۔ و میں نے کہا کہ تمہیں اس فتنے سے کیا سروکار ہے تمہارے اور اسکے درمیان میں ایک
دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ وہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا میں نے کہا کہ ٹوٹے گا کھلے گا نہیں
حضرت عمر نے کہا کہ پھر کبھی بند نہ ہوگا شقیق کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت جانتے ہیں کہ دروازہ
کون ہے۔ حذیفہ نے کہا ہاں ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلے رات ہے۔ شقیق کہتے ہیں کہ ہم ہیبت کی
وجہ سے حذیفہ سے پوچھ نہ سکے کہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے مسروق[۳] سے کہا کہ حذیفہ سے پوچھو کہ دروازہ کون
ہے انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازہ تھے۔ اس حدیث سے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا بایں امر ثابت ہوا کہ حضرت عمر جب تک جیتے رہیں گے کوئی فتنہ امت میں واقع
نہ ہوگا۔ اسکے مطابق واقع ہوا کہ تاحیات حضرت عمر جبتک جیتے رہیں گے کوئی فتنہ امت میں واقع نہ ہوگا

---

[۱] حرا ایک پہاڑ ہے مکہ معظمہ میں اسی کے غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل نبوت عبادت کیا کرتے تھے [۲] شقیق
جلیل القدر تابعی ہیں انکے والد کا نام ثور بن عفیر ہے اور انکی کنیت ابو الفضل خلافت حضرت عمر بن عبد العزیز میں بعمر سو برس
کے انکی وفات ہوئی [۳] مسروق جلیل القدر تابعی ہیں فقیہ عابد۔ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا ۶۲ھ میں انکی وفات ہوئی ہے

اسکے مطابق واقع ہوا کہ تا حیات حضرت عمر اور خلافت انکے روز بروز ترقی اسلام کی ہوتی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہ ہوا۔ (رضی اللہ عنہ)

فائدہ: - ایک دن حضرت عمر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے ملاقاتی ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا حضرت ابوذر نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ اے قفل فتنے کے سو حضرت عمر نے کہا کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ یہ کیا کہتے ہو۔ ابوذر نے کہا کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے اور تم آئے سو تم لوگوں کی پشت پر بیٹھ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک یہ شخص تم میں رہیگا کوئی فتنہ تم کو نہ پہنچیگا۔

منافقین کا حضرت عثمان سے خلع خلافت چاہنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۹: - امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عثمان بیشک اللہ تمہیں ایک قمیص پہنائیگا پھر اگر منافقین چاہیں کہ وہ قمیص تم اتار دو تو تم مت اتارنا یہانتک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ اس حدیث میں قمیص کنایہ خلافت ہے اور حضرت عثمان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خلافت دیگا پھر اگر کچھ بے دین لوگ تم سے خلع خلافت چاہیں تم مت ماننا اور تا دم مرگ خلع خلافت نہ کیجیو سو اسکے مطابق ہوا اور حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اور بلوائیوں نے ان سے خلع خلافت چاہا سو انہوں نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول نہ کیا اور کہہ دیا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے میں اس پر صابر ہوں چنانچہ ترمذی نے انکا یہ مقولہ ابوسہلہ[1] سے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان کی فتنہ میں شہادت کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۰: - ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کیطرف اشارہ کر کے فرمایا یہ اس میں بیگناہ مارے جائینگے۔ سو اسکے مطابق ہوا کہ فتنہ بلوائی اہل مصر اور عراق میں حضرت عثمان بیگناہ شہید ہوئے۔

حضرت علی مرتضی کے ہاتھ پر فتح خیبر کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۱: - صحیحین میں سہل بن سعد[2] سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل نشان ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر خداوند تعالیٰ فتح دیگا وہ اللہ اور رسول کو دوست

---

[1] ہم گفتہ اند مولی عثمان بن عفان کذا فی التقریب ۱۲ [2] معجزہ ۱۹ میں فقط بلوے کے ہونیکی خبر ہے اور اس معجزہ میں حضرت عثمان بیگناہ مقتول ہونیکی۔ پس یہ خبر اس خبر سے جدا ہے اور معجزہ ۱۷ باعتبار اشتمال کے خبر شہادت حضرت طلحہ، حضرت زبیر پر اور معجزہ ۱۵ باعتبار اشتمال کے خبر شہادت حضرت عمر پر پیشین گوئی جداگانہ ہے [3] سہل بن سعد ساعدی صحابی انصاری ہیں اور ان صحابہ میں آخر ہیں جنہوں نے مدینہ میں وفات پائی اور زمانہ رحلت حضور انکی عمر ۱۵ سال تھی۔ ۱۲ امنہ رحمہ اللہ

رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی لوگ بامید عطائے نشان حضور میں حاضر ہوئے آپنے پوچھا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپنے فرمایا کہ انہیں بلا بھیجو لوگ انہیں لے آئے آپ نے آب دہن مبارک ان کی آنکھوں میں لگادیا پس وہ اچھی ہوگئیں گویا کہ آنکھیں دکھتی ہی نہ تھیں پھر انہیں نشان عطا کیا۔ اس حدیث میں آپ نے خبر دی تھی کہ کل ہم جسے نشان دینگے اسکے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائیگا سو اسکے مطابق ہوا اور حضرت علی کی شجاعت اور صفدری سے خیبر فتح ہوا۔

حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت زبیر کے درمیان وقوع قتال کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۴۲/۹:۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم ہنستے ہوئے دیکھا آپنے حضرت علی سے پوچھا کہ تم زبیر کو دوست رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں کیسے نہ دوست رکھوں وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہیں اور وہ میرے دین پر ہیں پھر حضرت زبیر سے پوچھا کہ تم علی کو دوست رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں کیونکر نہ دوست رکھوں وہ میرے ماموں کے بیٹے ہیں اور میرے دین پر ہیں۔ آپ نے زبیر سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم علی سے قتال کروگے اور تم ظالم ہوگے۔ سو جب جنگ جمل واقع ہوئی حضرت علی حضرت زبیر کے مقابلہ میں آئے اور ان سے قسم دلاکر پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا تم مجھ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے حضرت زبیر نے کہا کہ واقعی میں نے سنا ہے لیکن میں بھول گیا تھا۔ اسکے بعد حضرت زبیر وہاں سے پھر گئے اور ابن جرموز[۱] نے جاکر انہیں وادی السباع[۲] میں سوتے ہوئے شہید کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حضرت علی اور حضرت زبیر کے درمیان قتال ہوگا مطابق اسکے واقع ہوا۔

فائدہ:۔ ظلم کہتے ہیں بیجا کام کرنے کو۔ حضرت علی خلیفہ برحق تھے انکے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ دھوکہ اور خطا کے سبب ہوا بیشک بیجا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شان میں افراط و تفریط کے وقوع کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۴۳/۱۰:۔ امام احمد نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا حال مثل حضرت عیسیٰ کے ہے کہ انہیں یہود نے دشمن رکھا یہانتک کہ انکی ماں کو تہمت لگائی اور نصاریٰ نے انہیں دوست رکھا یہانتک کہ انکو اس مرتبہ کو پہنچایا جو انکا نہ تھا۔ یعنی تمہاری شان میں بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمہارے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارا رتبہ اتنا گھٹائیں گے کہ تمہیں برا کہیں گے اور تم پر جھوٹی تہمتیں لگائیں گے اور کچھ لوگ تمہارے دوست بن کر تمہیں اتنا بڑھائیں گے

---

[۱] ایک آدمی کا نام عمرو بن جرموز قاتل حضرت زبیر بن عوام [۲] وادی السباع ایک جنگل کا نام ہے۔ ۱۲ منہ

کہ بہت زیادہ مرتبہ تمہارے لئے ثابت کرینگے یہانتک کہ خدا کہیں گے۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال میں ایسا ہی اختلاف ہوا نواصب اور خوارج انہیں برا کہتے ہیں اور جھوٹی تہمتیں مثل شرکت در قذف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لگاتے ہیں اور غلاۃ روافض انہیں خدا کہتے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کو سر پر زخم آنے سے شہادت کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۴/۱۱:۔ امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے انہوں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا کہ بدبخت ترین اگلی امتوں کا وہ مرد سرخ رنگ قوم ثمود میں سے تھا یعنی قدار بن سالف جس نے ناقۃ اللہ کی کونچیں کاٹیں اور بدبخت ترین اس امت کا وہ شخص ہے جو تمہارے سر پر تلوار ماریگا یہانتک کہ داڑھی تمہاری خون میں رنگی جائیگی اور اس تلوار سے شہید ہوگے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انکے سر پر تلوار ماریگا۔ اس سے انکی داڑھی خون سے رنگین ہوگی اور اس سے شہید ہونگے سو اس خبر کے مطابق واقع ہوا کہ عبدالرحمٰن ابن ملجم خارجی نے صبح کے وقت آپ کے تلوار پیشانی پر ماری کہ اسکا خون بہہ کر آپ کی داڑھی پر آیا اور اسی سے آپ شہید ہوئے۔

فائدہ:۔ حضرت علی کو بہ اخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک اپنی شہادت کا حال معلوم تھا کہ اس رات جس کی صبح کو ابن ملجم نے آپکو زخمی کیا کئی بار حضرت علی نے نکل کر آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تھے کہ واللہ نہ میں نے جھوٹی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹی بات کہی گئی یہ تو وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت بطیں آپ کے سامنے چلانے لگیں لوگوں نے انہیں ہانکا آپنے فرمایا چھوڑ دو انہیں یہ نوحہ گر ہیں پھر مؤذن نے آکر نماز کے لئے کہا آپ نماز کیلئے نکل کر مسجد کو تشریف لے گئے تب ابن ملجم نے آپکی پیشانی پر تلوار ماری۔ ایکبار حضرت علی منبر کوفہ پر تھے ایک شخص نے اس آیت کے معنی پوچھے رجال[1] صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضٰی نحبہ و منھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ آیت میری شان میں اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ سو عبیدہ نے کام پورا کیا کہ بدر کے دن شہید ہوئے اور حمزہ احد کے دن شہید ہوئے اور میں منتظر ہوں شقی اس امت کا کہ میری داڑھی کو میرے خون سر سے رنگین

---

[1] اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ کچھ مرد ہیں کہ سچا کیا انہوں نے اس بات کو جس پر عہد کیا تھا انہوں نے اللہ سے سو بعض ان میں سے کام پورا کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور نہیں بدلا انہوں نے کسی طرح کا بدلنا ۱۲۰ منہ رحمہ اللہ

کریگا ایسا ہی مجھ سے میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے۔ اور ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ابن ملجم سواری مانگنے آیا آپ نے اسے سواری دی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہے لوگوں نے کہا کہ آپ اسے کیوں نہیں قتل کر ڈالتے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قتل کریگا۔ کذا فی الصواعق

قسم دوم وہ خبریں جو خلافت اور فتوحات عہد خلافت سے متعلق ہیں

پیشین گوئی کہ آپکے بعد خلافت راشدہ تیس ۳۰ برس رہیگی

معجزہ ۲۵/۱۲-۱ :- امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہوگی[۱] پھر بادشاہی ہوجائیگی۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ خلافت خلفائے راشدین یعنی چار یار باصفا کی کہ بکمال دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصہ میں تمام ہوگئی چنانچہ خود سفینہ (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ ابوبکر دو سال خلیفہ رہے اور عمر دس برس اور عثمان بارہ برس اور علی چھ برس اور یہ حساب انہوں نے بحذف کسور[۱] کیا ہے ورنہ چھ مہینے بعد خلافت حضرت علی کے بچ رہے تھے کہ انہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پورا کیا بعد اس کے کٹکھنی بادشاہی ہوئی یعنی انتظام دینداری و رعایت عدل جیسا کہ خلفائے راشدین کے عہد میں تھا باقی نہ رہا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خلافت کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۶/۱۳-۱ :- امام احمد و بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک خدا چاہیگا نبوت رہیگی پھر اٹھا لیگا اسے اللہ تعالیٰ۔ پھر جبتک خدا چاہیگا نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی پھر اسے اللہ تعالیٰ اٹھالیگا پھر جبتک خدا چاہے گا جبر والی بادشاہی ہوگی پھر اسے اللہ تعالیٰ اٹھالیگا پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی پھر آپ نے سکوت فرمایا۔ حبیب[۲] کہ اس حدیث کے راوی ہیں لکھتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوتے تب میں نے یہ حدیث انہیں لکھ کر بھیجی اور میں نے لکھا کہ مجھے امید ہے کہ بعد بادشاہی کٹکھنی جبری کے خلیفہ راشد تم ہوئے۔ سو یہ حدیث سن کر وہ بہت خوش ہوئے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

---

[۱] :- شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ مشکوۃ شریف میں بعض کتب سے نقل کیا ہے کہ خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ کی دو برس تین مہینے نو دن رہی اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس چھ ماہ پانچ دن رہی اور خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس بارہ دن کم رہی اور خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار برس نو ماہ رہی اس حساب سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو چھ ماہ خلافت ملی۔ [۲] حبیب بن سالم تابعی ہیں مولی النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے اور انکے کاتب۔ کذا فی ترجمۃ الشیخ ۱۲ منہ

و آلہ وسلم نے جو خبر دی تھی مطابق اسکے واقع ہوا یعنی بعد ارتفاع نبوت کے کہ عبارت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے خلافت خلفائے اربعہ کی برطریقہ نبوت ہوئی بعد انکے بادشاہی ہوئی بعد چند بادشاہیوں جبر والی کے پھر خلافت برطریقہ نبوت ہوئی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی چنانچہ خود حبیب راوی حدیث نے انطباق اس پیشین گوئی کا بیان کر دیا ہے۔

مشارق و مغارب میں امت محمدیہ کے حکومت کی پیشینگوئی

معجزہ ۲۷/۳۰۱۴ :۔ صحیح مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ کر مشارق و مغارب زمین کے مجھے دکھا دیئے سو جہاں تک میں نے دیکھا وہاں تک عنقریب بادشاہی میری امت کی پہنچے گی۔ سو مطابق خبر آپ کے واقع ہوا اور بہت ہی زمانہ قریب میں یعنی عہد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین میں اتنا عرض و طول آپکی امت کی بادشاہی کا ہوا کہ ہر دو زمین پر کسی بادشاہ کی اتنی سلطنت نہ تھی چنانچہ حضرت عثمان کے عہد میں عرض سلطنت اسلام کا قسطنطنیہ سے عدن تک اور طول اندلس سے بلخ و کابل تک پہنچا اور بعد اسکے سعی مجاہدین سے سلطنت ہند و سند وغیرہ بھی داخل ملک اسلام ہوئی اور تب طول ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ منتہائے مشرق ہے کر طنجہ تک کہ منتہائے آبادی غربی زمین ہے پہنچا اور آپ کی سے بخوب وجہ ظہور کیا۔

کسریٰ کے خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہونے کی پیشینگوئی

معجزہ ۲۸/۱۵ :۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت بادشاہ فارس کسریٰ کا جو سفید کوشک میں ہوا ہے خزانہ فتح کر کے لیگی۔ اسکے مطابق حضرت عمر کے عہد میں واقع ہوا کہ شہر مدائن جو دارالخلافہ خاندان کسریٰ تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یزدجرد جو اس زمانہ میں بادشاہ خاندان کسریٰ تھا شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور کوشک ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف میں آیا۔

فتح مصر اور حضرت ابوذر کا دو شخصوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھنے کی پیشینگوئی

معجزہ ۲۹/۵۰۱۴ :۔ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم فتح کر لو گے زمین مصر کو جہاں نام قیراط کا لیا جاتا ہے پس وہاں کے لوگوں سے نیکی کیجیو اس واسطے کہ انہیں امان ہے اور ان سے قرابت ہے اور جب دیکھو تم دو آدمیوں

لہ ثوبان صحابی ہیں مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکی خدمت میں ہمیشہ رہے اور بعد وفات آپکے شام میں جا رہے ۵۴ھ ہجری میں شہر حمص میں وفات پائی ۱۲ لہ جابر صحابی ہیں کوفہ میں ۷۰ھ کے بعد وفات پائی۔
۱۲ لہ ابوذر غفاری صحابی جلیل القدر ہیں انہوں نے ۳۲ھ میں حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی ۱۲۔ منہ

کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے تو وہاں سے نکل آئے اباذر۔ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل[1] بن حسنہ[2] اور ربیعہ اسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا پس میں وہاں سے نکلا اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابوذر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھیں گے۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا اور ملک مصر حضرت عمر کے عہد میں فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے بھی دیکھا۔

فائدہ:۔ حضرت ماریہ[3] قبطیہ رضی اللہ عنہا حرم آپ کی جن کے بطن سے ابراہیم فرزند آپکے پیدا ہوئے تھے قوم قبط سے تھیں جو لوگ اصل باشندۂ مصر کے تھے اور مقوقس[4] بادشاہ اسکندریہ و مصر نے آپ کو بھیجی تھیں پس بطفیل ان کے مصر کے لوگوں کو امان ملی اور حضرت ہاجرہ[5] ماں حضرت اسمٰعیل کی بھی مصر کی تھیں اور عرب حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں پس عرب کے اہل مصر ننہالی رشتہ دار ہوئے

فائدہ:۔ قیراط پانچ جو برابر سونے کے ہوتا ہے مصر میں اسکا بہت رواج تھا۔

فائدہ:۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ جب دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل آنا۔ ظاہر اسکی یہ وجہ ہے کہ مصر سے فتنہ برپا ہونیوالا تھا حضرت عثمان پر وہاں کے آدمی بلوہ کر کے چڑھ آئے تھے سو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑنا علامت کمال خصومت و جنگجوئی و فتنہ انگیزی کے ہے اس واسطے آپ نے فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھو تو فتنہ انگیزی وہاں سے قریب ہوگی وہاں سے نکل جانا۔

ملک عرب میں راہ میں امن وامان کی پیشین گوئی

معجزہ ۱۷:۔ صحیح بخاری میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی[6] بن حاتم سے خطاب کر کے فرمایا کہ اگر عمر تیری بڑی ہوگی تو تو دیکھے گا کہ اکیلی شتر سوار عورت حیرہ[7] سے چلے گی یہانتک کہ طواف کرے گی کعبے کا، نہ ڈرتی ہوگی کسی سے سوائے اللہ کے اور اگر زندگی تیری زیادہ ہوگی تو کھولے جائیں گے کسریٰ کے خزانے اور اگر عمر تیری زیادہ ہوگی تو دیکھے گا کہ آدمی اپنی مٹھی بھر سونا اور چاندی خیرات کے لئے نکالے گا اور تلاش کریگا ایسے شخص کو کہ اسے قبول کرے اور نہ پائیگا۔ اس حدیث میں تین باتوں کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔ ایک[1] ملک عرب میں اس طرح کی کہ اکیلی عورت سفر دور دراز کریگی حیرہ کہ ایک شہر ہے متصل کوفہ کے وہاں سے مکہ تک بقصد حج باطمینان تمام جائیگی اور کوئی اسکا معترض حال نہ

---

[1] شرحبیل صحابی ہیں مہاجرین حبشہ میں سے شرفائے قریش میں سے ہیں [2] حسنہ بکا دسین مہملتین مفتوحتین و نون و تاء تانیث [3] ماریہ نام حرم مطہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [4] مقوقس والی مصر و اسکندریہ ۱۲ منہ [5] ہاجرہ ام اسماعیل صلوات اللہ علیہما [6] عدی صحابی ہیں بیٹے حاتم طائی سخی مشہور کے۔ [7] حیرہ ایک شہر کوفہ کے نزدیک ہے

ہوگا اور دوسری[2] فتح ملک ایران اور تقسیم وہاں کے خزائن کی اہل اسلام پر اور تیسری[3] کثرت غنا کی بایں رتبہ کہ کوئی مفلس صدقہ لینے والا تلاش سے نہ ملے گا۔ عدی بن حاتم نے کہا بعد روایت حدیث مذکور کے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبہ کو باطمینان تمام جاتی تھی اور میں تھا اس لشکر میں جس نے فتح کیا خزانہ کسریٰ کا اور جو جئے گا وہ تیسری بات بھی دیکھے گا۔

فائدہ:۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ وہ تیسری بات بھی ہو چکی اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے زمانہ میں واقع ہوگی۔ کذافی ترجمۃ الشیخ۔

حضرت سراقہ کے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن پہنائے جانیکی پیشینگوئی

معجزہ ۳۱/۱۸-۱: بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ[ف] بن مالک سے فرمایا کہ کیسا حال ہوگا کہ تمہارے دونوں ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے پھر جب حضرت عمر کے عہد میں وہ دونوں کنگن کسریٰ کے حضرت عمر کے پاس آئے انہوں نے سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے اور کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے یہ کنگن کسریٰ کے ہاتھوں سے چھینے اور سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے۔

فائدہ:۔ وہ کنگن کسریٰ کے بہت قیمتی سونے کے تھے حضرت عمر نے واسطے تصدیق خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھوں میں ڈال دیئے کہ انکے کندھوں تک پہنچے۔ سراقہ ہمیشہ اسے پہنے نہیں رہے پس یہ شبہ لازم نہیں آتا کہ سونے کا پہننا مردوں کو جائز نہیں ہے۔ سراقہ کو حضرت عمر نے سونے کے کنگن کیوں پہنائے (رضی اللہ عنہما)

حضرت سعد بن ابی وقاص کو بیماری سے شفا پانے اور بہت سوں کو فائدہ و نقصان پہنچانے کی پیشین گوئی

معجزہ ۳۲/۱۹-۸: صحیحین میں سعد بن ابی وقاص[۲] سے روایت ہے کہ وہ مکے میں ایام حجۃ الوداع میں بیمار ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ وہ بسبب غلبہ مرض کے یہ جانتے تھے کہ میں اس مرض میں مرجاؤنگا سو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری وارث ایک ہی بیٹی ہوگی میں اپنے مال کو دو حصے کے لئے خیرات کی وصیت کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر انہوں نے عرض کیا کہ نصف مال کے لئے۔ آپنے فرمایا کہ نہیں پھر انہوں نے واسطے

ف حضرت سراقہ مشہور صحابی ہیں۔ فتح مکہ میں مسلمان ہوئے سنہ ۲۴ھ میں خلافت حضرت عثمان رضی اللہ میں وفات پائی۔ ۲ سعد بن ابی وقاص مشہور صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ انکے والد کا نام مالک تھا اور ابو وقاص کنیت۔ زہری ہیں نسب انکا زہرہ بن کلاب کو پہنچتا ہے جو کلاب بن مرہ جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے۔ موضع عقیق میں ۵۵ھ میں وفات پائی اور عشرہ مبشرہ میں سب سے پیچھے انکی وفات ہوئی۔ ۱۲۰ منہ

تنہائی کے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ہاں تنہائی بہت ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ توقع ہے کہ تم جیتے
رہو یہاں تک کہ تم سے بہت لوگوں کو نفع پہنچے اور بہت لوگ مضرت اٹھائیں۔ اس حدیث میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص اس بیماری سے شفا پائینگے اور اتنا
جئیں گے کہ بہت سے شخصوں کا بھلا اور بہت سے شخصوں کا برا انکے ہاتھ سے ہوگا۔ سو اسکے مطابق
واقع ہوا کہ سعد بن ابی وقاص بعد صحت کے اس بیماری سے پچاس برس کے قریب اور جیئے اور
مسلمانوں کو ان سے نفع عظیم ہوا اور کافران مجوس کو ان سے ضرر عظیم پہنچا کہ عہد حضرت عمرؓ میں ملک فارس
ان ہی کے ہاتھ پر مفتوح ہوا اور وہ بڑی لڑائی قادسیہ[1] کی کہ جس میں تیس بتیس ہزار آدمی اہل اسلام
کی جانب اور ڈیڑھ لاکھ مجوس تھے اور رستم بن فرخ زاد کو یزدجرد بادشاہ مجوس نے اپنے لشکر پر سپہ سالار
کیا تھا ان ہی یعنی حضرت سعد کی حسن تدبیر سے فتح ہوئی اور رستم مارا گیا اور مدائن کا شہر جو تختگاہ سلاطین
نوشیروانی کا تھا ان ہی کے جہاد سے قبضہ اہل اسلام میں آیا اور وہ خزانہ سفید محل کا کہ خاندان نوشیروانی
میں قدیم سے چلا آتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسبت اسکے خبر دی تھی کہ اہل اسلام اسے
باہم تقسیم کرینگے۔ حضرت سعد ہی کے سبب سے اہل اسلام کے تصرف میں آیا اور ان میں تقسیم ہوا۔ خیال
کرنا چاہیئے کہ کیا بڑا نفع اہل اسلام کو بسبب حضرت سعد کے پہنچا کہ سلطنت عظمیٰ قبضہ اسلام میں آئی اور
کروروں روپیہ کا مال نقد وجنس اہل اسلام کے ہاتھ لگا اور کیا بڑا ضرر کافران مجوس کو حضرت سعد کے
ہاتھ سے ہوا کہ ہزارہا آدمی تہ تیغ ہوئے اور صدہا لونڈی غلام بنائے گئے اور ملک و مال الکاسب چھین
گیا پس بخوبی وجہ مطابق خبر جناب اصدق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوا۔

فتح بیت المقدس، طاعون عمواس اور کثرت مال کی پیشین گوئی۔

معجزہ ۳۳/۹۰: بخاری[2] میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حضور میں غزوہ تبوک[3] میں حاضر ہوئے اور آپ ایک چمڑہ کے خیمے میں تھے سو آپ نے
ارشاد فرمایا کہ چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے شمار کر لو۔ پہلی[1] میری موت دوسری[2] اسکے بعد بیت المقدس کا
فتح ہونا پھر ایک[3] وبا کہ تم میں ہوگی مانند قعاص[4] بکریوں کے پھر[4] بہت ہونا مال کا یہانتک کہ ایک آدمی
کو سو دینار دینگے اس پر بھی ناخوش رہیگا پھر[5] ایک فتنہ کہ باقی نہ رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر اس میں داخل

[1] قادسیہ قریہ البست نزدیک کوفہ کذا فی القاموس [2] نسیم الریاض میں اس حدیث کو صحیحین سے لکھا ہے مگر
مشکوۃ میں بخاری ہی طرف نسبت ہے اور یہاں ترجمہ مشکوۃ کا کیا ہے [3] تبوک ایک جگہ کا نام ہے درمیان
شام اور مدینے کے [4] قعاص بضم قاف و عین مہملہ و صاد مہملہ در آخر۔ ایک بیماری ہوتی ہے بکریوں
میں کہ اس سے بکری فوراً مر جاتی ہے ۱۲ منہ

ہوجائیگا پھر[۶] ایک صلح ہوگی درمیان تمہارے اور نصاریٰ کے پھر وہ بدعہدی کرینگے اور تمہارے مقا
کو آئیں گے تلے اسی نشان کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان علامات قیامت میں کئی باتوں کا وقوع بیان فرمایا۔ ایک فتح ہونا بیت المقدس کا بعد
وفات آپ کے سو مطابق اسکے ہوا کہ حضرت عمر کے ایام خلافت میں بیت المقدس [۱] فتح ہوا۔ حضرت ابو[عبیدہ]
بن الجراح نے کہ امیر الامراء فوج شام کے بعہد حضرت عمر تھے قلعہ بیت المقدس کو محاصرہ کیا قلعے میں
ایک قسیس [۱] تھا اس نے حضرت ابو عبیدہ کی صورت دیکھ کر کہا کہ تمہارے ہاتھ پر فتح نہ ہوگا۔ اس قلعہ کے
فتح کرنیوالے کا نام اور حلیہ ہمارے ہاں لکھا ہوا ہے نام اسکا عمر ہے حضرت ابو عبیدہ نے حضرت امیر
المومنین عمر کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمر خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے۔ اس قسیس
نے آپکی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ یہی شخص ہیں جنکے ہاتھ پر قلعہ کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعے کو
خالی کرادیا۔ سو اس فتح میں دو دلیلیں نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئیں۔ ایک مطابق اس
پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب کا حال بہ تفصیل کتب سابقہ میں تحریر ہے۔ دوسرے[۲] بعد فتح بیت المقدس کے ایک وباء عظیم
کا ہونا کہ اسکے مطابق بھی واقع ہوا عمواس[۳] میں جہاں لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس
تھا [۱۶] سنہ ھ میں ایسی وبائے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے حضرت ابو عبیدہ نے اسی
وبا میں وفات پائی۔ تیسرے[۳] کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانہ خلفائے راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمان
میں واقع ہوا۔ چوتھے[۴] ایک فتنہ عظیمہ کہ سب گھروں میں عرب کے داخل ہوجائیگا مراد اس سے فتنہ قتل
حضرت عثمان ہے کہ ایک بلائے عظیم اہل اسلام میں واقع ہوئی اور بہت سے مقاتلات اسکے سبب سے
اہل اسلام میں واقع ہوئے حقیقت میں کم کوئی شخص اس فتنے کے آشوب سے بچا۔ پانچویں[۵] واقع ہونا
ایک صلح کا درمیان نصاریٰ اور اہل اسلام کے اور بعد اسکے بدعہدی کرنا نصاریٰ کا اہل اسلام سے
اور اسی کمپو لیکر چڑھنا اہل اسلام پر سو یہ قریب زمانہ قیامت کے ہوگا اور حضرت امام مہدی اس لشکر
پر فتح پاکر نصاریٰ کا استیصال کرینگے۔

---

[۱] علامہ خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں لکھا ہے کہ تمیم داری سے جب وہ مسلمان ہوئے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر مفتوح ہونے بیت المقدس کی بیان فرمائی تھی اور انہیں وہاں کچھ زمین معاف
کردی تھی جب بیت المقدس فتح ہوا حضرت عمر نے وہ زمین تمیم کو دیدی [۲] صحابی مشہور ہیں عشرہ مبشرہ میں سے نام انکا
عامر بن عبداللہ بن جراح ہے اور ابو عبیدہ کنیت اور دادا کیطرف منسوب ہو کر ابو عبیدہ بن الجراح کہلاتے ہیں قریشی فہری
ہیں فہر بن مالک جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا نسب پہنچتا ہے [۳] قسیس عالم و رئیس نصاریٰ کے عمواس قریہ از

دریا پر جہاد کرنے اور ام حرام کا اسمیں شریک ہونیکی پیشینگوئی

معجزہ ۳۴/۱۰۱ :- صحیح بخاری میں ام حرام[1][2] سے روایت ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا آپکے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار دریا میں جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر ہوتے ہیں سو جو لشکر کہ اول دریا میں جہاد کریگا انکو بہشت واجب[3] ہوئی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ دعا کیجیے کہ میں ان غازیوں میں شریک ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو ان میں داخل ہے پھر آپ سو رہے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا کہ آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ جو لشکر اول شہر بادشاہ روم یعنی قسطنطنیہ[4] سے لڑے گا اسکے گناہ معاف ہوئے میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ان غازیوں میں ہوں آپ نے فرمایا کہ تو ان میں نہیں تو پہلی قسم کے غازیوں میں ہے اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی خبر دی ایک[1] اپنی امت کے دریائے شور میں جہاد کرنیکی دوسری[2] ام حرام رضی اللہ عنہا کے شریک ہونیکی ساتھ ان غازیوں کے جو دریائے شور اول جہاد کرینگے تیسری[3] جہاد قسطنطنیہ پر جو شہر دار السلطنت روم کا تھا سو تینوں باتیں واقع ہوئیں اول[1] جہاد دریائے شور میں حضرت عثمان کے عہد میں باہتمام حضرت معاویہ کے واقع ہوا اور ام حرام ساتھ شوہر اپنے عبادہ[5] بن صامت کے اس جہاد میں شریک تھیں اور جہاز پر سوار ہوئیں بلکہ اس سفر میں جہاز سے اتر کر گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئیں اور شہر قسطنطنیہ کو بھی آپکی امت نے جہاد کر کے فتح کیا چنانچہ دار السلطنت روم کا وہی شہر ہے اور اسے استنبول کہتے ہیں۔

قسم سوم۔ وہ خبریں جو اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے متعلق ہیں

اہل بیت میں سب سے پہلے سیدہ فاطمہ کی رحلت کی پیشینگوئی

معجزہ ۳۵/۱۰۲ :- صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] اگرچہ یہ حدیث صحیحین میں ہے لیکن اس مقام پر عبارت ایک روایت بخاری کا ترجمہ کیا گیا لہٰذا بخاری کی طرف نسبت کی گئی۔ [2] ام حرام ایک صحابیہ ہیں جو صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ [3] یہ حدیث امیر معاویہ کے جنتی ہونیکی دلیل ہے اس واسطے کہ جس جہاد بحر کا یہاں ذکر ہے ان ہی کے اہتمام سے ہوا۔

[4] روم کا دار السلطنت ہے جس کا موجودہ نام استنبول ہے۔ اور ترکی میں ہے۔

[5] عبادہ صحابی انصاری خزرجی بدری ہیں ۳۴ سنہ ہجری میں بعمر بہتر برس کے وفات پائی۔ کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ ع ازالۃ الخفاء عن حدیث عمیر بن الاسود۔

علیہ وسلم کے پاس ایک دن حضرت فاطمہ آئیں آپ نے انہیں مرحبا کر کے پاس بٹھا کر انسے کچھ کان میں باتیں کیں وہ بہت سا رو دیئں پھر آپ نے انہیں غمگین دیکھ کر دوسری بار کان میں کچھ باتیں کیں وہ ہنسنے لگیں جب آپ اٹھ گئیں تب میں نے ان سے سرگوشیوں کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید نہ ظاہر کرونگی پھر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے پوچھا انہوں نے کہا کہ ہاں بتاتی ہوں پہلی بار آپ نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل مجھ سے ایکبار قرآن شریف کا دورہ کراتے تھے۔ اس سال انہوں نے دو بار کیا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری اجل قریب ہے تب میں روئی پھر دوسری بار آپنے فرمایا کہ سب سے پہلے اہل بیت میں سے تو میرے پاس پہنچے گی تب میں ہنسی۔ اس خبر کے مطابق واقع ہوا کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نسبت سب اہل بیت کے پہلے آپ سے ملحق ہوئیں اور بعد چھ مہینے کے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے وفات پائی۔

امام حسن کا امیر معاویہ سے صلح کرنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۶/۲۲۳ :- صحیح بخاری میں ابوبکرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائیگا۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ جب بعد شہادت حضرت علی کے حضرت امام حسن کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی اور آپ خلیفہ ہوئے اور بڑا لشکر جرار کہ چالیس ہزار آدمی تھے لیکر حضرت امیر معاویہ پر چڑھ گئے اور ادھر سے وہ بھی بڑا لشکر لیکر آئے حضرت امام حسن نے بمقتضائے سیادت ذاتی اور حلم جبلی کے بایں خیال کہ درصورت جنگ طرفین سے ہزاروں مسلمان مارے جائیں گے صلح کر لی اور باعث امن و امان اہل اسلام کا ہوئے اور یہ مصالحت ۲۵ جمادی الاولیٰ ۴۱ھ ہجری میں ہوئی اور اس سال کا نام عرب نے عام الجماعۃ رکھا اس واسطے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہوگئی۔

امام حسین کی شہادت کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۷/۲۲۴ :- بیہقی نے ام الفضل[1] رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے رات بہت برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ بیان کرو میں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کے جسد مبارک کا کٹ کر میری گود میں رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کے بیٹا پیدا ہوگا

---

[1] زوجہ عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میمونہ بہن ہیں جو ازواج میں ہیں ۱۲ منہ

وہ تمہاری گود میں رہیگا سو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور میری گود میں رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور میں ایک دن آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اور امام حسین کو آپکی گود میں دیا پھر کسی طرف دیکھنے لگی یکبارگی دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ کے قربان کیا ہے جو آپ روتے ہیں آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کریگی میں نے کہا اسے کہا ہاں اور مجھے ایک سرخ مٹی لا دی۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشقیائے امت امام حسین کو شہید کرینگے سو اسکے مطابق واقع ہوا اور حضرت امام حسین کو کربلا میں اشقیائے عراق نے شہید کیا۔

فائدہ :۔ اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواقعہ کربلا شہادت امام حسین بطرق صحیحہ معتبرہ وارد ہے حتیٰ کہ جناب شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے رسالہ سر شہادتین میں اسکی خبر کو مشہور و متواتر لکھا ہے اور بہ تفصیل تمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علی اور دوسرے اصحاب اور اہل بیت کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں سفر صفین[1] میں جناب امیر المومنین علی کے ساتھ تھا جب حضرت قصبۂ نینویٰ[2] کے مقابل پہنچے حضرت امام حسین کو پکار کے کہا آپ نے فرمایا کہ صبر کرنا اے ابا عبد اللہ کنارہ فرات پر میں نے پوچھا کہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین کنارۂ فرات پر قتل ہونگے اور مجھے ایک مٹھی وہاں کی مٹی دکھادی اور نیز ابو نعیم نے صبغ بن بنانہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے موضع قبر امام حسین پہنچ کر فرمایا کہ یہاں پر انکے اونٹ بیٹھے ہونگے اور یہاں انکے اسباب کی جگہ ہوگی اور یہاں انکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک جماعت ہوگی آلِ محمد کی کہ اس میدان میں ماری جائیگی ان پر زمین و آسمان روئے گا۔

شمر قاتل امام حسین کے ابرص ہونیکی پیشین گوئی

معجزہ ۳۸/۲۵ :۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے محمد بن عمر بن حسن رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ ہم کربلا میں حضرت امام حسین کے ساتھ تھے سو انہوں نے شمر کو دیکھ کر فرمایا سچ کہا اللہ اور اسکے رسول نے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک کبر اکتا میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈالتا ہے اور شمر ابرص تھا یعنی اسکے بدن پر سفید داغ تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جو خبر دی تھی

---

[1] ایک جگہ جہاں پر حضرت علی و حضرت کے درمیان جنگ ہوئی [2] کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ

اسکے مطابق واقع ہوا چنانچہ خود حضرت امام شہید اسکی تطبیق کو بیان فرمایا۔

واقعہ جمل کی خبر دینا اور اسکی تفصیل

معجزہ ۳۹/۵۰۲۶ ۱۔ بزار اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم میں سے سرخ اونٹ والی نکلے گی یہانتک کہ بھونکیں کے اسے کتے حواب کے۔ اسکے گرد بہت سے لوگ مارے جائینگے اسکے بعد نجات پائیگی کہ قتل کے قریب ہو جائیگی۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ جمل کی خبر دی کہ وہ ایک لڑائی بحسب اتفاق فیمابین حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے واقع ہوئی تھی اور حضرت عائشہؓ کی سواری میں شتر سرخ تھا اسی سبب سے یہ واقعہ واقعۂ جمل کہلاتا ہے اور اس بات کی خبر دی کہ مرور حضرت عائشہؓ کا اس سفر میں آب حواب پر ہوگا اور ان پر وہاں کے کتے بھونکیں گے اور اس لڑائی میں انکے گرد بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ سو اس خبر کے مطابق واقع ہوا کہ شہادت حضرت عثمانؓ کے بعد جب قاتلین عثمان لشکر حضرت علی رضی اللہ عنہ میں داخل ہو گئے اور انہوں نے حضرت طلحہ و زبیر اور اصحاب رضی اللہ عنہم کو جو حضرت عثمان بخیر یاد کرتے تھے ڈرایا وہ لوگ مدینہ سے نکل کر مکہ آئے جہاں حضرت عائشہؓ حج کے لئے وہاں آئی تھیں اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان مظلوم مارے گئے اور اسکے قاتلین نے بہت سر بشورش اٹھایا ہے حضرت علی انکے غلبہ کے سبب انکا تدارک نہیں کر سکتے ہیں سو تم ام المومنین ہو لڑکا جب کچھ خوف کھاتا ہے ماں کے دامن میں آچھپتا ہے اس بات میں کچھ اصلاح امت کی تدبیر کرو پھر سب کی یہ صلاح ہوئی کہ کوفہ اور بصرہ محل اجتماع لشکر اسلام ہے وہاں چل کر حضرت علی کو بھی ملا کر اپنے ساتھ کر لیں گے بسبب تقویت لشکر اسلام کے انتقام قاتلین عثمان کا بواجبی ممکن ہوگا چنانچہ حضرت عائشہ نے مکہ سے ملک عراق کی جانب کوچ کیا راہ میں جب آب حواب پر پہنچیں وہاں کے کتے بھونکے حضرت عائشہ نے پوچھا اس پانی کا کیا نام ہے لوگوں نے بیان کیا حواب۔ حضرت عائشہ کو یہ حدیث یاد آئی اور انہوں نے کہا کہ مجھے پھیر لے چلو مگر لشکر کے لوگوں نے انکے ساتھ موافقت نہ کی اور مروان نے قریب اسی آدمی دہاقین گردو نواح کے حاضر کئے کہ انہوں نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام حواب نہیں ہے تب لشکر نے حضرت عائشہ کے آگے کوچ کیا اور بصرہ میں پہنچے اور ادھر حضرت علی کو لوگوں نے یہ خبر پہنچائی کہ طلحہ و زبیر باغی ہو گئے اور حضرت عائشہ کو ساتھ لے کر بقصد قتال تمہارے بجانب بصرہ گئے۔ حضرت علی نے مدینہ سے کوچ کیا اور براہ کوفہ لشکر لیکر بصرہ آئے اور وہاں پہنچ کر قعقاع[1] کو حضرت عائشہ کے پاس حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا کہ مجھ کو دفع فتنہ اور صلح

---

[1] قعقاع۔ ایک مرد کا نام

درمیان سب مسلمانوں کے منظور ہے اور حضرت طلحہ و زبیر نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفع شر قاتلان عثمان ہے انکا تدارک کیا جائے اور قعقاع نے کہا یہ بات تب ہی ہو سکتی ہے کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہو جائیں اور یہ بلا کم ہو جائے تم ذرا تامل کرو انہوں نے کہا کہ بہت خوب پھر قعقاع نے یہ بات حضرت علی سے بیان کی وہ بہت خوش ہوئے اور تین دن تک توقف ہوا کسی کو صلح ہو جانے میں شک نہ تھا آخر کار تیسرے دن یہ بات ٹھہری کہ کل صبح حضرت علی، طلحہ و زبیر (رضی اللہ عنہم) میں ملاقات ہو اور اس صحبت میں قاتلان عثمان حاضر نہ ہوں یہ وضع صلح کی ان اشقیاء کو ناگوار گزری اور سمجھے کہ ہماری بھی کی فکر ہے حیران اور سراسیمہ ہو کر عبداللہ بن سبا سے کہ مغوی انکا تھا صلاح پوچھی اسنے صلاح دی کہ رات کو اٹھ کر لڑائی شروع کر دو اور حضرت علی سے کہہ دو کہ اس جانب سے غدر واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ اور زبیر کے لشکر میں شہرہ ہوا کہ حضرت علی نے غدر کیا اور جنگ واقع ہوئی حضرت عائشہ سرخ اونٹ پر ہودج میں سوار تھیں انکے گرد ہر بار لوگ جمع ہو جاتے تھے اور ان پر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ اس اونٹ کے گرد مارے گئے آخر کار لشکریان حضرت امیر نے اس اونٹ کی کونچیں کاٹیں اور محمد بن ابی بکر جو حضرت عائشہ کے بھائی تھے لشکر حضرت علی میں تھے حضرت عائشہ کو وہاں سے لے گئے اور بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کی اس حدیث میں خبر دی تھی وہ سب آپکے بیان کے مطابق وقوع میں آئے۔

ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب کی رحلت کی پیشگوئی

معجزہ نمبر ۲۷:۔ صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم میں سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ازواج مطہرات سمجھیں کہ لمبائی ہاتھ کی ناپ میں مراد ہے لگیں ایک لکڑی سے ہاتھ ناپنے حالانکہ ہاتھ کی لمبائی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقہ کے مراد تھی سو اس وصف میں زینب سب سے زیادہ تھیں ان ہی کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی

فائدہ:۔ محاورہ ہے کہ سخی کو دست فراخ و دست کشادہ کہتے ہیں اسی محاورہ کے موافق آپ نے تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والے کو اطولکن یدا فرمایا تھا ازواج مطہرات پہلے حقیقی معنی سمجھی تھیں یعنی جس کے سب سے زیادہ لمبے ہاتھ ہوں پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہیں یعنی زیادہ خیرات کرنے والی کہ حضرت زینب میں یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاحق ہوئیں اور مطابق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا۔

خلفائے بنی عباس کی خلافت کی پیشین گوئی

معجزہ ۴۱/۲۸ :- ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ام الفضل ماں انکی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو کر گذریں آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے اس حمل سے بیٹا پیدا ہوگا سو جب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آنا۔ ام الفضل کہتی ہیں کہ جب لڑکا پیدا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئی آپ نے داہنے کان میں لڑکے کے اذان کہی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور لعاب دہن مبارک اسے چکھایا اور اسکا نام عبداللہ رکھا اور کہا لیجاؤ خلیفوں کے باپ کو میں نے یہ بات آکر حضرت عباس سے کہی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جاکر اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ خلیفوں کا باپ ہے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سلاطین ہونگے سو اسکے مطابق ہوا اور خلفائے بنی عباس انکی اولاد میں ہوئے۔ ان میں سے ابوالعباس سفاح سب سے پہلا تھا اور پانچ سو برس سے زیادہ ان میں خلافت رہی۔

قسم چہارم۔ وہ خبریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات سے متعلق ہیں

بدر کے مقتولین کفار کی تعداد اور انکے مر کر گرنے کی جگہ کی پیشین گوئی

معجزہ ۴۲/۲۹-۱ :- مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر کے حال میں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جائے قتل ایک ایک کافر کی جو بدر میں مارے گئے ایک دن پہلے دکھادی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اس جگہ فلاں قتل ہوگا انشاء اللہ اور اس جگہ فلاں قتل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پھر حضرت عمر نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ بھیجا کسی نے ان میں سے اس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا مقتل بتایا تھا۔ تحقیق اس پیشین گوئی کا راوی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیان سے واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کے قتل کی خبر دی تھی اور جائے قتل انکی نشان دی تھی سب مقتول ہوئے اور اسی جگہ قتل ہوئے جہاں جہاں آپ نے فرمایا تھا۔

اُبی ابن خلف کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۴۳/۲۹-۲ :- بیہقی نے عروہ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن خلف سے کہا تھا کہ میں تجھے قتل کرونگا سو ابی بن خلف آپکے ہاتھ سے زخمی ہوا اور اسی

زخم سے مرگیا۔

فائدہ ۱:۔ ابی بن خلف کافران قریش میں سے بڑا شدید العناد ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا۔ جب آپکو مکہ میں ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے اسے میں دانہ گھاس دیتا ہوں اس لئے کہ اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کرونگا سو آپ فرماتے کہ میں ہی تجھے قتل کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ سو روز جنگ احد میں آپ کی طرف یہ کہتا ہوا آیا کہ کہاں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج وہ میرے ہاتھ سے نہ بچیں گے اصحاب نے چاہا کہ اسے روکیں اور آپ تک نہ پہنچنے دیں آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل پہنچا تب آپ نے اسکے حلق پر ایک جگہ سے زرہ خالی دیکھ کر ایک نیزہ مارا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اس میں سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے سے گر پڑا اور بھاگ کر قریش میں جا ملا لوگوں نے کہا کہ تجھے کچھ اندیشے کی بات نہیں ہے اس نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ میرے اوپر تھوک بھی دیتے تو بھی میں نہ بچتا چنانچہ وہ اسی زخم سے راہ میں مکے کو پھرتے ہوئے واصل جہنم ہوا۔

فائدہ ۲:۔ بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابی بن خلف بطن[1] رابع میں مرا تھا سو ایک بار تھوڑی رات گئے میں بطن رابع میں چلا جاتا تھا ایکبارگی ایک آگ مشتعل ہوئی میں اسکے متصل گیا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی زنجیروں میں بندھا ہوا اس آگ میں سے نکلنا چاہتا ہے اور چلاتا ہے کہ میں پیاسا ہوں اور ایک شخص کہتا ہے اسے پانی مت دینا یہ مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ابی بن خلف۔

غزوۂ خندق کے بعد پھر کفار مکہ کا مدینہ پر حملہ نہ کرنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۴/۱۰۴:۔ سلیمان بن صرد[2] سے روایت کی ہے کہ جب غزوۂ خندق میں لشکر کفار کا بھاگ گیا اور محاصرہ مدینے سے اٹھ کر چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم ان پر چڑھ جائیں گے وہ ہم پر نہ چڑھ سکیں گے۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ غزوۂ خندق کے بعد کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی نہ کر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح مکہ میں ان پر لشکر لیگئے اور مکہ کو فتح کیا۔

حضرت عمار بن یاسر کو باغی لوگوں کے شہید کرنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۲۵/۱۰۵:۔ مسلم نے ابی قتادہ[3] سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق میں عمار[4] بن یاسر خندق کھود رہے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجھے ایک گروہ باغیوں کا قتل کریگا۔ سمیہ نام حضرت عمار کی ماں کا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت

---

[1] بطن رابع ایک جگہ کا نام ہے ظاہر یہ کسی محل خاص کا موضع سرف میں سے نام ہے اسواسطے کہ مواہب لدنیہ میں بروایت بیہقی و ابو نعیم مرنا ابی کا سرف میں مذکور ہے اور سرف ایک موضع کا نام ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان پڑتا ہے۔ [2] صحابی ہیں بعد شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے طلب قصاص انھوں نے لشکر جمع کیا تھا سو عین الوردہ میں ۶۵ھ ہجری میں شہید ہوئے۔ [3] انصاری صحابی ہیں انکا نام حارث بن ربعی ہے۔ [4] مشہور جلیل القدر صحابی سابقین اولین بدریوں میں سے ہیں جنگ صفین میں ۳۷ھ ہجری میں حضرت علی کی معیت میں شہید ہوئے۔ ۱۲ منہ

عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ خبر فرمائی کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے سو اس خبر کے مطابق واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ کے لشکر نے انہیں شہید کیا۔

پیشین گوئی کہ خانہ کعبہ کی کنجی آپکے ہاتھ میں ہوگی پھر قیامت تک کنجی حضرت عثمان بن طلحہ کے خاندان کے قبضہ میں رہیگی

معجزہ ۴۶/۳۳۵ :- ابن سعد نے طبقات میں حضرت عثمان بن طلحہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت میں کعبہ کو دوشنبہ اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ کعبہ میں داخل ہونے کو آئے میں نے آپ کے ساتھ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپنے حلم کیا اور فرمایا کہ اے عثمان ایک دن تو اس کنجی کو میرے ہاتھ میں دیکھے گا کہ میں جسے چاہوں اسے دیدوں میں نے کہا کہ تب قریش مر جائیں گے اور ذلیل ہو جائیں گے آپ نے کہا کہ نہیں اس دن قریش کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پھر آپ کعبہ میں داخل ہوئے اور میرے دل میں آپکی اس بات نے ایسا اثر کیا کہ میں سمجھا یہ بات ضرور ہونے والی ہے پھر جب بروز فتح مکہ آئے مجھ سے کنجی منگوائی میں نے لا دی سو آپنے لی پھر جب آپنے مجھے دی فرمایا کہ لو یہ تمہارے پاس ہمیشہ رہیگی پھر جب میں نے پیٹھ پھیری آپ نے مجھے پکارا میں پھر حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات ہم نے کہی تھی کہ ایک دن یہ کنجی ہمارے ہاتھ ہوگی سو ہوئی یا نہیں میں نے کہا کہ بیشک ہوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک رسول خدا ہیں۔ اس حدیث میں دو پیشین گوئیوں کا ذکر ہے ایک یہ کہ قبل ہجرت آپ نے حضرت عثمان سے یہ بات کہی تھی کہ یہ کنجی ایک دن میرے ہاتھ میں ہوگی سو اسکے مطابق بروز فتح مکہ واقع ہوا اور دوسرے یہ کہ جب آپ نے کنجی حضرت عثمان کو بروز فتح مکہ واپس کردی آپ نے فرمایا کہ یہ کنجی ہمیشہ تمہارے خاندان میں رہیگی سو آج تک ان ہی کے خاندان میں خانہ کعبہ کی کنجی ہے۔

قزمان کے جہنمی ہونے کی پیشین گوئی

معجزہ ۴۷/۳۳۶ :- بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ حنین میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کو کہ دعوی اسلام کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر اس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقابلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جسے آپنے فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے اس نے اللہ کی راہ میں خوب قتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہے اور بعض لوگوں کو شک ہونے لگا پھر اس شخص نے تکلیف زخموں پر بے صبری کرکے اپنے ترکش سے تیر نکال کر اپنے آپ کو ہلاک کیا پس دوڑتے گئے کچھ مسلمانوں میں سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ تعالی نے آپکی حدیث کو سچا کیا فلاں شخص نے اپنے آپ کو مار ڈالا آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر اشہد ان عبد اللہ و رسولہ۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے دوزخی ہونے کی خبر دی تھی اور اسکے مطابق واقع ہوا کہ اسنے اپنے آپ کو قتل کیا اور بمقتضائے قاتل النفس فی النار سب لوگوں کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہے۔

فائدہ:۔ اس شخص کا نام قزمان تھا اور وہ منافق تھا۔

فتح حنین اور حصولِ غنائم کی پیشین گوئی

معجزہ ۴۸/۲۵-۷ :۔ ابوداؤد نے سہل بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ حنین میں ایک سوار نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں فلاں پہاڑ پر چڑھا تھا سو میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنے ہودج دار اونٹ اور اپنے مواشی لیکر حنین میں آموجود ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہوگی کل انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین میں لڑائی سے پہلے خبر دی کہ کل فتح ہوگی اور سارے مواشی اور چوپائے دشمنوں کے کہ بکثرت تھے غنیمت میں اہل اسلام کے ہاتھ لگے

پیشین گوئی کہ حضرت خالد بن ولید اکیدر کو نیل گائے کے شکار میں پکڑینگے

معجزہ ۴۹/۲۶-۸ :۔ بیہقی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو اکیدر حاکم دومۃ الجندل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گائے کے شکار کو نکلا ہوگا تب تم اسے پکڑ لوگے۔ سو ایسا ہی ہوا۔

فائدہ:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں حضرت خالد بن ولید کو چار سو بیس سواروں کے ساتھ اکیدر بن عبدالملک حاکم دومۃ الجندل پر جو نصرانی تھا بھیجا سو حضرت خالد بن ولید چاندنی رات میں اس کے قلعہ کے نزدیک پہنچے اسکو نیل گائے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو حضرت خالد بن ولید کے پہنچنے سے پہلے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات میں لیٹا تھا چند نیل گاؤں نے آکر اسکے قلعے کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کر دیا اس نے کھڑکھڑاہٹ سن کر قلعہ کی فصیل سے دیکھا کہ چار نیل گائیں اسکے قلعہ کے نیچے ہیں۔ شکار کے لئے قلعہ سے باہر نکلا اسکا بھائی حسان اسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید مع سواروں کے جا پہنچے وہ گرفتار ہوگیا اور اس کا بھائی لڑکر مارا گیا۔ حضرت خالد بن ولید اسے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے اور آپ نے اس سے جزیہ مقرر کرکے اسے چھوڑ دیا سو جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن ولید کو کہ تم اسے نیل گائے کے شکار میں پکڑ دگے اس کے مطابق واقع ہوا۔

ایک سخت آندھی آنے کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۰/۲۷-۹ :۔ صحیحین میں ابوحمید ساعدی سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو بہت سخت ہوا چلے گی سو اس میں کوئی نہ اٹھے اور جس کے پاس

اونٹ ہوا سے مضبوط باندھ لے سو رات کو بہت ہی شدید آندھی چلی ایک شخص اٹھا اسکو آندھی اڑا لے گئی
یہانتک کہ دونوں پہاڑوں طے میں جا ڈالا۔
فائدہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے کی آندھی کے خبر دی تھی سو اسکے مطابق واقع ہوا۔

قسم پنجم۔ وہ خبریں جو ائمہ مجتہدین سے متعلق ہیں

علمائے دیندار مثلاً امام ابو حنیفہ اور محمد بن اسمعیل بخاری وغیرہ کا فارسیوں میں وجود کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۱/۲۴۸-۱ :۔ صحیحین میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ کے اسے پالیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ فارس کے لوگ اسے پالیں گے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی کہ فارسی لوگوں میں بڑے دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہونگے سو اسکے مطابق واقع ہوا۔ حضرت
امام ابوحنیفہ کہ اولاد ہرمزین نوشیرواں بادشاہ فارس سے ہیں اتنے بڑے عالم دیندار ہوئے کہ انکے سبب
سے نفع عظیم امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک انکا فیض باقی رہے
گا گویا مصداق اتم اس حدیث کے وہی ہیں اور دوسرے علمائے کاملین اہل فارس میں ہوئے چنانچہ محمد
بن اسمعیل بخاری رئیس المحدثین بھی فارسی تھے۔

عالم مدینہ یعنی امام مالک کے وجود کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۲/۲۴۹-۲ :۔ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب
ایسا ہوگا کہ لوگ سفر دور دراز کرینگے اور نہ پائیں گے کوئی عالم زیادہ علم والا مدینہ کے عالم سے۔ اس حدیث
کے مطابق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے چنانچہ حضرت سفیان ابن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا
ان پر بیان کیا ہے اور واقع میں ایسا ہی حال تھا امام مالک رحمہ اللہ کا جس قدر فیض علم حدیث انکے زمانے
میں ان سے ہوا کسی دوسرے شخص سے نہیں ہوا بکثرت لوگ مشقت سفر اٹھا کر انکی خدمت میں آکر مستفید ہوتے۔

عالم قریش یعنی امام شافعی کے وجود کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۳/۲۵۰-۳ :۔ ابوداؤد نے ابن مسعود سے اور بیہقی نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم
سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش میں ایک بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم سے
مالا مال کر دیگا۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا امام شافعی قریشی تھے اولاد عبدالمطلب بن عبد مناف میں سے
پیدا ہوئے چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تطبیق امام شافعی پر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ طباق
زمین میں کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعی کے علم نہیں ہوا۔

فائدہ :- اس حدیث کو اگرچہ صغانی نے موضوع کہا ہے مگر نزدیک محققین کے موضوع نہیں ہے چنانچہ عراقی نے تصریح کی ہے البتہ بسند ضعیف منقول ہے لیکن کثرت طرق سے تقویت ہو گئی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعی پر منطبق کرنا دلیل کامل اوپر ثبوت اس حدیث کے ہے اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب میں جمع کیا ہے اور اس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش۔

قسم ششم ۔ وہ خبریں جو اہل بدعت سے متعلق ہیں

خوارج کے ظہور کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۴ :- صحیحین میں ہے کہ حضرت ابو سعید[1] خدری[2] نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا اور وہ ایک شخص بنی تمیم میں سے تھا پس اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم عدل کرو آپ نے ارشاد کیا کہ خرابی ہو تجھے اور کون عدل کریگا اگر میں عدل نہ کرونگا۔ ناامید اور زیاں کار ہے تو اگر میں عدل نہ کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اذن (اجازت) دیجئے کہ میں اسکی گردن ماروں آپ نے کہا چھوڑ دو اسے بے شک اسکے کچھ لوگ ساتھی ہونگے کہ اس طرح نماز پڑھیں گے اور روزہ رکھیں گے کہ تم اپنے نماز روزے کو انکی نماز روزے کے سامنے حقیر سمجھو گے اور کلام اللہ پڑھیں گے لیکن انکے گلوں سے اوپر نہ جائیگا یعنی مقبول نہ ہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے خشک اور صاف نکل جاتا ہے پھر اس میں اوپر سے نیچے تک اثر خون کا نہیں ہوتا نشانی انکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اس کا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خروج کرینگے وہ لوگ اوپر بہترین فرقہ کے آدمیوں میں سے۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے انکے ساتھ قتال کیا اور میں اس لڑائی حضرت علی کے ساتھ تھا سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس آدمی کو ڈھونڈوایا۔ لوگ لے آئے میں نے دیکھا اسی صفت کا جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی خبر دی کہ قوم ذوالخویصرہ میں سے ہونگے اور ان میں سے ایک شخص ہوگا کہ اس کا ایک بازو نرم مثل پستان عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلائق پر خروج کرینگے۔ سو اسکے مطابق ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت علی پر خوارج نے خروج کیا اور وہ لوگ ذوالخویصرہ میں سے تھے اور انکا سردار ذوالثدیہ

[1] ابو سعید صحابی مشہور ہیں انکا نام سعد بن مالک ہے غزوہ احد میں کمسن تھے اسکے بعد سب غزوات میں شریک ہوئے

[2] خدری منسوب بہ خدرہ۔ ایک قبیلہ ہے۔

تھا یعنی وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے رکھتا تھا حضرت علی نے ان سب کو قتل کر دیا اور
راوی حدیث جنھوں نے یہ حدیث پیش گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس لڑائی
میں موجود تھے چنانچہ انہوں نے خود اس پیشین گوئی کی بیان کی۔

روافض کے ظہور کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۵ :۔ دار قطنی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم آئیگی انکا یہ لقب ہوگا کہ لوگ انہیں رافضی کہیں گے اور تو انہیں پائے تو
قتل کرنا کہ وہ لوگ مشرک ہیں حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی
علامت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے بڑھائیں گے ایسے اوصاف کو جو تجھ میں نہیں اور طعنہ کرینگے سلف
پر۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدوث فرقہ روافض کی خبر دی سو اسکے مطابق
واقع ہوا۔ زمانہ حضرت علی میں باغوائے عبداللہ بن سبا یہودی فرقہ روافض پیدا ہوا اور خالص اتباع یہودی
مذکور کے حضرت علی کو خدا کہنے لگے اسی لئے آپ نے انہیں مشرک فرمایا اور یہ وصف انکا کہ حضرت علی کی
مدح میں اتنا افراط کرتے ہیں کہ پیغمبروں کے برابر بلکہ اکثر پیغمبروں سے افضل جانتے ہیں اور اصحاب کبار
اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہیں سارے فرقے میں ظاہر ہے۔

فائدہ :۔ اس حدیث کو دار قطنی نے بروایت حضرت علی کئی سندوں سے روایت کیا ہے اور ایک طرق
اسکے یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ دعویٰ اہل بیت کی محبت کا کرینگے اور حقیقت میں ایسے نہ ہونگے اور پہچان
اسکی یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہیں گے۔ اور نیز دار قطنی نے یہ حدیث کئی سند
سے حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی ہمارے
پاس بہت سندیں ہیں۔ کذا فی الصواعق

قدریہ کے ظہور کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۶ :۔ امام احمد اور ابوداؤد نے ابن عمر سے اور طبرانی نے معجم اوسط میں انس سے روایت
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں یعنی کچھ لوگ
اس امت کے قدریہ ہو جائیں گے وہ بمنزلہ مجوس کے ہونگے۔ قدریہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بندہ
کو قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہیں اور تقدیر الٰہی کے منکر ہیں اور بندوں کے افعال میں خدا
تعالیٰ کو بیدخل محض جانتے ہیں سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقہ کے پیدا ہونیکی خبر دی اور اس
کے مطابق واقع ہوا۔ معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہیں کہ بندے کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے ہیں اور
قدر یعنی تقدیر الٰہی کے منکر ہیں اور اس فرقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے مجوس فرمایا
کہ جس طرح مجوس دو خالق کے قائل ہیں ایک یزدان خالق خیر اور دوسرا اہرمن خالق شر۔ اسی طرح

یہ لوگ خدائے تعالیٰ کو خالق جواہر کا اور بندوں کو اپنے افعال کے خالق کا اعتقاد کرتے ہیں۔

فائدہ:۔ قدریہ کی مذمت میں بہت حدیثیں وارد ہیں۔ امام احمد اور ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں جب وہ بیمار ہوں انکی عیادت نہ کرو اور جب مر جائیں انکے جنازہ پر مت جاؤ۔ مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں خسف و مسخ ہوگا اور یہ ان لوگوں میں ہوگا جو قدر کے منکر ہونگے۔

فائدہ:۔ روافض بھی قدر کے منکر ہیں اور ان میں مسخ اور خسف واقع ہوا ہے مسخ کی چند حکایتیں شواہد النبوۃ میں مذکور ہیں ایک یہ ہے۔ **حکایت:۔** امام مستغفری رحمہ اللہ نے کتاب دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا تھا وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اسے منع کرتے تھے باز نہیں آتا تھا جب ہم نزدیک پہنچے یمن کے، ایک جگہ اتر کر سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کوفی کو جگایا وہ اٹھ کر کہنے لگا کہ افسوس ہیں تم سے جدا ہو کر اسی منزل میں رہ جاؤں گا ابھی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے فرماتے ہیں کہ اے فاسق تو اس منزل میں مسخ ہو جائیگا ہم نے کہا کہ وضو کر اس نے اپنے پاؤں سمیٹے ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے اس کے مسخ ہونا شروع ہوا اور اسکے دونوں پاؤں بندر کے سے ہو گئے پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک پھر سینہ تک پھر سر اور منہ تک مسخ پہنچا اور وہ بالکل بندر ہو گیا ہم نے اسے پکڑ کر اونٹ پر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل میں پہنچے وہاں چند بندر جمع تھے اس نے جب دیکھا تو رسی تڑا کر ان میں جا ملا۔

دوسری حکایت:۔ امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر ہوا ہم نے ہر چند اسے نصیحت کی اسنے نہ مانا ہم نے اس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا وہ علیحدہ ہو گیا جب ہم اس سفر سے پھرے اسکے غلام کو ہم نے دیکھا ہم نے اس سے کہا اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اس نے کہا کہ اسکی ایک عجیب حالت ہو گئی ہے دونوں ہاتھ اسکے مثل خوک ہو گئے ہیں ہم اس کے پاس گئے اس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اس نے کہا مجھے عجیب مصیبت پہنچی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آستین سے نکال کر دکھا دیئے کہ مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا۔ راہ میں ایک جگہ بہت خوک مجتمع تھے اس نے اپنے آپکو مرکب سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو کر خوکوں میں جا ملا۔

حکایت خسف بعض روافض

محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کی ہے کہ ایک قوم رافضیان حلب میں سے امیر مدینہ منورہ کے پاس آئی اور بہت سا مال اور اچھے عمدہ تحفے لائی اور یہ درخواست کی کہ ایک دروازہ حجرہ شریفہ میں کھلوا دے تاکہ وہ

جسد اطہر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو وہاں سے نکال لے جائیں امیر مدینہ جو بد مذہب تھا بسبب محبت دنیا کے اس بات کو قبول کر لیا اور دربان حرم کو بلا کر کہا کہ جب یہ لوگ آئیں دروازہ حرم شریف کا کھول دینا اور جو کچھ کریں انہیں منع نہ کرنا۔ دربان مذکور کہتا ہے کہ جب لوگ نماز عشاء پڑھ کر مسجد سے باہر چلے گئے اور دروازے حرم شریف کے بند کر دیئے چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لئے ہوئے مشعل ساتھ آئے اور باب السلام پر کھڑے ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے موافق حکم امیر کے دروازہ کھولدیا اور ایک گوشہ مسجد میں بیٹھ کر رونا شروع کیا کہ الٰہی کیا قیامت قائم ہوگی۔ سبحان اللہ ابھی نزدیک منبر شریف کے نہیں پہنچے تھے کہ سب کو ساتھ تمام اسباب اور آلات کے پاس اس ستون کے جو قریب محراب عثمانی کے ہے زمین نگل گئی امیر مدینہ منتظر تھا کہ بعد فراغت کے اپنے کام سے وہ لوگ میرے پاس آئیں گے جب دیر ہوئی تب امیر نے مجھے بلا کر حال پوچھا میں نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہو گیا ہے سمجھ کر کہہ کیا کہتا ہے میں نے کہا کہ امیر خود چل کر دیکھ لیوے کہ اب تک اثر خسف اور ان کے کپڑے نمودار ہیں۔ طبری نے اس حکایت کی طرف ثقات کے کی ہے جو بصدق و دیانت مشہور تھے

اس امت کے تہتر فرقے ہونے کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۷ :- امام ابو احمد اور ابو داؤد، ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ۔ اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کون لوگ ہوں گے جو نجات پائیں گے فرمایا کہ جو لوگ میرے طریقے پر اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہونگے

اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے خبر دی کہ آپ کی امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے اور وہ سب دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ جو آپ کے طریقہ پر اور آپ کے اصحاب کے طریقہ پر ہوگا۔

سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ بعد زمانہ خلفائے راشدین کے اختلاف امت میں باعتبار عقائد کے بکثرت شروع ہوا اور روافض اور خوارج اور معتزلہ اور جبریہ وغیرہ پیدا ہوئے اور اختلافات بڑھتے بڑھتے نوبت تہتر فرقوں کی پہنچی ان میں سے اہل سنت وجماعت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے طریقہ پر ہیں جنتی ہیں اور باقی سب دوزخی ہیں اور تفصیل تہتر فرقوں کی ان کتابوں میں جو مذاہب کی تفصیل میں تصنیف ہوئی ہیں مذکور ہے اس مقام پر اس کا بیان کرنا کچھ ضروری نہیں۔

قسم ہفتم۔ وہ خبریں جو دیگر واقعات سے متعلق ہیں

آتش حجاز کے ظہور کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۸/۱۰۴۵ :- صحیحین میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ نکلے گی جو اونٹوں کی گردنوں کو شہر بصریٰ میں۔ یعنی ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے اسکی روشنی شہر بصریٰ تک جائے گی اس کے اونٹ اسکی روشنی میں چلیں گے اونٹ کی گردن اس کی چال میں ہلتی ہے اور خوب نمود ہوتی ہے لہٰذا اس بات کو کہ اسکی روشنی میں اونٹ راہ میں چلیں گے اس طرح تعبیر فرمایا کہ اونٹوں کی گردنیں اس سے روشن ہونگی۔ سو اس کے مطابق واقع ہوا اور آخر عہد میں خلفائے عباسیہ کے تیسری تاریخ جمادی الاخریٰ ۶۵۴ھ ہجری میں روز جمعہ کے بعد نماز عشاء وہ آگ ملک حجاز میں متصل مدینہ منورہ کے نکلی مانند بڑے شہر کے جس میں قلعہ اور برج اور کنگرہ ہوں اسکا طول بقدر چار فرسنگ کے یعنی بارہ میل اور عرض بقدر چار میل اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قامت آدمی کے اور مانند دریا کے موجیں مارتی تھی اور مانند سیلاب کے چلتی تھی اور مانند رعد کے آواز کرتی تھی اور یہ بات اس میں عجیب تھی کہ پتھروں کو جلا دیتی تھی اور پہاڑوں کو رانگ کی طرح گلا دیتی تھی اور درختوں پر اس سے کچھ اثر نہیں پہنچتا تھا اور اسکی روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تھا کہ مدینہ کے لوگ رات کو اس کی روشنی میں دن کے مانند کام کرتے تھے اور نور اس آگ کا مکہ میں اور شہر بصریٰ اور تیما میں معائنہ کیا گیا۔ قسطلانی نے جو اسی زمانہ میں تھے اس آگ کے بیان میں ایک کتاب علیحدہ تصنیف کی تھی اور سب عجائب و غرائب حالات اس کے لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ ستائیسویں رجب ۶۵۴ھ ہجری میں وہ آگ فرو ہوئی۔ اور سید سمہودی نے کتاب خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفےٰ میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب میں اور بھی ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں حالات اسکے بیان کئے ہیں بالجملہ یہ پیشین گوئی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضوح سے ظہور میں آئی کہ معاندین کو مجال انکار نہ رہا مندرج ہونا اس پیشین گوئی کا صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کتابوں میں کہ صدہا سال قبل وقوع اس کے تصنیف ہوئی ہیں اور پھر مطابق بعینہ وقوع میں آنا اول دلیل اور محقق پیشین گوئی کے ہے اللّٰھم صلی علی اصدق الصادقین سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

ترکوں کی بغداد پر لشکر کشی کی پیشین گوئی

معجزہ ۵۹/۲۰۴۶ :- ابوداؤد نے ابوبکرہ[۱] سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] ابوبکرہ ثقفی صحابی مشہور ہیں انکا نام نفیع بن حارث ہے غزوۂ طائف میں قلعہ پر سے ایک بکرہ کی رسی سے لٹک کر اتر آئے تھے اور بکرہ رہٹ کو کہتے ہیں اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابوبکرہ رکھی ۱۲ منہ

فرمایا کہ ایک بڑا شہر ہوگا مسلمانوں کا نزدیک نہر دجلہ کے اور دجلہ پر پل ہوگا اور وہ شہر بہت آباد ہوگا اور آخر زمانے میں ترک جن کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی ہونگی اس شہر پر چڑھ آئینگے اور نہر کے کنارے ٹھہریں گے سو شہر کے لوگ تین فرقے ہو جائیں گے ایک فرقہ اپنا اسباب بیلوں پر لاد کر جنگل کی راہ میں لگے یعنی شہر چھوڑ کر بھاگ جائیں گے وہ لوگ ہلاک ہوئے اور ایک فرقہ ترکوں کی پناہ میں آجائیگا اور ایک فرقہ اپنے لڑکے بالوں کو پیچھے چھوڑ کر لڑیں گے اور کفار سے مقاتلہ کرینگے وہ لوگ شہید ہیں۔ اس حدیث کے مطابق مستعصم باللہ خلیفہ عباسی کے عہد میں واقع ہوا کہ ترکان تاتار نے شہر بغداد پر جو دار الخلافہ اور شہر عظیم مسلمانوں کا تھا اور دجلہ اس کے بیچ میں واقع ہے اور دجلہ پر پل بھی عہد عباسیہ میں رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیرا، شہر کے باشندے بعض اپنے اہل و عیال کے ساتھ بھاگ گئے ان لوگوں کو ترکوں کے ظلم سے نجات نہ ملی مقتول و غارت ہو گئے خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف اور اعیان شہر نے بادشاہ تراک سے امان چاہی اور ان کی اطاعت میں داخل ہوئے وہ بھی نہ بچے اور ترکوں کی بید ریغ تیغ سے مقتول ہوئے اور کچھ لوگوں نے مردانگی کی ہمت قوی کرکے ان سے جہاد کیا۔ خدائے تعالیٰ نے انہیں شہادت نصیب کی پہلے دونوں فرقوں کو دنیا میں بھی نجات نہ ملی اور آخرت کے درجہ سے بھی محروم ہوئے تھا تیسرا فرقہ دنیا میں بھی مردانگی و شجاعت سے نیکنام ہوا اور آخرت میں بھی بدرجۂ شہادت فائز ہوا۔

فائدہ: یہ پیشین گوئی بھی جس کتاب میں درج ہے یعنی سنن ابو داؤد وہ چار سو برس زمانہ وقوع سے پہلے کی تصنیف ہے۔

پیشین گوئی کہ زید بن ارقم بیماری سے تندرست ہو جائیں گے اور یہ کہ حضور کے بعد نابینا ہو جائیں گے

معجزہ ۴۳: بیہقی نے دلائل النبوۃ میں زید[1] بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بیمار ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو آئے اور آپ نے فرمایا کہ تم اس بیماری سے اچھے ہو جاؤ گے لیکن تب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تم جیتے رہو گے اور اندھے ہو جاؤ گے زید بن ارقم نے عرض کیا کہ میں ثواب سمجھ کر صبر کرونگا آپ نے فرمایا کہ تم بے حساب بہشت میں داخل ہو گے۔ انیسہ بیٹی زید کی کہتی ہیں کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زید بن ارقم اندھے ہو گئے پھر ایک مدت کے بعد خدا تعالیٰ نے انکی آنکھیں اچھی کر دیں اسکے بعد مر گئے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنی حضرت زید کا اس بیماری سے اچھا ہونا اور تا زمانہ مابعد وفات آپ کے جیتے رہنا آخری ایام میں اندھا ہونا اس کے مطابق واقع ہوا۔

---

[1] زید بن ارقم بن زید بن قیس صحابی انصاری خزرجی ہیں اول مشاہد ونکا غزوۂ خندق ہے سنہ ۶۶ یا ۶۸ ہجری میں وفات پائی۔

بنی ثقیف میں حجاج و مختار کے وجود کی پیشین گوئی

معجزہ ۶۱:- صحیح مسلم میں حضرت اسماء[1] بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک قوم ثقیف میں ایک بڑا ظالم و خونریز ہوگا اور ایک بڑا جھوٹا۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا۔ ظالم خونریز قوم ثقیف میں حجاج پیدا ہوا کہ ظلم میں ضرب المثل ہے بعض کتابوں میں لکھا ہو کہ حجاج ایسا ظالم تھا کہ کسی چیز میں اسکو ایسا مزا نہ ملتا تھا جیسا قتل ناحق میں اور ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں ہشام بن حسان رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اس نے ناحق قتل کئے اور بڑا جھوٹا مختار ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے اپنے تئیں براہ فریب حضرت امام محمد بن الحنفیہ کا قرار دیکر باظہار مقصد قصاص قاتلان امام حسین ریاست حاصل کی اور آخر کو جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا۔

فائدہ:- اس خبر کی تطبیق حجاج اور مختار پر خود حضرت اسماء راویۂ حدیث رضی اللہ عنہا نے روبرو حجاج کے بیان کی تھی۔

یزید کا اسلام میں رخنہ اندازی کی پیشین گوئی

معجزہ ۶۲:- ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سے رہے گا یہانتک کہ سب سے پہلے اس میں رخنہ ڈالے گا ایک شخص بنو امیہ میں سے جسکا نام یزید ہوگا۔ سو اس کے مطابق واقع ہوا اور سب سے پہلے رخنہ انتظام اسلام میں یزید کے سبب سے واقع ہوا کہ وہ فاسق شارب خمر بادشاہ ہوا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کرایا۔ اور مدینہ پر لشکر خونریز بھیج کر اکثر صحابہ اور صحابی زادوں کو قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کئے اور مکہ پر بھی لشکر واسطے عبد اللہ بن زبیر کے بھیجا اور اسکے لشکر نے کعبہ کا محاصرہ کیا اور وہاں پتھر مارے حتیٰ کہ سقف مسجد حرام کو کہ لکڑی کی تھی ان پتھروں سے بہت صدمہ پہنچا بلکہ روئی میں گندھک لپیٹ کر ان ملاعنہ نے آگ مسجد حرام میں پہنچائی کہ پردۂ خانہ کعبہ اور خانہ کعبہ کی دیواریں سب جل گئیں غرض کہ جس قدر ظلم اور بیدینی کی باتیں یزید سے واقع ہوئیں کبھی واقع نہیں ہوئی تھیں اور خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صادق آئی۔

فائدہ:- اگرچہ اس حدیث کی سند ابو یعلیٰ میں ضعف ہے مگر رویانی نے اپنی مسند میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے اور مضمون اس حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت ہے حضرت ابو ہریرہ دعا مانگتے ہیں کہ الٰہی تیری پناہ شروع سنہ ۶۰ ہجری سے اور کم عمروں کی امارت سے اور یزید کی بادشاہی سنہ ۶۰ ہجری میں ہوئی اور حضرت ابو ہریرہ کا انتقال اس سے پہلے ۵۹ھ میں ہو چکا تھا پس معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ کو بھی بموجب خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کی بادشاہی اور اسکے ظلم اور

[1] حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی ہیں حضرت عائشہ سے بڑی ہیں حضرت زبیر کی زوجہ تھیں اور عبد اللہ بن زبیر کی ماں ہیں

قبائح کی خبر تھی اور ابوداؤد نے حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنہ انگیز ہونیوالے ہیں سب کا نام مع انکے باپ کا نام اور انکی قوم کے بتلادیا ہے پس بیشک آنحضرت نے نام یزید کا کہ سب سے زیادہ فتنہ اس کے سبب سے ہوا بتایا ہوگا۔

حضرت ثابت بن قیس کی شہادت کی پیشین گوئی

معجزہ ۶۳/۵۰-۹ :۔ حاکم اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا تعیش حمیدا و تقتل شھیدا یعنی زندگی کروگے تم بحالت محمود اور مارے جاؤگے تم شہید ہوکر۔ سو اس خبر کے مطابق واقع ہوا کہ حضرت ثابت جنگ یمامہ[1] میں جو عہد خلافت ابوبکر صدیق میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی تھی شہید ہوئے۔

واقعہ حرّہ کی پیشین گوئی

معجزہ ۶۴/۵۱-۷ :۔ ابوداؤد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خطاب کرکے فرمایا کہ مدینہ میں ایک بار ایسی خونریزی ہوگی کہ خون احجار الزیت کے اوپر بہے گا اور انکو ڈھک لے گا۔

فائدہ :۔ مدینہ منورہ کی جانب غرب میں زمین ہے اس میں پتھر ہیں سیاہ گویا کہ انپر تیل چپڑا ہوا ہے اسلئے وہ پتھر احجار الزیت کہلاتے ہیں سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ایک بار مدینہ میں ایسی خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون میں ڈوب جائیں گے اور اسکے مطابق واقعہ حرہ واقع ہوا یزید پلید کے وقت میں بعد شہادت امام حسین کے جبکہ باشندگان مدینہ جو اکثر اصحاب اور اولاد اصحاب رضی اللہ عنہم تھے اطاعت یزید سے بسبب اسکے شنائع اعمال کے منحرف ہوگئے تب یزید نے ایک لشکر خونخوار بسر کردگی مسرف[2] بن عقبہ کے بھیجا اور مقاتلہ عظیم واقع ہوا اور صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب شہید ہوئے اور اسی سنگستان میں خون بہا اور ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوئے کہ زبان قلم پر نہیں آسکتے۔

بصرہ کی آبادی کی پیشین گوئی

معجزہ ۶۵/۵۲-۸ :۔ ابوداؤد نے انس[3] بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس (رضی اللہ عنہ) لوگ شہر آباد کرینگے اور ان میں سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہیں گے سو اگر

---

[1] :۔ اصل میں نام ایک کنیزک کبود چشم کا ہے جو تین دن کی راہ سے سوار کو دیکھتی تھی اور وہ بلاد جو [illegible] تھی جو سولہ مرحلہ بصرہ سے تھی اور اسی قدر کوفہ سے دور تھی سو اس شہر کا نام یمامہ ہوگیا بسبب کثرت نسبت کے اسی کنیزک کیطرف اور انہی بلاد میں مسیلمہ کذاب نے دعویٰ پیغمبری کیا تھا۔

[2] مسرف بن عقبہ اسکا نام مسلم تھا چونکہ مدینہ منورہ میں اس ناپاک نے خونریزی باسراف تمام کی لہذا اہل اسلام نے اطلاق مسلم اسپر سے موقوف کرکے مسرف اسکا نام رکھا اسکے باپ کا نام عقبہ تھا۔

[3] صحابی انصاری خزرجی ہیں خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دس برس کی عمر سے برابر دس برس حضور کی خدمت میں رہے سو برس سے زیادہ عمر ہوکر ۹۲ھ یا ۹۳ھ

ہی ہوں تم راہ کو جاکر دیکھو وہ کہتی ہیں کہ میں نکلی سو کچھ مسافر لوگ آتے دیکھے انہیں میں سے حضرت ابوذر
کے حال کی خبر کی وہ سب لوگ حضرت ابوذر کے پاس آئے ان سے حضرت ابوذر نے کہا کہ تم میں سے مجھے
کفن وہ دے جو نہ نقیب ہو نہ امیر۔ ایک جوان نے ان میں سے کہا کہ میں تمہیں کفن دیتا ہوں اسے عم اپنا
ازار اور دو کپڑے جو میری گٹھری میں ہیں میری ماں کے کتے ہوئے سوت سے بنے ہوئے حضرت ابوذر
نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دو دلیں جب وہ مرگئے ان لوگوں نے تجہیز وتکفین کر کے نماز جنازہ پڑھ کر انہیں
دفن کر دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس میں سے غیر
آباد زمین میں مرے گا اور ایک جماعت مسلمانوں کی وہاں پہنچ کر اسکی تجہیز وتکفین کریگی سو اسکے مطابق ہوا۔

پیشین گوئی کہ حاضرین میں آخر میں مرنیوالا نار میں ہوگا

معجزہ ۶۸ / ۱۱-۵۵: طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ جب مجھے ملتے
مجھ سے سمرہ کا حال پوچھتے اور جب میں انکی صحت کی خبر دیتا تو خوش ہوتے میں نے اسکا سبب پوچھا انہوں
نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر میں بیٹھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے جو
پیچھے مریگا آگ میں ہوگا سو آٹھ تو مرچکے ہیں میں اور سمرہ باقی ہیں یعنی اسی خبر کے ڈر سے سمرہ کے حال کی
تفتیش کرتا ہوں اور حضرت ابوہریرہ کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہہ دیتا کہ سمرہ مرگئے تو انہیں غش آجاتا یہانتک کہ
سمرہ سے پہلے انکا انتقال ہوا۔ اور ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو مرض کزاز[1] لاحق
ہوا سو بڑی دیگ میں خوب گرم کھولتا ہوا پانی بھر کر اسپر گرمی حاصل کرنے کیلئے بیٹھتے ایک دن اسمیں
گر پڑے اور جلکر مرگئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس آدمیوں کے حق میں جو فرمایا
تھا کہ تم میں سے پچھلا از روی موت کے نار میں ہوگا سو وہ لوگ نار سے نار جہنم سمجھے تھے اسی سبب
سے حضرت ابوہریرہ جب وہ اور سمرہ ہی باقی رہ گئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ جو
وہ پہلے مرجائیں گے تو آخر موت میری ہوگی اور پچھلی موت والے کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ نار میں ہوگا۔ اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نار سے دنیا کی آگ تھی سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ
سمرہ بن جندب جو سب سے پیچھے مرے آگ میں جل کر مرے۔

پیشین گوئی کہ اس امت کے کچھ لوگ یہود ونصاریٰ کی روش اختیار کرینگے

معجزہ ۶۹ / ۱۲-۵۶: صحیحین میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تم لوگ پیروی کروگے ان لوگوں کے طریقوں کی جو تم سے پہلے ہوئے ہیں بالشت بالشت
دست بدست یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہونگے تو اس بات میں بھی انکی پیروی
کروگے۔ لوگوں نے عرض کیا پہلے آدمیوں سے کیا یہود ونصاریٰ مراد ہیں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا

---

[1] ایک بیماری ہے جو شدت سردی سے ہوتی ہے۔

اور کون۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ کچھ لوگ آپ کی امت کے یہود و نصاریٰ کی روش اختیار کرینگے۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا یہود کی روش حسد اور حق کا چھپانا بطمع دنیوی مسئلہ غلط بتانا، کتاب الٰہی میں سے جو حکم اپنے موافق ہو اسکا ظاہر کرنا اور جو خلاف ہو اسکا چھپانا تھی سو اس جنس کی باتیں علمائے بیدین اس امت میں پائی جاتی ہیں۔

پیشین گوئی کہ حضرت ابن زبیر کو لوگوں سے اذیت پہنچے گی اور لوگونکو ان سے

معجزہ ۷۷ (۵۷-۱۲) ۔ طبرانی، بیہقی، دار قطنی، حاکم، بغوی اور بزار نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا کہ تمہیں لوگوں سے مصیبت پہنچے گی اور لوگوں کو تم سے۔ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن زبیر کو لوگوں سے مصیبت پہنچے گی اور لوگوں کو ان سے سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ وہ بعد وفات معاویہ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہما کے سنہ ۶۴ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور سوائے ملک شام کے اور سب بلاد اسلام کے قبضہ میں آئے اور سنہ ۷۳ ہجری میں عبد الملک بن مروان کے حکم سے حجاج ظالم نے ان پر لشکر کشی کی اور مکہ کا محاصرہ کر لیا اور ان کو شہید کیا سو ان کو لوگوں سے یہ مصیبت پہنچی کہ شہید ہوئے اور تکلیفات دنیوی انہوں نے اور انکے اہل بیت نے ظالموں کے ہاتھ سے اٹھائیں اور لوگوں کو ان کے سبب سے یہ مصیبت پہنچی کہ اہل مکہ بلائے محاصرہ حجاج میں مبتلا ہوئے اور لوگ حجاج کے ہاتھ سے مارے گئے خانہ کعبہ کو بھی صدمہ پہنچا حضرت عبد اللہ بن زبیر کا گھر خانہ کعبہ کے مقابل تھا اس سبب سے بیت الحرام پر بھی حجاج کی منجنیق کے پتھر پہنچے اور یہ بھی مصیبت لوگوں کو بسبب عبد اللہ بن زبیر کے ہوئی کہ قاتلین انکے گناہ عظیم اور عذاب آخرت میں مبتلا ہوئے۔

پیشین گوئی کہ حضرت زید کا ایک عضو جنت میں پہلے جائے گا

معجزہ ۷۸ (۵۸-۱۲) ۔ بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صوحان کے حق میں فرمایا کہ انکا ایک عضو ان سے پہلے جنت میں جائیگا سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ ان کا بایاں ہاتھ جہاد میں کٹ گیا بعض مورخین نے لکھا ہے کہ غزوۂ نہاوند میں انکا بایاں ہاتھ شہید ہوا۔

پیشین گوئی کہ حضرت سہیل سے ایک بیان ایسا واقع ہوگا جس سے دین کی بڑی تائید ہوگی۔

معجزہ ۷۹ (۵۹-۵) ۔ بیہقی اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول

لہ :۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر کے قتل کے بعد جب حجاج نے حضرت اسماء والدۂ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ میں نے اس دشمن خدا کا کیا حال کیا۔ اس مردود نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو بایں لفظ تعبیر کیا تب حضرت اسماء نے کہا کہ تو نے اسکی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت خراب کی۔ سو اس مقولہ میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کو لوگوں سے دنیوی مصیبت پہنچی اور لوگونکو ان سے اخروی ۱۲

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمرو کے حق میں حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ توقع ہے کہ یہ ایسا کام کرے اور اس طرح کا بیان کرے کہ تم خوش ہو اے عمر۔ سو ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ میں پہنچی اور وہاں کے لوگوں کو اضطراب اور تزلزل ہوا سہیل بن عمرو نے کھڑے ہو کر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکر صدیق نے مدینہ منورہ میں پڑھا تھا اور لوگوں کو دین پر ثابت کر دیا انکو تسلی اور تسکین دی۔ سہیل بن عمرو حالت کفر میں کافروں میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی ترغیب دیتے جنگ بدر میں اسیر ہو کر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت ہو تو میں اسکے سامنے کے دو دانت توڑ ڈالوں تاکہ اس کی زبان خوبی تقریر پر قادر نہ رہے اور پھر کافروں میں کھڑے ہو کر خطبہ تحریض قتال مسلمین کا نہ پڑھے تب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور اسکے مطابق واقع ہوا۔

پیشین گوئی کہ آپ کی امت کے لوگ انماط بچھائینگے

معجزہ ۲۳/۱۶۰۔ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت کے لوگ انماط بچھائیں گے۔ انماط جمع ہے نمط کی جو ایک عمدہ فرش ہوتا ہے سو اس خبر کے مطابق واقع ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از انکہ فقر اور تنگی میں مبتلا تھے مالدار ہو گئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش انہیں میسر آئے۔ چنانچہ حضرت جابر کے گھر میں اس قسم کے بچھونے تھے جبکہ زوجہ حضرت جابر اسے بچھانا چاہتیں تو حضرت جابر کہتے کہ مت بچھاؤ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میری امت کیلئے انماط ہوں گے یعنی فرش امیرانہ بچھانے لگیں گے سو اسکے مطابق یہ بات ہوتی ہے کہ وضع امیرانہ کچھ ضرور نہیں۔ انکی زوجہ کہتیں کہ جب آنحضرت نے انماط کے ہونے کی خبر دی اور اسکے مطابق ہوا تو اس پر بیٹھنا ہی چاہئے۔

پیشین گوئی کہ مسیلمہ کذاب ہلاک ہوگا

معجزہ ۲۴/۱۶۱۔ صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق میں یہ بات فرمائی کہ خدائے تعالیٰ اسے ہلاک کریگا۔ فائدہ۔ مسیلمہ ایک شخص بنی حنیفہ میں سے مدینہ منورہ میں آیا تھا اسنے آنحضرت سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت اپنے بعد میرے نام کر دیں تو البتہ میں آپکا اتباع اختیار کر دوں تب آپنے درخت کی ایک شاخ جو آپ کے ہاتھ میں تھی اشارہ کر کے فرمایا کہ اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگے گا تو بھی اسے نہ دونگا سو وہ مدینہ سے چلا گیا اور پیغمبری کا دعویٰ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے حق میں فرمایا تھا کہ خدائے تعالیٰ اسے ہلاک کریگا۔ سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا آدمی اسکے ساتھ مجتمع ہو گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق نے خالد بن ولید کو لشکر جرار کے ساتھ اس پر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید نے اس پر فتح پائی اور اس لڑائی میں مسیلمہ کذاب مارا گیا۔

فصل سوم۔ وہ خبریں جو آپ نے وقتی واقعات کو بغیر دیکھے بیان فرمائیں

حضرت زید جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی خبر شہادت بوقت وقوع

معجزہ ۵ ۱۸-۶۲:۔ بخاری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر شہادت زید[1] جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو سنادی قبل اسکے کہ خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا ابن رواحہ نے پس شہید ہوا اور آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپنے فرمایا کہ آخر کو ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح ہوئی۔

فائدہ:۔ موتہ ایک موضع ہے شام میں ایک مہینہ یا زیادہ کی راہ پر مدینہ منورہ سے وہاں کے حاکم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کیا تھا اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لشکر بھیجا اور لشکر پر زید بن حارثہ کو امیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو امیر جعفر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان کسی کو اپنے درمیان میں سے امیر کر لیں سو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا کہ اس لڑائی میں یہ تینوں اصحاب شہید ہوئے تب لوگوں نے حضرت خالد بن ولید کو سردار کیا اور خدائے تعالیٰ نے انکے ہاتھ پر فتح دی سو بوقت وقوع اس واقعہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور غیب کی خبر کے اس حادثہ کی خبر دی

نجاشی شاہ حبشہ کی خبر وفات بروز وقوع

معجزہ ۶ ۱۹-۶۲:۔ صحیحین میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کے وفات کی اسی دن خبر دی جس دن وہ مرا اور آپ عیدگاہ کی طرف اصحاب کے ساتھ گئے اور صف باندھ کر نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں فرمائیں۔

فائدہ:۔ نجاشی لقب تھا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہاں بادشاہ ہوتا اسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا نصرانی مذہب تھا آپ کا نامہ اسے گیا تب وہ مسلمان ہوگیا اور اس نے صاف کہہ دیا کہ جس پیغمبر کی خبر پہلی کتابوں میں ہے وہ یہی ہیں اور بہت اعتقاد اور نیازمندی سے پیش آیا اور جب اس نے وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اسی دن اس کی موت کی

---

[1] زید بن حارثہ جلیل القدر صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ تھے اور حضرت جعفر بن ابی طالب آپکے ابن عم تھے حضرت علی کے بھائی انہی کا نام جعفر طیار تھا کہ آپ نے شہادت کے بعد فرمایا کہ انھیں دو پر ملے ہیں اور وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں [2] عبداللہ بن رواحہ الخزرجی الانصاری الشاعر احد من شاعر السابقین ۱۲ منہ

خبر دی اور غائبانہ اسکی نماز جنازہ پڑھی۔

فائدہ:- موافق اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازہ کی غائب پر درست کہتے ہیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جنازہ نجاشی کا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوگیا تھا اور غائب کو نجاشی پر قیاس نہ کرنا چاہیئے۔

منافق کی موت کی خبر بروز وقوع

معجزہ ۷۷/۶۴-۲۰ :- مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آتے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تب ایک ہوا ایسی چلی کہ قریب تھا کہ سوار کو دفن کر دے تب آپ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کیلئے چلی ہے پھر مدینہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا۔ شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ وہ منافق رفاعہ بن[1] زید تھا۔ اس حدیث میں آنحضرت نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مرگیا سو اسکے مطابق واقع ہوا کہ مدینہ میں رفاعہ منافق مرگیا۔

حضرت عباس کے اس مال کی خبر دینا جو ام الفضل کے پاس دفن کیا تھا

معجزہ ۷۸/۶۵-۲۱ :- امام احمد نے ابن عباس سے اور حاکم و بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عباس بن عبد المطلب سے کہ وہ جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ تھے اور اسیر ہو کر آتے تھے مال فدا طلب ہوا یعنی کچھ روپے دیں تو رہائی پائیں تب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہیں کہ جس قدر روپیہ میرے ذمہ بنتا ہے اسکو ادا کروں آپ نے فرمایا کہ وہ مال تم نے ام الفضل کے پاس دفن کیا ہے کیا ہوا اور تم کہہ آئے تھے کہ اگر اس سفر میں مارا جاؤں تو یہ مال میری اولاد کیلئے ہے حضرت عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ اس مال کی سوائے میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر نہ تھی پھر انہوں نے جس قدر روپیہ مطلوب تھا نکال کر دیا۔

صفوان و عمیر کے اس مشورہ کی خبر دینا جو مکہ میں آپکے قتل کیلئے کیا تھا

معجزہ ۷۹/۶۶-۲۲ :- بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ بن خلف اور عمیر بن وہب بن خلف اسکا چچازاد بھائی بدر کے قصے کے بعد ایک دن مقام حجر میں بیٹھکر باہم تذکرہ کشتگان بدر کا کرنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگوں کے قتل ہو جانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہیں رہا عمیر نے کہا کہ سچ ہے مگر میں مقروض ہوں اور میرے پاس دین ادا کرنے کو کچھ نہیں ہے اور اپنے بعد عیال کے تباہ ہو جانیکا بھی ڈر ہے نہیں تو میں جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور مجھے انکے پاس جانیکا ایک بہانہ ہے میرا بیٹا وہاں قید ہے صفوان نے یہ بات غنیمت جانی اور کہا کہ تیرے دین کو میں ادا کر دونگا اور تیرے عیال کی میں ہمیشہ خبر گیری کرتا رہونگا عمیر نے کہا کہ تو اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا اور اس

[1] رفاعہ بن زید بن تابوت ایک یہودی تھا بنی قینقاع میں سے۔ منافقوں سے بہت محبت رکھتا تھا اور انکے لئے ملجا و ماوی تھا اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر منافق کا اطلاق فرمایا۔

نے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر میں بجھائی اور چلکر مدینہ پہنچا اور مسجد شریف کے دروازہ پر اونٹ
کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حمائل کئے ہوئے تھا اسے حضرت عمرؓ نے دیکھ کر کہا یہ کتا دشمن خدا کا کچھ بدی ہی
کے لئے آیا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے آنے کی خبر دی آپ نے فرمایا کہ اسے لے آؤ،
حضرت عمرؓ جاکر لے آئے اور اسکی تلوار اپنے قبضہ میں کر لی تھی جب آپ نے اسے دیکھا فرمایا کہ اے
عمرؓ اسے چھوڑ دو پھر آپ نے اس سے کہا کہ اے عمیر قریب آ۔ جب وہ قریب ہوا تو پوچھا کہ کیوں آیا ہے
اس نے کہا اپنے قیدی کیلئے آیا ہوں کہ اسکے معاملہ میں احسان کرو آپ نے فرمایا کہ تلوار کیوں گردن
میں ڈالی ہے اسنے کہا کہ تلوار (۱) کس کام کی ہے آپ نے فرمایا کہ سچ سچ بیان کر کہ تو کس لئے آیا ہے
اس نے کہا کہ میں اسی کام کے لئے آیا ہوں جو میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور صفوان
نے مقام حجر میں تذکرہ کشتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر میں مقروض نہ ہوتا اور خوف ہلاکت عیال
نہ ہوتا تو میں جاکر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے قرض اور خبر گیری عیال کا
متکفل ہوا اور تو میرے قتل کے لئے آیا اس نے یہ سنتے ہی کہا اشہد انک رسول اللہ۔ گواہی دیتا ہوں
کہ تم پیغمبر خدا ہو۔ اس بات کو سوائے میرے اور صفوان کے کوئی نہ جانتا تھا قسم خدا کی میں جانتا ہوں
کہ خدا ہی نے تمہیں اس بات کی خبر کر دی شکر خدا کا کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت کی۔ آپ نے اصحاب
سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتیں سکھاؤ، کلام اللہ پڑھاؤ اور اسکے قیدی کو چھوڑ دو

گم شدہ اونٹنی کی خبر دینا

معجزہ ۸۰/۲۲-۶۷:- بیہقی نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہوگئی آپ نے اسکو تلاش کروایا نہ ملی ایک شخص نے منافقین میں سے کہا کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں غیب کی خبریں جانتا ہوں اور انہیں یہ معلوم نہیں کہ ان کی اونٹنی
کہاں ہے جو ان کے پاس وحی لاتا ہے کیوں اونٹنی کا حال ان سے نہیں کہتا۔ حضرت جبرئیل آئے اور
آپکو اس منافق کے مقولے کی خبر دی اور اونٹنی کا ٹھکانہ بھی بتا دیا آپ نے فرمایا کہ میں نہیں کہتا ہوں
کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن اللہ نے مجھے خبر دی منافق کے مقولے کی اور اسجگہ کی جہاں وہ اونٹنی ہے
سو وہ اونٹنی فلانی گھاٹی میں ہے اس کی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہے لوگ جھپٹے اور اس گھاٹی
میں اسکو اسی طرح پایا جیسا آپ نے فرمایا۔ اس منافق کا نام شارحان حدیث نے زید بن لصیب لکھا ہے۔

حاطب بن ابی بلتعہ کے خط کی خبر دینا

معجزہ ۸۱/۲۲-۶۸:- جامع المناقب صحیحین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

(۱) یہ جو عمیر نے کہا کہ تلوار کس کام کی ہے مطلب اسکا یہ تھا کہ جس کام کے لئے میں نے یہ تلوار باندھی
تھی وہ کام پورا نہ ہوا یہ بات اس نے تحسرانہ کہی۔ ۱۲ منہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ تک جاؤ وہاں ایک عورت ملے گی اسکے پاس ایک خط ہے سو وہ خط لے آؤ ہم تینوں سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے وہاں پہنچے اور عورت کو ہم نے وہاں پایا ہم نے کہا خط نکال دے اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا کہ خط نکال دے ورنہ ہم تجھے ننگا کر دیں گے اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کر دیا سو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ سو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب مشرکان مکہ کے کچھ لوگوں کے اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ امر یعنی ارادہ غزوہ مکہ کا تھا سو آپ نے اس خط کا حال حاطب سے پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ میرے لڑکے بالے مکے میں ہیں اور میرا وہاں کوئی قرابتی ایسا نہیں ہے جو ان کی حمایت کرے اس لئے میں نے یہ چاہا تھا کہ قریش پر ایک احسان میرا ثابت ہو تا کہ میرے لڑکے بالوں سے معترض نہ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو حاطب کو قتل کر دوں یعنی اس لئے کہ اس نے یہ منافقانہ حرکت کی۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بدریوں پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی خاص کی ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے تمہاری سب خطائیں معاف کیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قصد لشکر کشی کا واسطے فتح مکہ کے فرمایا اور آپکو اس قصد کا اخفا منظور تھا حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر عظیم لیکر تمہارے اوپر آتے ہیں اور قسم ہے خدا کی کہ اگر وہ اکیلے تمہارا قصد کریں تو اللہ انکی مدد کرے اور تم پر غالب ہو جائیں تم اپنی فکر کرنا اور اس خط کو ایک عورت کے ہاتھ چھپا کر بھیجا۔

فائدہ:- اس حدیث سے کمال فضیلت ان اصحاب کی ثابت ہوئی جو جنگ بدر میں آپ کے ساتھ تھے اور حضرات خلفائے راشدہ بلکہ عشرۂ مبشرہ[1] اہل بدر ہیں۔

---

[1] حضرات عشرہ مبشرہ کا نام اس قطعہ میں ہے قطعہ دہ یار بہشتی اند قطعی۔ ابوبکر عمر علی وعثمان۔ سعد است سعید و بوعبیدہ۔ طلحہ است و زبیر و عبدرحمن۔ حضرت ابوبکر کا نام عبداللہ تھا اور انکے باپ کا نام ابو قحافہ عثمان اور حضرت سعید بن زید بہنوئی حضرت عمر کے تھے اور انکے باپ حضرت عمر کے چچازاد بھائی تھے اسواسطے کہ وہ زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور حضرت عمر بن الخطاب بن نفیل اور یہ دونوں صاحب عدوی ہیں اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابوبکر صدیق کے بھتیجے تھے اور یہ دونوں صاحب تیمی ہیں اور حضرت زبیر بن عوام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ کے بیٹے تھے اور حضرت خدیجہ کے بھتیجے اور یہ اسدی ہیں۔ اور حضرت سعد کے باپ ابی وقاص کا نام مالک ہے اور وہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری ہیں اور حضرت ابوعبیدہ کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح دادا کی طرف نسبت کر کے انہیں ابوعبیدہ بن الجراح کہتے ہیں۔ اور وہ فہری ہیں۔ اور حضرت علی بن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی ہیں اور حضرت عثمان ذوالنورین ابن عفان اموی رضی اللہ عنہم

صحیفہ ظالمہ سے سوائے نام خدا کے سب تحریر کو کیڑے کے چاٹ لینے کی خبر دینا

معجزہ ۸۲/۲۵ ۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں زہری[1] سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ کیڑے نے سوائے اللہ کے نام کے بالکل عبارت اس صحیفہ کی کھالی جسمیں قریش نے عہد لکھا تھا کہ بنی ہاشم کی عداوت پر مضبوط رہیں اور ان سے برادری بالکل چھوڑ دیں سو قریش نے اس صحیفے کو دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔

فائدہ:۔ بعد نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسلام مکہ معظمہ میں شائع ہوا اور مذمت بتوں کی برملا ہوئی کافران قریش کو بہت رنج ہوا اور مسلمانوں پر انہیں بہت قہر آیا تب انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات پر ابوطالب اور بنی ہاشم راضی نہ ہوئے تب انہوں نے کہا یا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کر دو یا تم سب ہم سب سے علیحدہ ہو کر گھاٹی میں جا رہو اور ہمارے تمہارے برادری ترک نہ ساتھ کھانا اور نہ ساتھ پینا اور نہ ہم تم کسی مجلس میں اکھٹے ہوں ابوطالب اور بنی ہاشم نے اس بات کو قبول کر لیا اور سب کے سب شعب میں جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہد نامہ مضمون قطع برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کے لکھ کر کعبہ میں لٹکا دیا اور یہانتک عداوت پر مستعد ہوئے کہ جو کوئی گاؤں کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اسکو بھی منع کر دیتے کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ بیچے تین برس اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعب میں بسر کئے اور بڑی تکلیف اٹھائی دریں اثنا اللہ جل جلالہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے مطلع کیا کہ اس عہد نامہ کو دیمک کھا گئی ہے جہاں کہیں اس میں اللہ کا نام تھا اسکو دیمک نے چھوڑ دیا ہے اور باقی سب کھا لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابوطالب کو مطلع کیا ہے اور ابوطالب قریش کے پاس گئے اور ان سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح خبر دی ہے کہ تم اس عہد نامہ کو منگوا کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے حوالے کر دینگے اور اگر یہ سچی ہو تو تم ہماری تکلیف دہی سے باز آؤ اور ہمیں شعب سے نکلنے دو انہوں نے وہ صحیفہ منگا کر دیکھا تو واقعی جہاں کہیں اللہ کا نام تھا وہ باقی تھا اور باقی کو دیمک نے کھا لیا تھا تب وہ نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا تم شعب سے نکل آؤ۔

کسریٰ کے مقتول ہونیکی خبر شب وقوع کو دینا

معجزہ ۸۳/۲۶ ۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے مقتول ہونے کی خبر اس رات کی صبح کو دی جس رات وہ مارا گیا اور قصہ اسکا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] زہری تابعی جلیل القدر ہیں فقیہ اور حافظ علم حدیث کے نام انکا محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب ہے زہری نسبت ہے طرف زہرہ بن کلاب کے کہ کلاب بن مرہ کے جد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں۔ زہری نے ۱۲۵ ہجری میں وفات پائی۔ کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

نے جب سنہ ۶ ہجری میں اکثر بادشاہوں اور امیروں کو خط لکھے کسریٰ پرویز بادشاہِ فارس کو بھی نامہ لکھا اور اسکو اسلام کی طرف دعوت دی اس نے آپ کے خط کو پھاڑ ڈالا اور کہاکہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور باذان اس کی جانب سے ملک یمن میں عامل تھا اس کو لکھاکہ دو آدمی چالاک اور تیز اس شخص کے پاس بھیج جو دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو تیرے پاس لے آئیں سو باذان نے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں بھیجے انہوں نے آپ کے سامنے تقریر بے باکانہ کی اور کہاکہ تم کل آؤ اسی رات میں شیرویہ پرویز کے بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی آپ نے ان شخصوں کو بلاکر فرمایاکہ تم چلے جاؤ رات کسریٰ کو شیرویہ نے مار ڈالا وہ پھر گئے باذان سے جاکر انہوں نے یہ حال بیان کیا تب باذان نے کہاکہ اگر تصدیق اس امر کی معلوم ہو تو بیشک وہ پیغمبر ہیں اور ان ہی ایام میں شیرویہ کا نامہ بنام باذان بایں مضمون پہنچا کہ پرویز ظالم تھا میں نے اس سبب سے اس کو مار ڈالا اور تم اس شخص سے جو دعویٰ پیغمبری ملک عرب میں کرتا ہے کچھ تعرض مت کرو۔ باذان تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دریافت کرکے مع اپنے دونوں بیٹوں کے مسلمان ہو گیا۔

فائدہ:۔ کسریٰ نے جب نامہ آپکا پھاڑ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بد دعا کی کہ الٰہی اس کے خاندان کو پاش پاش کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے دنوں میں بالکل نیست و نابود کر دیا۔

خبر دینا کہ یہ گوشت اس بکری کا ہے جسے مالک کی اجازت کے بغیر لیا گیا تھا

معجزہ ۸۴/۲۷:۔ ابو داؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازہ پر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کے دفن سے اس میت کی عورت نے آپ کی دعوت کی آپ اس کے گھر تشریف لے گئے جب کھانا آیا اور آپ نے کھانا شروع کیا سو ایک لقمہ آپ نے منہ میں چبایا اور نگلا نہیں پھر آپ نے فرمایاکہ یہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔ اس عورت صاحب خانہ نے کہلا بھیجاکہ میں نے نقیع میں جہاں بکریاں بکتی ہیں بکری خریدنے کو آدمی بھیجا وہاں نہ ملی پھر میں نے اپنے ایک ہمسایہ کے پاس کہ اس نے ایک بکری مول لی تھی آدمی بھیجاکہ وہ بکری بقیمت دے وہ گھر نہ ملا تب میں نے اسکی بی بی کے پاس آدمی بھیجا اس نے وہ بکری بھیج دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو قیدیوں کو کھلوا دیا

فائدہ:۔ قیدیوں کو کھلانیکا حکم اس لئے دیاکہ وہ کفار تھے اور ایسے کھانے کے لائق تھے۔

ایک انصاری اور ایک ثقفی کے دل کی بات بتا دینا

معجزہ ۸۵/۷۲-۲۸:۔ طبرانی نے معجم کبیر میں اور بزار نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک بار میں آں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منیٰ میں بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف میں سے آیا اور دونوں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم کچھ پوچھنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہو تو میں بتا دوں جو تم پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو انہوں نے کہا کہ آپ ہی ارشاد کیجئے آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آئے ہو کہ ہم اپنے گھر سے جو بقصد خانہ کعبہ آئے اسمیں ہمیں کیا ثواب ہے اور بعد طواف کے دو رکعتوں کا کیا ثواب ہے اور وقوف عرفات کا کیا ثواب ہے رمی جمار[1] کا کیا ثواب ہے اور طواف بین الصفا والمروہ کا کیا ثواب ہے ان دونوں نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تمہیں براستی بھیجا ہم ان ہی باتوں کے پوچھنے کو آئے تھے۔

واثلہ بن اسقع کے دل کی بات بتا دینا

معجزہ ۸۶/۲۴ :- ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے باتیں فرما رہے تھے میں حلقہ کے بیچ میں جا بیٹھا۔ بعض اصحاب نے مجھ سے کہا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ وسط حلقہ میں بیٹھنا منع ہے آپ نے فرمایا کہ اسے بیٹھا رہنے دو میں جانتا ہوں جس غرض کے لئے وہ گھر سے آیا ہے میں نے عرض کیا وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کو پوچھنے کے لئے گھر سے نکلے ہو کہ بر کیا چیز ہے اور شک کیا چیز ہے میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے براستی آپ کو بھیجا ہے اس لئے گھر سے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ بر وہ ہے کہ سینے میں ٹھہرے اور دل کو اس پر اطمینان ہو اور شک وہ چیز ہے کہ سینے میں نہ ٹھہرے سو تو شبہ والی بات چھوڑ کر غیر شبہ والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتویٰ دے دیں

فائدہ :- واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو مقصود ایسے امر کا پوچھنا تھا جن میں حکم صریح نہیں اور تردد ہے کہ بھلی بات کون ہے اور بری بات کون ہے سو آپ نے ارشاد کیا کہ امور مشتبہ میں اطمینان قلب مومن صالح کا اعتبار ہے جس پر اسے اطمینان ہو وہ نیک ہے اور جس میں اسے تذبذب ہو اس کو چھوڑ دے

باب دوم - معجزات در عالم ملائکہ

حضرت سعد بن ابی وقاص کا روز احد جبریل و میکائیل کو دیکھنا

معجزہ ۸۷/۱ :- حضرت سعد بن ابی وقاص سے صحیحین میں روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے روز احد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اور بائیں طرف دو سفید پوش شخص دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور انہیں میں نے پہلے بھی کبھی نہیں دیکھا تھا اور اسکے بعد بھی نہیں دیکھا یعنی

[1] :- رمی جمار یعنی کنکریوں کا پھینکنا۔ جمار جمع ہے جمرہ کی کہ بمعنی سنگریزہ ہے۔

جبرئیل و میکائیل۔

فائدہ :- اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لئے اکثر غزوات میں فرشتوں کو بھیجا چنانچہ جنگ بدر میں پانچہزار فرشتے مدد کو آئے تھے چنانکہ کلام اللہ میں یہ امر مذکور ہے اور جنگ حنین میں بھی فرشتے مدد کو آئے تھے اور جنگ احد میں بھی فرشتوں نے مدد کی چنانچہ جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے مشاہدہ کیا۔

ایک مسلمان کا فرشتہ کے کوڑے مارنے اور آگے ہو لے حیزوم کی آواز سننا

معجزہ ۸۸/۲ :- صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص مسلمانوں میں سے ایک مشرکوں میں سے شخص کے پیچھے دوڑتا تھا کہ اس نے ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی اور ایک سوار کی کہ اس نے کہا بڑھ اے حیزوم کا سو کیا دیکھتا ہے کہ وہ مشرک اسکے آگے چت گر پڑا ہے اور اس کی ناک ٹوٹ گئی ہے اور منہ پھٹ گیا ہے کوڑے کی مار سے اور یہ سب جگہ سبز ہو گئی ہے۔ وہ شخص مسلمان انصاری تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس نے اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ آسمان سوم کی مدد میں کا فرشتہ تھا۔

فائدہ :- حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے۔

حضرت ابو واقد کی تلوار پڑنے سے پہلے ایک مشرک کا سر گر پڑنا

معجزہ ۸۹/۲ :- ابن اسحاق اور بیہقی نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں روز بدر ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اسکے جھپٹا سو قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اس کا سر گر پڑا اور حاکم بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اس کے کہ تلوار اس کے سر تک پہنچے اس کا سر کٹ کر نیچے گر پڑتا تھا۔

فائدہ :- یہ صورت بایں سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے واسطے اترے تھے کافروں کو قتل کرتے تھے۔

حضرت ابو بردہ کا ایک فرشتہ کو ایک کافر قتل کرتے ہوئے دیکھنا

معجزہ ۹۰/۲ :- بیہقی نے ابو بردہؓ بن نیار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تین سر لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان میں سے دو کو تو میں نے قتل کیا ہے اور تیسرے کا یہ حال ہے کہ میں نے ایک مرد سفید رنگ دراز قامت دیکھا کہ اس نے اسے مارا سو میں نے اسکا سر اٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا

ملہ :- ابو بردہ حلیف الانصار صحابی ہیں انکا نام ہانی ہے سنہ ۴۱ ہجری میں وفات پائی کذا فی التقریب ۱۲ منہ

سائب بن ابی جیش کو ایک فرشتہ کا قید کرنا

معجزہ ۹۱/۵ :۔ بیہقی نے سائب بن ابی جیش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قسم ہے خدا کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہیں کیا تھا جبکہ قریش شکست کھاکر بھاگے میں بھی بھاگا سو ایک مرد سفید رنگ دراز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا اور عبدالرحمن بن عوف آئے انہوں نے مجھے بندھا ہوا پایا سو انہوں نے لشکر میں پکارا کہ اسے کس نے باندھا ہے کسی نے نہ بتایا کہ میں نے باندھا ہے یہانتک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کس نے اسیر کیا میں نے کہا کہ میں نہیں پہچانتا ہوں اور جو بات میں نے دیکھی تھی اسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتہ نے اسیر کیا ہے۔

فائدہ :۔ بایں جہت کہ سائب بن ابی جیش تب تک کافر تھے اور انکو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کریں اس واسطے کہ اس سے حقیقت ملت اسلام کی متحقق ہوتی تھی

حضرت عباس کو ایک فرشتہ کا اسیر کرنا

معجزہ ۹۲/۶ :۔ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عباس کو جنگ بدر میں ابوالیسر نے اسیر کیا تھا اور ابوالیسر حقیر اور کمزور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تم نے عباس کو کیسے اسیر کیا انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انکے اسیر کرنے میں مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ میں نے اسکو پہلے نہ دیکھا تھا اور نہ پھر کبھی دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمہاری مدد عباس کے اسیر کرنے پر ایک ملک کریم نے کی۔

حضرت سہیل بن عمرو کا فرشتوں کو جنگ بدر میں دیکھنا

معجزہ ۹۳/۷ :۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جنگ بدر میں کچھ لوگ گورے چٹے ابلق گھوڑوں پر سوار ایسے دیکھے کہ ان کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے جو جنگ بدر میں اترے تھے۔

فائدہ :۔ یہ معجزات مشاہدۂ ملائکہ غزوۂ بدر میں جو مذکور ہوئے قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔

حدیث جبریل علیہ السلام

معجزہ ۹۴/۸ :۔ مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے سو ایکبارگی ایک شخص نمودار ہوا کپڑے اسکے بہت سفید تھے اور اسکے بال خوب سیاہ اور کوئی علامت سفر کی اس میں نہیں پائی جاتی تھی اور ہم میں سے اسکو کوئی نہیں پہچانتا تھا سو وہ

شخص آپکے پاس آکر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں زانو آپ کے دونوں زانو سے متصل کر دیئے اور اپنے دونوں کفِ دست آپکے زانو پر رکھ دیئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اسلام اسے کہتے ہیں کہ گواہی دو کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، حج خانہ کعبہ کرو اگر قدرت ہو وہاں تک پہنچنے کی۔ اس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو سو ہم لوگ متعجب ہوئے کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے یعنی پوچھنا تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف نہیں اور یہ کہنا کہ سچ کہتے ہو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف ہے اسکے بعد اس شخص نے کہا کہ مجھے بتایئے کہ ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہیں کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اللہ کے فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں، اللہ کے رسولوں پر اور روزِ قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ نے ہر نیکی اور بدی کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو۔ پھر اس شخص نے کہا کہ مجھے بتلایئے احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ احسان اسے کہتے ہیں کہ خدا کی عبادت کرو اسطرح کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو اور جو ایسا حال نہ ہو تو اسطرح کہ گویا خدا تمہیں دیکھتا ہے اس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر اس شخص نے کہا کہ مجھے بتایئے کہ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا کہ اس بات میں پوچھا گیا پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بات میں مجھے تم سے زیادہ علم نہیں پھر اس شخص نے کہا علامتیں قیامت کی بیان فرمایئے آپ نے فرمایا کہ ایک یہ نشانی ہے کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنی کنیزک زادوں کی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہے وہ آزاد ہوتا ہے سو جو لڑکی اسطرح پیدا ہوگی وہ بی بی ہوگی ہم رتبہ اپنے باپ کے اور ماں اسکی لونڈی ہوگی اور آپنے فرمایا کہ ایک علامت یہ ہے کہ جو لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن مفلس ہیں اور بکریاں چراتے ہیں اور لمبی لمبی عمارتیں بناویں پھر وہ شخص چلا گیا۔ پھر تھوڑی دیر گزری تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ اے عمر تم جانتے ہو یہ شخص کون تھا میں نے کہا کہ خدا و خدا کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل تھے کہ سائل بن کر اس وضع پر آئے تھے تاکہ تم لوگوں کو تمہارے دین کی باتیں سکھادیں۔

یہ حدیث ان الفاظ کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے اور اصل مضمون صحیح بخاری میں بھی ہے۔

اور اکثر کتب حدیث اور صحیحین میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی وارد ہے اور اس روایت میں ہے کہ جب وہ شخص چلا گیا اسی وقت آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو پھیر لاؤ لوگ اس شخص کے پیچھے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا۔

عمران بن حصین پر ملائکہ کا سلام کرنا

معجزہ ۹۵/۹:۔ مسلم میں عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ مجھے ملائکہ سلام کرتے تھے یہانتک کہ میں نے بیماری میں بدن داغا تو ملائکہ نے مجھ پر سلام کرنا چھوڑ دیا پھر میں نے بدن داغنا چھوڑ دیا پھر مجھے ملائکہ سلام کرنے لگے اور صحیح ترمذی میں ہے کہ عمران بن حصین کے گھر میں لوگ سنتے تھے کہ کوئی سلام کرتا ہے اور کسی سلام کرنے والے کو نہیں دیکھتے تھے۔

فائدہ:۔ امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ عمران بن حصین کو بواسیر تھی اسی کے علاج کے لئے انہوں نے بدن داغا تھا کہ خون بند ہو جائے اور وہ بڑے صابر اور متوکل تھے اس علاج میں ترک توکل پایا گیا اس سبب سے ملائکہ نے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا۔

حضرت حمزہ کا جبرئیل علیہ السلام کو دیکھنا

معجزہ ۹۶/۱۰:۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن سعد نے طبقات میں عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دکھا دو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکو گے انہوں نے کہا کہ آپ دکھا دیجئے آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کعبہ پر اترے آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نگاہ اٹھاؤ انہوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا جسم مانند زبرجد اخضر کے سو غش کھا کر گر پڑے۔

حضرت ابن عباس کا حضرت جبریل کو دیکھنا

معجزہ ۹۷/۱۱:۔ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جبریل علیہ السلام کو دو بار دیکھا یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

حضرت اسامہ کا حضرت جبریل کو دیکھنا

معجزہ ۹۸/۱۲:۔ صحیحین میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے جبرئیل کو دیکھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں۔

ابو جہل کا آگ کی خندق اور فرشتوں کو دیکھنا

معجزہ ۹۹/۱۳:۔ مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ قسم لات و عزیٰ کی جو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا منہ کو خاک آلودہ کرتے یعنی نماز میں سجدہ کرتے تو میں ان کی گردن کو پاؤں سے کھوند ڈالونگا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی ارادہ پر آیا پھر یکبارگی الٹے پاؤں پھرا ہاتھوں سے کسی چیز کو روکتا ہوا لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنے اور محمد کے درمیان میں ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پر یعنی فرشتوں

کے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجھ سے متصل ہوتا تو فرشتے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لیجاتے۔

حضرت اسید بن حضیر کا ایک سائبان اور چراغاں کو آسمان سے اترتے دیکھنا

معجزہ ۱۴۱: صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان میں سورۂ بقرہ پڑھتے تھے اور انکا گھوڑا انکے متصل بندھا تھا سو یکبارگی وہ گھوڑا اچھلنے کودنے لگا وہ چپ ہو رہے گھوڑا ٹھہر گیا پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا پھر وہ چپ ہو رہے پھر وہ ٹھہر گیا پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا سو انہوں نے نماز سے سلام پھیرا اور انکا بیٹا یحیی گھوڑے سے متصل تھا انہیں ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اس لڑکے کو کچھ صدمہ نہ پہنچائے سو اس لڑکے کو وہاں سے اٹھالیا اور سر آسمان کی طرف اٹھایا دیکھا کہ ایک چیز مثل سائبان کے ہے اور اس میں چراغاں سے روشن ہیں جب صبح ہوئی یہ سب حال انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں ڈرا کہ کہیں گھوڑا یحیی کو کھوند نہ ڈالے کہ وہ گھوڑے سے قریب تھا۔ جب میں اسکے پاس گیا اور سر آسمان کی طرف اٹھایا تو میں نے مثل سائبان کے دیکھا کہ اسمیں چراغاں سے تھے سو میں انکو دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ اوپر چڑھ کر غائب ہو گئے آپ نے پوچھا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اسید نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمہاری آواز سنکر قریب ہوئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ انہیں دیکھتے۔

باب سوم معجزات در عالم انسان

اس باب میں چار فصلیں ہیں۔ فصل اول متعلقہ بظہور برکات و ہدایت فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاء مرض و آفت رسیدگان فصل سوم معجزات متعلقہ باحیائے موتی فصل چہارم معجزات متعلقہ بقرب اوبان و محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از شر اعداء۔

فصل اول۔ وہ معجزات جو برکات و ہدایت کے ظہور سے متعلق ہیں

آپ کی دعا سے حضرت ابوہریرہ کی والدہ کا اسلام لانا

معجزہ ۱۴۲: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھی ایک دن میں نے اس سے اسلام کے لئے کہا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کلمۂ بے ادبی کہا مجھے بہت

ناگوار ہوا اور میں روتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمائیے کہ خدائے تعالیٰ میری ماں کو ہدایت کرے آپ نے فرمایا اللھم اھد ام ابی ھریرۃ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سن کر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند ہے اور میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سن کر کہا کہ وہیں ٹھہر وائے ابوہریرہ اور میں نے پانی کی آواز سنی سو میری ماں نے نہا کر اور کپڑے پہن کر دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ میں خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اپنی ماں کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمد الٰہی بجا لائے۔

فائدہ:۔ سبحان اللہ کیا جلدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نے تاثیر کی اور کیا تصرف آپ کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے دل میں ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرۂ شدید العناد تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھٹ پٹ نہا کر مسلمان ہو گئی اور آپکی رسالت کی گواہی دی۔

آپکی دعا سے حضرت ابوہریرہ کو حدیثیں یاد رہنا

معجزہ ۱۰۲:۔ صحیحین میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور اللہ جل جلالہ جائے وعدہ ہے یعنی جس دن اللہ سے ملاقات ہوگی اس دن اس وعدے کا ظہور ہوگا جو جھوٹی حدیث کے روایت کرنے میں وارد ہے حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت میں مشغول رہتے تھے۔ اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت میں اور میں ایک مرد مسکین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی شکم پُری پر حاضر رہتا تھا یعنی کچھ فکر تجارت اور زراعت نہیں رکھتا تھا۔ جو روٹی ملی کھالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے جبتک کہ میں یہ کلام پورا کروں اور اسکے بعد اس کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالے تو وہ شخص کبھی میری حدیث نہ بھولے گا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کملی پھیلادی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام کو پورا کر چکے تب میں نے اسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالیا سو قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا کہ میں کبھی آپ کے کسی کلام کو نہیں بھولا۔

فائدہ:۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں اس کلام کی شرح میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہا لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دعا کی تھی اپنی امت

کے لئے کہ جو کوئی میری حدیثیں سنے یاد رکھے اور کبھی نہ بھولے۔

حضرت حنظلہ کے سر پر آپکے ہاتھ رکھنے کا اثر

معجزہ ۱۰۳ :۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیم کے سر پر ہاتھ رکھا اور ان کے حق میں دعائے برکت کی سو یہ حال ہوگیا کہ کسی آدمی کے منہ میں ورم ہوتا یا کسی بکری کے تھن میں ورم ہوتا ہے اور وہ ورم والا محل ورم کو حنظلہ کے سر میں موضع مس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگادیتا تو صاف وہ ورم جاتا رہتا۔

فائدہ :۔ حذیم نام والد حنظلہ کا ہے اور وہ اور باپ انکے حنیفہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ ساتھ اپنے باپ اور دادا کے صغر سن میں آپکے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔

عائذ بن عمرو کے بارے میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۰۴ :۔ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عائذ بن عمرو جنگ حنین میں زخمی ہوئے تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے منہ سے خون پونچھا اور ان کے حق میں دعا کی سو ان کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہوگئی اور ہمیشہ اتنی جگہ روشن رہی

عمرو بن ثعلب کے حق میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۰۵ :۔ بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیالہ میں ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہوا کہ عمرو سو برس کے ہوکر مرے اور جس جگہ ان کے سر اور داڑھی پر دست مبارک پہنچا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے۔

فائدہ :۔ سیالہ، مدینہ منورہ کے قریب ایک موضع ہے۔

حضرت زینب بن سلمہ کے حق میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۰۶ :۔ ابن عبدالبر نے استیعاب میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے اس وقت زینب بنت ام سلمہ آئیں آپ نے انکے منہ پر پانی چھڑک دیا اس کی برکت سے ہمیشہ رونق جوانی کی انکے چہرے میں رہی نہایت بوڑھی ہوگئیں تب بھی جمال جوانی انکے چہرہ سے نہ گیا۔

حضرت جریر بن عبداللہ کے حق میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۰۷ :۔ صحیحین میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے واسطے خراب کر دینے بتخانہ ذی الخلصہ کے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال یہ تھا کہ گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں ٹھہر سکتا تھا سواری میں اکثر گر پڑتا تھا میں نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو ثابت رکھ اور اس کو ہادی اور مہدی

کہ جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس دن سے کبھی گھوڑے پر سے نہیں گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھ لے گیا اور بتخانہ ذی الخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلا دیا۔

اہل بدر کے بارے میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۰۸ :۔ ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بدر کے تین سو پندرہ آدمی کے ساتھ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ ننگے پاؤں ہیں انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے بدن ہیں انکو کپڑا دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں انکا پیٹ بھر دے اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور جب وہاں سے پھرے تو کوئی آدمی ایسا نہ تھا کہ جس کے پاس ایک یا دو اونٹ نہ ہوں اور سبھوں نے کپڑے پائے اور سبھوں کا پیٹ بھرا۔

فائدہ :۔ اگرچہ اس روایت میں تین سو پندرہ آدمی مذکور ہیں مگر مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستر مہاجرین میں سے اور دو سو چھتیس انصار میں سے۔

ایک پیالہ کھانے میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۰۹ :۔ ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے کہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ عنہ کے ساتھ ایک پیالہ میں سے نوبت بہ نوبت صبح سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی بیٹھتے تھے جب وہ کھا چکتے تب دس آدمی اور آ بیٹھتے لوگوں نے پوچھا کہ اس پیالے میں کھانا کہاں سے بڑھتا تھا انھوں نے کہا کہ کونسی بات کا تمہیں تعجب ہے اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہاں سے۔

آپ کی دعا سے حضرت انس کے مال و اولاد میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۱۰ :۔ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ میری ماں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا خادم انس اس کے واسطے خدائے تعالیٰ سے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت کر انس کہتے ہیں کہ قسم خدا کی میرے پاس بہت مال ہے اور میری بیٹوں بیٹی کی اولاد بایں کثرت ہے کہ آج قریب سو کے انکا شمار پہنچا ہے۔

فائدہ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایسی کچھ کثرت مال اور اولاد میں حضرت انس کے ہوئی اور بیانتک برکت ہوئی کہ ابن جوزی نے روایت کی ہے درختانِ انگور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک برس میں دو بار پھل لاتے تھے۔

ایک باندی کے حق میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۱۱ :۔ طبرانی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے ایک چھوکری نے آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے اس نے کہا کہ میں آپ کے

منہ سے مانگتی ہوں آپ نے دہانِ مبارک کا کھانا اسے دیا اور وہ چھوکری بہت بیحیا تھی جوں ہی آپ کے دہان مبارک کا کھانا اسکے پیٹ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینہ میں اس سے زیادہ پھر کوئی حیا والی عورت نہ تھی۔

آپ کی دعا سے حضرت عبدالرحمٰن کے مال میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۱۲/۱۲:۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کے لئے دعا کی کہ خدائے تعالیٰ انکے مال میں برکت کرے عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ میں اگر پتھر اٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی کہ ببرکت دعائے جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے اسکے تلے سونا ملے گا۔

فائدہ:۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ببرکت دعائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوئے کہ جب انکا انتقال عہد حضرت عثمان میں ہوا تو پھاؤڑوں سے سونا کھود کر انکے وارثوں میں تقسیم ہوا تھا اور کھودنے والے کھودتے کھودتے تھک گئے تھے اور انکی چار زوجہ تھیں ان میں سے ایک کو کہ اسکا نام تماضر تھا اور وہ قبیلۂ بنی کلب سے تھی عبدالرحمٰن بن عوف نے مرض موت میں اسکو طلاق دی تھی سو بعوض ربع ثمن کے جو اسے بحسب فرائض پہنچتا تھا اس سے اور ورثہ نے کچھ اوپر اسی ہزار دینار پر مصالحہ کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو عبدالرحمٰن بن عوف نے وصیت کی اور ایک باغ ازواج طاہرات کو دے مرے کہ چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت سے صدقات اور خیرات لکھوکھا روپے کے انہوں نے کئے اور یہ سب ببرکت دعائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا۔

ابوایوب انصاری کے کھانے میں برکت

معجزہ ۱۱۳/۱۳:۔ بیہقی اور طبرانی نے ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکر کے لئے کھانا پکوایا بقدر ان ہی دونوں صاحبوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تیس آدمیوں کو شرفاء انصار میں سے بلالو سو انکو بلایا ان سبھوں نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ پچاس آدمیوں کو بلوالو پچاس آدمی اور آئے اور انہوں نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلالو ستر آدمی اور آئے اور انہوں نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا۔ ابوایوب کہتے ہیں کہ سبھوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہوئے اور سبھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابوایوب کہتے ہیں کہ سب ایک سو اسی آدمیوں نے اسی دن اس کھانے میں سے کھایا یعنی ڈیڑھ سو تو مذکور ہوئے۔ اور تیس اور۔

فائدہ:۔ یہ قصہ اوائل ہجرت میں واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق ابوایوب کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک سب انصار مسلمان نہ ہو چکے تھے۔

ایک صاع جو کے آٹے اور ایک بکری کے گوشت میں برکت کہ ایکسو تیس آدمیوں نے کھانا کھایا

معجزہ ۱۱۴/۱۴: صحیحین میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر آٹا گوندھا گیا اور ایک بکری حلال کی گئی اور اسکی کلیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم ایک سو تیس میں سے اس کلیجی کی بوٹی پہنچی بعد اسکے آپ نے اس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں بھروا دیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور ان پیالوں میں بچ رہا

ایک پیالہ کھانے کو تمام اہل صفہ نے خوب سیر ہو کر کھایا

معجزہ ۱۱۵/۱۵: مسلم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صُفّہ کو بلا لو میں نے سب کو اکٹھا کیا سو ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوائے اسکے کہ اسمیں انگلیوں کے نشان معلوم ہوتے تھے

فائدہ: صُفّہ کہتے ہیں دالان کو سو مسجد شریف کے متصل ایک دالان تھا کہ اسمیں فقیر اسئے صحابہ جنکے گھر بار نہ تھے جیسے ابوہریرہ، سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہم رہا کرتے تھے ابو نعیم محدث نے لکھا ہے کہ اصحاب صفہ کچھ اوپر سو آدمی تھے اور عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ کچھ کم چار سو آدمی تھے۔

آدھ سیر آٹا اور ایک پیالہ دودھ کو چالیس آدمیوں نے خوب سیر ہو کر کھایا

معجزہ ۱۱۶/۱۶: امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد عبدالمطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے ان میں سے کچھ لوگ ایسے قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جائے اور سات آٹھ سیر دودھ پی جاتے اور آپ نے آدھ سیر آٹا پکوایا اس سے سبھوں نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے ایک بڑا پیالہ دودھ کا منگوایا جس میں بقدر تین چار آدمیوں کے پینے کے لائق دودھ سماتا تھا اور سبھوں نے اس پیالے میں سے ہو کر پیا اور دودھ اس پیالے میں ویسا ہی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہیں۔

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے کھانے میں برکت

معجزہ ۱۱۷/۱۷: ابن سعد نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ایک بار دن کے لئے ہانڈی پکائی۔ حضرت علی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو بھیجا کہ دن کا کھانا انکے ساتھ کھائیں آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اس ہانڈی میں سے نکالکر آپکی سب ازواج طاہراتؓ کو بھیجا دیں اور پھر ایک پیالہ اپنے لئے اور ایک حضرت علی کیلئے اور ایک حضرت فاطمہ کے لئے نکلوایا پھر ہانڈی کو جو اٹھایا تو وہ لبریز تھی حضرت بی بی فاطمہ کہتی ہیں کہ ہمارے سب گھر نے اس ہانڈی میں سے کھایا جتنا خدا

نے چاہا۔

حضرت ابو قتادہ کے چہرے اور بالوں میں برکت کا ظہور

معجزہ ۱۱۸/۱۸: بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی افلح اللہ وجهك اللهم بارك له فی شعره و جلده یعنی فلاح والا ہوئے تیرا منہ یا اللہ برکت دے اسکے بالوں میں اور اسکی جلد بدن میں سو ابو قتادہ ستر برس کے ہو گئے مرے اور انکا کوئی بال سفید نہیں ہوا تھا اور بدن میں ذرا تغیر نہیں آیا تھا چہرے پر جوانی کی سی رونق تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا پندرہ برس کے ہیں۔

آپ کی دعا سے حضرت سعد کا مستجاب الدعوات ہونا

معجزہ ۱۱۹/۱۹: ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے حق میں دعا کی کہ خدائے تعالیٰ انکی دعائیں قبول کرے سو انہوں نے پھر جو دعا کی سو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

آپ کی دعا سے حضرت ابن عباس کے علم میں برکت

معجزہ ۱۲۰/۲۰: صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکو سمجھ درست دے دین میں، اور سکھا انکو تفسیر سو برکت دعائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو بہت علم ہوا کہ حبر کہلائے اور علم تفسیر میں ایسا کمال ہوا کہ ترجمان القرآن کہلائے۔

آپ کی دعا سے عبداللہ بن جعفر کی خرید و فروخت میں برکت

معجزہ ۱۲۱/۲۱: بیہقی نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جعفر کے لئے دعا کی کہ خدائے تعالیٰ انکی خرید و فروخت میں برکت کرے سو انکا ایسا حال ہوا کہ جو چیز خریدتے تھے اس میں فائدہ کامل اٹھاتے تھے۔

آپ کی دعا سے مقداد کے مال میں برکت

معجزہ ۱۲۲/۲۲: بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد کے حق میں دعائے برکت کی وہ ایسے مالدار ہو گئے کہ مال کے غرارے انکے ہاں تھے فائدہ: ضباعہ بنت زبیر زوجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایک دن واسطے قضائے حاجت کے باہر گئے تھے سو وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ میں سے ایک دینار لے کر نکلا اور انکے سامنے رکھ گیا اور پھر ایک اور دینار لے آیا اسی طرح سترہ دینار لایا مقداد ان سب دیناروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اور حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم نے سوراخ میں ہاتھ تو نہیں ڈالا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے تمہیں سچا پیغمبر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ صدقہ

ہے اللہ کا۔ خدا تمہارے لئے اسمیں برکت کرے۔ ضباعہ کہتی ہیں کہ ان دیناروں میں سے آخری دینار ختم
نہیں ہونے پایا تھا کہ میں نے غرارے چاندی کے مقداد کے گھر میں دیکھے۔

آپ کی دعا سے عروہ بن الجعد کے حق میں برکت

معجزہ ۱۲۳/۲۳ :۔ بخاری اور دار قطنی اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عروہ بن ابی الجعد بارقی کے لئے دعائے برکت کی عروہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میرا یہ حال ہوا
کہ کناسہ میں جا کھڑا ہوتا تھا سو نہیں پھرتا تھا وہاں سے یہانتک کہ چالیس ہزار نفع کے حاصل کر لیتا تھا اور
بخاری نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ عروہ کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی خریدتے اسمیں بھی انہیں نفع ہوتا۔
فائدہ :۔ کناسہ نام ہے ایک بازار کا کوفہ میں۔

آپ کی دعا سے علی مرتضیٰ پر سردی و گرمی کا اثر نہ ہونا

معجزہ ۱۲۴/۲۴ :۔ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
کے حق میں دعا کی تھی کہ انہیں سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہنچے سو حضرت علی کا یہ حال تھا کہ گرمیوں میں جاڑوں
کے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑوں میں گرمیوں کے اور انہیں کچھ تکلیف نہیں پہنچتی تھی۔

سیدہ فاطمہ سے بھوک کی تکلیف کو اپنی دعا سے دور کرنا

معجزہ ۱۲۵/۲۵ :۔ بیہقی نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عمران نے کہا کہ میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھا حضرت بی بی فاطمہ تشریف لائیں اور آپ کے سامنے کھڑی ہوئیں
آپ نے انکی طرف دیکھا کہ بسبب بھوک کے چہرہ انکا زرد ہو رہا تھا آپ نے انکے سینے پر ہاتھ رکھا کہ اے
اللہ پیٹ بھرنیوالے بھوکوں کے اور اونچے کرنیوالے نیچوں کے۔ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندی
دے یعنی تکلیف انکی دور کر عمران کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت بی بی فاطمہ کا سرخ اور
روشن ہو گیا اور زردی ان کے چہرے کی جاتی رہی پھر ایک بار میں انکی خدمت میں حاضر ہوا انہوں
نے مجھ سے فرمایا کہ اس دن سے مجھے پھر کبھی بھوک نے تکلیف نہ دی۔
فائدہ :۔ بیہقی نے بعد روایت کی ہے کہ یہ قصہ ماقبل نزول آیت حجاب کا ہے۔

آپ کی دعا سے حضرت طفیل بن عمرو کے کوڑے میں نور کا چمکنا

معجزہ ۱۲۶/۲۶ :۔ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہو تا کہ میری قوم اس معجزے کو دیکھ کر میرے ساتھ ایمان لے
آئے آپ نے دعا کی کہ یارب طفیل کے لئے ایک نور ظاہر ہو جائے کہ اسکے ساتھ رہے سو انکی پیشانی
میں درمیان دونوں آنکھوں کے ایک نور ظاہر ہو گیا پھر طفیل نے کہا کہ یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں میری
قوم یہ نہ کہیں کہ اسکے چہرے پر سفید داغ ہے سو وہ نور ان کے کوڑے کے کنارے منتقل ہو آیا۔

اور رات میں انکا کوڑا مانند چراغ کے چمکتا تھا اور انکا نام ذوالنور ہوگیا۔

فائدہ :۔ ابن عبدالبر نے ابن عباس سے مفصل قصہ طفیل کا یوں روایت کیا ہے کہ طفیل اپنی قوم میں سردار تھا اور اسکی قوم اسکی مطیع تھی اور شاعر تھا کہ شعر خوب کہتا تھا مکہ میں وارد ہوا قریش نے اس سے جاکر کہا کہ تو اپنی قوم کا سردار ہے ہمیں ڈر ہے کہ یہ شخص یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے ملاقات کرکے تجھے بہکا نہ دے اسکے سبب سے درمیان مرد کے اور اسکی بیوی کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہے طفیل کہتے ہیں کہ مجھے انہوں نے یہانتک ڈرایا کہ میں نے جب مسجد حرم میں جانے کا قصد کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب میں اپنے کانوں کو روئی رکھ کر خوب بند کرلیا بایں غرض کہ آپ کی آواز میرے کانوں تک نہ پہنچے اور میں مسجد میں داخل ہوا ایکبارگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے متصل آکھڑے ہوئے اور خدائے تعالیٰ کو منظور رہا کہ آپکا کلام مجھے سنائے میں نے اپنے دل میں یہ بات خیال کی کہ آپکا کلام نہ سننا یہ نادانی کی بات ہے اور میں آدمی سمجھ والا ہوں بھلی بری کو پہچانتا ہوں میں تو آپکا کلام سنونگا اگر بھلی بات ہوگی قبول کرونگا اور جو بری بات ہوگی نہ مانونگا سو میں نے کانوں کی روئی نکال ڈالی اور آپکا کلام سننا شروع کیا سو میں نے ایسا کلام سنا کہ اسکے مانند کبھی کوئی کلام اچھا یا حلاوت والا نہیں سنا تھا اسکے بعد میں آپکے چلنے کا منتظر رہا یہاں تک کہ جب آپ مسجد سے تشریف لے چلے میں آپکے ساتھ ہولیا اور آپکے ساتھ آپکے مکان میں داخل ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے تو مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا اور میں نے آپ کا کلام سنا اور میرے دل میں یہ بات آئی کہ آپ کا کلام حق ہے سو آپ اپنا دین مجھے بتائیے اور فرمائیے کہ کن باتوں کا آپ حکم کرتے ہیں اور کن باتوں سے منع کرتے ہیں آپ نے اسلام مجھے تلقین کیا اور میں مسلمان ہوا پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں اپنی قوم دوس کی طرف پھر کر جاتا ہوں اور میں ان میں سردار ہوں اور وہ میری اطاعت کرتے ہیں میں انکو اسلام کی طرف دعوت کرونگا آپ دعا فرمایئے کہ خدائے تعالیٰ مجھے کوئی ایسی نشانی دے جس سے میری مدد ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یا اللہ اس کو کوئی نشانی دے اسکے بعد میں وہاں سے چلا یہانتک کہ متصل دوس کے پہنچا جب وہاں کے ٹیلے پر چڑھا تب میری دونوں آنکھوں کے درمیان میں ایک نور ظاہر ہوا مانند ستارے کے میں نے کہا یا اللہ منہ کے سوا اور کہیں یہ روشنی ہوجائے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری قوم اس نور کو سفید داغ نہ خیال کرے سو وہ نور میرے کوڑے کے سرے میں آگیا سو میں نے دیکھا کہ میں چلتا ہوں اور وہ نور میرے کوڑے کے سرے پر ہے جیسے قندیل لٹکی ہوتی ہے میرا باپ اور میری بیوی میرے کہنے سے مسلمان ہوگئے۔ میں نے پھر سب قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی انہوں نے نہ مانا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کہ آپ مکے میں تھے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قوم دوس مسلمان نہ ہوئی ان میں زنا اور ربوا غالب ہے آپ انکے حق میں بد دعا کیجئے آپ نے

فرمایا کہ یا اللہ ہدایت کر دوس کو پھر ہیں ان میں پھر گیا اور ٹھہرا رہا اور انکو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا یہاں تک کہ ان میں سے جنکی قسمت میں تھا اسلام لائے، مسلمان ہوئے پھر میں آپکے حضور میں مدینہ میں غزوہ احد اور خندق کے بعد مع ستر اسی آدمیوں کے اپنے کنبے میں سے حاضر ہوا۔

ایک بچہ کا پیدا ہوتے ہی کلام کرنا

معجزہ ۱۲۷/۲۷:۔ خطیب نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایام حجۃ الوداع میں ایک شخص یمامہ کا ایک لڑکا لایا جو اسی دن پیدا ہوا تھا ایک کپڑے میں لپٹا ہوا۔ آپ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ میں کون ہوں اس نے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہیں آپ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو خدا تجھ میں برکت دے پھر لڑکا نہ بولا جبتک کہ اسکی بولنے کی عمر ہوئی۔ اور اس لڑکے کو لوگ مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے۔

حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں موئے مبارک کی برکت

معجزہ ۱۲۸/۲۸:۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں چند موئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی رکھ کر جس لڑائی میں گئے اللہ نے انہیں فتح دی۔

آپ کے جبہ شریف کے غسالہ سے بیماروں کا شفایاب ہونا

معجزہ ۱۲۹/۲۹:۔ صحیح مسلم میں اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جبہ نکالا اور کہا کہ اسکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم اسکو دھو کر بیماروں کو پانی پلاتے تھے اور بدن میں انکے لگاتے ہیں انکو شفا ہو جاتی تھی۔

حضرت امامین حسنین کی تشنگی کی تسکین

معجزہ ۱۳۰/۳۰:۔ طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ ایک بار حضرت امام حسن اور امام حسین پیاس کے مارے روتے تھے۔ آپ نے زبان مبارک انکے منہ میں دے دی سو انہوں نے چوس لی بس انکی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونے سے چپ ہو گئے۔

شیر خوار بچوں کی شکم سیری

معجزہ ۱۳۱/۳۱:۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر خوارہ لڑکوں کے منہ میں آب دہن مبارک پہنچا دیتے تھے تو وہ دن بھر سیر رہتے تھے اور انکو دودھ کی حاجت نہیں رہتی تھی۔

عتبہ بن فرقد کے بدن میں خوشبو

معجزہ ۱۳۲/۳۲:۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے روایت کی ہے کہ ہم تین بی بیاں عتبہ بن فرقد کی تھیں اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھیں مگر عتبہ کے بدن میں ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر غالب رہتی تھی اس کا سبب ہم نے پوچھا انہوں نے بیان کیا

کہ ایک بار میں بیمار ہوا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر کپڑے میرے اترواکر آب دہن مبارک ہتھیلیوں میں لگاکر میری پیٹھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تھا۔

فائدہ :۔ سبحان اللہ کیا برکت آب دہن اور کف مبارک کی تھی کہ ساری عمر عتبہ کے بدن کی خوشبو نہ گئی بلکہ سب زمانے کی خوشبوؤں سے ان کی خوشبو غالب رہی۔

فصل دوم :۔ وہ حدیثیں جو بیماروں اور آفت رسیدگان کی شفایابی میں ہیں

حضرت عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی کی درستگی بعد از شکستگی در قصہ قتل ابو رافع

معجزہ ۱۳۳ / ۱۰۴۳ :۔ صحیح بخاری میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اوپر ابورافع کے بھیجا سو عبداللہ بن عتیک رات کو اسکے گھر میں داخل ہو گئے اور سوتے میں اسکو قتل کیا عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں کہ میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھ دی اور میں نے تلوار اسکے پیٹ پر رکھ دی اور میں نے زور کیا یہانتک کہ اس کی پیٹھ تک پہنچی تب میں سمجھا کہ میں اسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا میں وہاں سے نکلا اور ایک زینے سے میرے پاؤں نے خطا کی چاندنی رات میں کہ میں گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ گئی اسپر میں نے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا آپ نے اسپر مسح کیا بس میں بالکل اچھا ہو گیا گویا کہ کبھی میرے پاؤں میں صدمہ پہنچا ہی نہ تھا۔

فائدہ :۔ مفصل قصہ قتل ابورافع کا یہ ہے کہ ابورافع ایک سوداگر ملک حجاز میں ایک گڑھی میں رہتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جوان انصاریوں پر عبداللہ بن عتیک کو امیر کر کے اسکے قتل کے لئے بھیجا جب وہ لوگ متصل گڑھی کے پہنچے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا اور وہاں کے آدمی اپنے مواشی کو لے کر چل پڑے عبداللہ بن عتیک نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اب تم ٹھہرو میں جاتا ہوں کچھ تدبیر دربان سے کر کے بھیتر گھس جاؤنگا سو وہ وہاں سے چل کے گڑھی کے دروازہ کے متصل پہنچے اس گڑھی میں ایک گدھا گم گیا تھا وہ لوگ اسکی تلاش میں چراغ لے کے نکلے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ڈر ہوا کہ کہیں مجھے پہچان نہ لیں سو میں اپنا سر ڈھک کے بیٹھ گیا جیسے کوئی قضائے حاجت کو بیٹھتا ہے اور لوگ سب داخل ہو گئے دربان نے پکار کے مجھ سے کہا کہ اے بندۂ خدا اگر تجھے آنا ہے تو آ ورنہ میں دروازہ بند کرتا ہوں پس میں داخل ہو گیا اور ایک گدھے کے تھان میں کہ نزدیک دروازے گڑھی کے تھا میں چھپ رہا دربان نے بند کر دیا اور کنجیاں ایک کھونٹی پر لٹکا دیں جب ابورافع مع اپنے ہمراہیوں کے رات کے

کھانے سے فارغ ہوا تھوڑی دیر تک وہ لوگ اسکے پاس باتیں کرتے رہے بعد اسکے وہ لوگ پھر کر اپنے مقاموں پر سونے کے لیئے آئے تب میں نے وہ کنجیاں اٹھالیں اور دروازہ گڑھی کا کھول دیا بایں خیال کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لیں گے تو مجھے جانا سہل ہوگا بعد اس کے میں نے کنجیوں سے دروازے کھولنے شروع کیئے ہر دروازہ کھول کے پھیر سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجروں میں متصل ابورافع کے رہتے تھے ان کے دروازوں کو میں نے بند کر دیا اور پھر میں وہاں پہنچا جہاں ابورافع تھا وہاں اندھیرا تھا اور وہ اپنے عیال کے بیچ میں تھا مجھے نہیں معلوم کہ کہاں تھا میں نے پکارا کہ اے ابورافع اس نے کہا کہ کون ہے میں نے اسکے اوپر تلوار چلائی اور تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ چلایا میں وہاں سے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد میں نے آواز بدل کر پوچھا کہ کیا ہے اے ابورافع وہ کوئی اپنا آدمی سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تمہیں ابھی کسی شخص نے میرے اوپر تلوار چلائی تھی میں نے اس کے قریب جاکر ایسا ہاتھ مارا کہ اسکا کام تمام کیا اور اسکے پیٹ پر تلوار رکھ کر زور کیا یہاں تک کہ اسکی پیٹھ تک پہنچی تب میں سمجھا کہ میں اسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا میں نکلا سو ایک زینہ پر پہنچا اترنے میں مجھے گمان ہوا کہ میں زمین تک آگیا حالانکہ میں زمین تک نہیں آیا تھا میں نے پیر بڑھا کر رکھا سو میں چاندنی رات میں گر پڑا اور میری ساق ٹوٹ گئی میں نے اس پر پگڑی سے پٹی باندھی اور اپنے ہمراہیوں میں لنگڑاتا آیا سو میں نے ان سے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر خوشخبری پہنچاؤ میں یہاں سے تب چلوں گا جب نوحہ گر کی آواز سنوں گا اور گڑھی کے دروازے کے قریب میں بیٹھ رہا جب مرغ بولا اور صبح ہوئی تب نوحہ گر نے گڑھی پر چڑھ کر پکارا کہ میں ابورافع سوداگر حجاز کی خبر مرگ کی سناتا ہوں تب میں خوش ہو کر بے قلق و اضطراب چلا ہنوز میرے ہمراہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہ پہنچنے پائے تھے کہ میں جا پہنچا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر قتل ابورافع کی سنائی اور اپنی ساق ٹوٹ جانے کا حال بیان کیا آپ نے ارشاد کیا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلایا۔ آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا ایسی یہ حال ہوا کہ گویا میری ساق میں صدمہ پہنچا ہی نہ تھا۔ قصہ کی بہ تفصیل صحیح بخاری کی روایات میں مندرج ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع کی پنڈلی کی شفایابی

معجزہ ۱۳۴/۲۴۴ بہ بخاری میں یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے اثر ایک چوٹ کا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ساق میں دیکھا۔ ان سے میں نے پوچھا یہ کیسی چوٹ ہے انہوں نے کہا کہ یہ چوٹ میرے خیبر کے دن لگی تھی لوگوں نے کہا کہ سلمہ شہید ہو گیا یعنی ایسی شدید ضرب آئی ہے کہ اس سے جانبر نہ ہوگا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا آپ نے اس چوٹ پر تین بار دم کیا میں بالکل اچھا ہو گیا۔

محمد بن حاطب کے ہاتھ کی شفایابی

معجزہ ۱۳۵/۲۴۵ ا۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتھ پر لڑکپن میں ہانڈی الٹ پڑی اور ہاتھ

جل گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر ہاتھ پھیرا دعا کی اور آب دہن مبارک لگایا فوراً اچھا ہوگیا۔

حضرت شرجیل کے ہاتھ سے غدودوں کا دور ہو جانا

معجزہ ۱۳۶ :- طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شرجیل جعفی کی ہتھیلی میں ایک ایسا غدود تھا کہ بسبب اسکے وہ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ نہیں تھام سکتے تھے۔ انہوں نے اس غدود کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اس غدود پر ہتھیلی مبارک کو جاکر زور سے چکر دیا یہانتک کہ وہ غدود جاتا رہا اور اسکا کچھ نشان نہ رہا۔

آپ کی دعا کی تعلیم سے نابینا کا بینا ہو جانا

معجزہ ۱۳۷ :- ترمذی اور نسائی، حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ میری آنکھیں کھل جائیں آپ نے فرمایا کہ اٹھو وضو کرو اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھو اسکے بعد یہ دعا پڑھو اللھم انی اسئلك واتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بك ان یکشف عن بصری اللھم شفعہ فی سو اس اندھے نے آپ کے حکم کے موافق وضو کر کے دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا پڑھی اسی وقت اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

فائدہ :- یہ حدیث اکثر محدثین نے باسناد صحیحہ نقل کی ہے اور واسطہ برآمد مطلب کے یہ دعا مجرب ہے اکثر ان یکشف عن بصری کی جگہ اور روایتوں میں فی حاجتی ہذہ لیقضی وارد ہے کہ یہ عبارت ہر حاجت کو شامل ہے اور حضرت عثمان بن حنیف اور انکے بیٹے اس دعا کو واسطے قضائے حاجات کے تعلیم کیا کرتے تھے اور بہت حکایتیں برآمد حاجات کی ببرکت اس دعا کے منقول ہیں۔

ابن ملاعب الاسنہ کا شفایاب ہونا

معجزہ ۱۳۸ :- ابونعیم اور واقدی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ابن ملاعب الاسنہ کو مرض استسقا ہوا سو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قاصد بھیجا اور درخواست دعا کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹی مٹی لیکر اس میں لعاب دہن مبارک ڈالکر اس قاصد کو دی پھر اس نے براہ تعجب اس مٹی کو لیا سمجھا کہ کچھ مجھ سے ٹھٹھا کیا مگر اس مٹی کو پاس ابن ملاعب الاسنہ کے لیگیا اور ایسے وقت میں پہنچا کہ وقت موت تھا اس نے گھولکر وہ مٹی پی لی اور اسی وقت اچھا ہوگیا۔

حبیب کے والد کی آنکھ ٹھیک ہو جانا

معجزہ ۱۳۹ :- بیہقی اور طبرانی اور ابن شیبہ نے روایت کی ہے کہ حبیب بن فدیک کے باپ کی آنکھوں میں پھلی پڑ گئی اور بالکل اندھے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر دم کیا اسی وقت انکی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے انہیں اسی برس کی عمر میں سوئی میں ڈورا ڈالتے دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن انیس کے سر کی چوٹ ٹھیک ہو جانا

معجزہ ۱۴۰ / ۱۴۰-۸ :- طبرانی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن انیس کے سر میں چوٹ آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈالدیا وہ چوٹ اچھی ہو گئی۔

فائدہ :- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کو ساتھ عبد اللہ بن رواحہ اور چند اصحاب کے پاس بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اس نے قوم غطفان میں سے ایک لشکر واسطے لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سو ان اصحاب نے اسے جاکر سمجھایا اور کہا کہ اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوگا تو وہ تیری خاطر داری کریں گے اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ انکے ساتھ ہو لیا اور وہاں سے چلے اور عبد اللہ بن انیس نے اپنے اونٹ پر اسے سوار کر لیا یہاں تک کہ جب قریب خیبر کے آیا تب وہ اپنے دل میں پچھتایا سو اس بات کو ابن انیس سمجھ گئے اور انہوں نے اسکے تلوار ماری کہ اسکا ایک پاؤں کٹ گیا اور اس نے انکے ایک لاٹھی ماری کہ اس سے انکے سر پر چوٹ آئی پھر جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے آپ نے آب دہن مبارک اس چوٹ پر ڈال دیا اور وہ چوٹ اچھی ہو گئی۔

حضرت علی مرتضیٰ کے آشوب چشم کا دور ہوتا

معجزہ ۱۴۱ / ۱۴۱-۹ :- صحیحین میں ہے کہ حضرت علی کی آنکھیں دکھتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک انکی آنکھوں میں لگایا فوراً اچھی ہو گئیں۔

فائدہ :- یہ معجزہ غزوہ خیبر میں واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آگیا تھا اس سبب سے آپ لڑائی پر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ ایک دن آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو نشان دیا اور لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر کو نشان دیا انہوں نے بھی جاکر خوب لڑائی کی مگر قلعہ فتح نہ ہوا تب آپ نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو نشان دونگا کہ اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائیگا صبح کو لوگ سب جمع ہوئے اور منتظر تھے کہ کس کی قسمت میں یہ سعادت حاصل ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے انہیں بلوایا لوگ انہیں لے آئے آنکھوں پر انکی پٹی بندھی تھی آپ نے فرمایا کہ پاس آؤ اور آب دہن مبارک انکی آنکھوں میں لگا دیا انہوں نے اسی وقت آنکھیں کھول دیں آپ نے انہیں نشان دیا اور انہوں نے قلعہ کو فتح کیا۔

حضرت صدیق اکبر کے پاؤں سے سانپ کے زہر کا دور ہو جانا

معجزہ ۱۴۲ / ۱۴۲-۱۰ :- رزین نے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا سو وہ روئے اور انہوں نے کہا کاش میرے سارے اعمال حضرت ابوبکر کے ایک دن کے عمل اور

ایک رات کے عمل برابر ہوں تو وہ رات جس رات وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف گئے سو جب دونوں صاحب غار پر پہنچے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار میں داخل نہ ہوں پہلے میں داخل ہوں جو کچھ غار میں ہو تو اس کا صدمہ مجھے پہنچے آپ کو نہ پہنچے سو غار میں گھس کر انہوں نے اسمیں جھاڑو دی اور اسکے سب سوراخ اپنی ازار پھاڑ کر اسکے ٹکڑوں سے بند کئے دو سوراخ باقی رہ گئے۔ انہوں نے ان دونوں میں اپنے پاؤں اڑا دیئے پھر آپ سے کہا کہ آئیے آپ داخل ہوئے اور ابوبکر صدیق کی گود میں سر رکھ کر سوئے اور ایک سوراخ سے سانپ نے ابوبکر صدیق کے پاؤں میں کاٹا انہوں نے جنبش نہ کی اس ڈر سے کہ کہیں آپ جاگ نہ پڑیں اور بسبب صدمہ زہر کے آنسو انکی آنکھوں سے نکل آئے اور چہرہ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوئے اور حال پوچھا ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آبِ دہن مبارک اس جگہ پر ڈالا جہاں سانپ نے کاٹا تھا سو فوراً اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زمانہ موت کے اس زہر نے عود کیا کہ اس سے انکی وفات ہوئی۔ اور دن ابوبکر کا پس وہ دن ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا اور عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوٰۃ نہ دیں گے ابوبکر صدیق نے کہا کہ اگر اونٹ کے باندھنے کی ایک رسی مجھے نہ دیں گے جو بعہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کرونگا میں نے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے موافقت کرو اور نرمی کرو۔ ابوبکر صدیق نے کہا تم جاہلیت میں قوی اسلام میں نرم ہوتے ہو وحی آنا بند ہوگیا اور دین تمام ہوگیا کیا میرے جیتے جی کم ہو جائے۔

فائدہ: ابوبکر صدیق سے اس وقت بمعجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثر زہر مار جو جاتا رہا تھا پھر بوقت موت ان کے اس زہر نے عود کیا اسمیں یہ راز تھا کہ انہیں مرتبہ شہادت حاصل ہو چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی بسبب اسی راز کے بعود اثر زہر خیبر ہوتی تھی۔

علی بن حکم کی چوٹ کا اچھا ہو جانا

معجزہ ۱۴۳/۱۱۰۴۳: ابوالقاسم بغوی نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق میں تھے۔ سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق میں اتارا سو ان کے پاؤں پر دیوار خندق سے صدمہ پہنچا کہ پاؤں انکا نہایت پچ گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آگئے اور گھوڑے پر سے نہیں اترے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چوٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً انکی چوٹ اچھی ہوگئی اور ذرا تکلیف باقی نہ رہی۔

خبیب کے شانوں کے درمیان تلوار کے گھاؤ کا ٹھیک ہو جانا

معجزہ ۱۴۴/۱۲۰۴۴: بیہقی اور ابن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ خبیب بن یساف کے بدر کے دن درمیان

دونوں کندھوں کے تلوار لگی یہانتک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بدن کو ملادیا اور اسپر دم کیا پس وہ اچھا ہو گیا۔

فائدہ:۔ یہ معجزہ عین حالت لڑائی میں واقع ہوا تھا اور خبیب کا زخم جب ببرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہو گیا اسی وقت انہوں نے اپنے زخمی کرنیوالے کو مار ڈالا۔

حضرت علی مرتضیٰ کا ایک بیماری سے شفا پانا

معجزہ ۱۴۵:۔ بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں بیمار تھا اور میں یہ کہتا تھا کہ یا اللہ اگر اجل آگئی ہے تو آجائے تو میں اس بیماری سے نجات پاؤں اور جو ابھی نہیں آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لئے یہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پاؤں سے مارا اور کہا کہ کیا تم نے کہا پھر تو کہو میں نے دعا پھر کہی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ اسے شفا دے حضرت علی کہتے ہیں کہ میں اسی وقت اچھا ہو گیا اور پھر اس دن سے آج تک وہ درد مجھے نہیں ہوا۔

ایک گونگے کا گویا ہو جانا

معجزہ ۱۴۶:۔ ابن ابی شیبہ سے ام جندب سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئی اسکے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتیں نہیں کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے منہ پر کلی ڈالدی اور دونوں ہاتھوں کو دھوکر پانی اس عورت کو دیا کہ لڑکے کو پلا دے اور دونوں آنکھوں کو لگاوے اس عورت نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا فوراً اچھا ہو گیا باتیں کرنے لگا اور ایسا عقلمند ہوا کہ اور لوگوں کی عقل پر اسکی عقل فائق تھی۔

حضرت قتادہ کی آنکھ تیر لگنے سے باہر آئی ہوئی کو دوبارہ ٹھیک کرنا

معجزہ ۱۴۷:۔ بیہقی اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ احد میں قتادہ بن نعمان کی آنکھ میں تیر لگا کہ وہ آنکھ انکی رخسارے پر بہہ آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ کو پھر حدقہ میں اپنے دست مبارک سے رکھ دیا پھر وہ اچھی ہو گئی اور دونوں آنکھوں میں زیادہ خوبصورت اور روشن رہی۔

فائدہ:۔ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ سے جب انکی آنکھ پر صدمہ پہنچا فرمایا کہ اگر چاہو تمہاری آنکھ پھر رکھ دوں اور اچھی ہو جائے اور اگر چاہو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا ہے مگر مجھے کانا برا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھ درست کر دیجئے اور میرے واسطے جنت کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے انکی آنکھ حدقہ میں رکھ دی کہ اچھی ہو گئی اور انکے لئے جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتادہ کو دنیا کے عار سے نجات ملی اور جنت بھی ملی۔

فائدہ :- یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ میں اس بات کا تفاخر تھا کہ انکے جد کی آنکھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہو گئی چنانچہ عاصم بن عمر بن قتادہ، عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایام خلافت میں انکی آئے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔[1]

انا ابن الذی سالت علی الخد عینہٗ ⁂ فردت بکف المصطفےٰ ایما رد

فعادت کما کانت لاول امرھا ⁂ فیا حسن ما عین و یا حسن ما رد

ابو قتادہ کا زخم اچھا ہو جانا

معجزہ ۱۴۸ :- ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ابو قتادہ کے غزوہ ذی قرد میں تیر لگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے زخم پر آب دہن مبارک لگا دیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا۔

پیدائشی گونگے کا گویا ہو جانا

معجزہ ۱۴۹ :- بیہقی نے معی بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکے کو لائے کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اس نے بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ میں کون ہوں اس نے کہا کہ آپ رسول خدا ہیں۔

ایک شخص کا دیوانگی سے شفا پانا

معجزہ ۱۵۰ :- احمد اور بیہقی اور ابن شیبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے ایک بیٹے کو لائی کہ اسے جنون تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے سینے پر ہاتھ پھیرا اس نے زور سے قے کی اور اس کے پیٹ میں سے ایک چیز مانند سیاہ کتے کے پلے کے نکلی اور وہ اچھا ہو گیا۔

فصل سوم - مردوں کو زندہ کرنے کے متعلق معجزات

ایک انصاری زادے کا زندہ ہونا

معجزہ ۱۵۱ :- بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ ایک جوان انصاری نے وفات پائی اسکی ماں ایک اندھی بڑھیا تھی - ہم نے اس پر کپڑا اوڑھا دیا اور اس کی ماں سے تسلی کی باتیں کرنے لگے اس نے کہا کہ کیا میرا بیٹا مر گیا ہم نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہے کہ تو ہر تکلیف میں میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر مت ڈال حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم لوگ وہیں موجود تھے کہ اس مرد نے اپنے منہ

[1] میں اس شخص کا بیٹا ہوں کہ جس کے رخسارے پر اسکی آنکھ بہ آئی پھر اپنی جگہ پر رکھی گئی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے - کیا اچھی طرح ہو گئی تھی جیسی تھی پہلے بس کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا پھر رکھنا ۔ ۱۲ منہ

سے کپڑا کھولا اور اچھا ہوگیا اور ہم نے اور اس نے ساتھ کھانا کھایا۔
فائدہ:۔ یہ معجزہ احیائے موتیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ آپکی امت کی ایک بڑھیا نے آپ کے نام کی برکت سے مردے کو جلا لیا۔

ثابت بن قیس کا زندہ ہو کر باتیں کرنا

معجزہ ۱۵۲/۲-۵۲ :۔ بیہقی نے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت ہے کہ جب ثابت بن قیس جنگ یمامہ میں شہید ہوئے میں ان کے دفن میں حاضر تھا سو جب انکو قبر میں رکھ چکے ہم لوگوں نے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم پھر جو ہم نے انہیں دیکھا کہ ویسے ہی مردہ تھے جیسے باتیں کرنے سے پہلے تھے۔
فائدہ:۔ یہ بھی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ مردے نے زندہ ہو کر آپکی رسالت کی اور خلفاء کے راشدین کی خلافت کی گواہی دی۔

زید بن خارجہ کا مرنیکے بعد زندہ ہو کر باتیں کرنا

معجزہ ۱۵۳/۵۳ :۔ طبرانی اور ابونعیم اور ابن مندہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے جب وفات پائی انکی نعش ڈھکی ہوئی انکے گھر میں تھی اور انکے گرد عورتیں چلا رہی تھیں اور وقت درمیان مغرب اور عشاء کا تھا سو انہوں نے کہا کہ چپ رہو رہو پھر انکے منہ پر سے کپڑا کھولا تب انہوں نے کہا محمد رسول اللہ الامین وخاتم النبیین فی الکتاب الاول یعنی محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور آخر ہیں سب پیغمبروں کے موافق پہلی کتابوں کے یا لوح محفوظ کے پھر انہوں نے کہا صَدَقَ صَدَقَ یعنی سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اسکے بعد انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تعریف کی۔ اسکے بعد کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اسکے بعد مردہ ہو گئے جیسے کہ تھے۔
فائدہ:۔ یہ معجزہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ سابقہ کے ہے کہ مردے نے زندہ ہو کر آپکی رسالت کی شہادت دی اور خلفائے راشدین کی تعریف بیان کی۔

ذکر کرامات حضور سیدنا غوث الثقلین باحیائے موتیٰ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیائے امت سے احیائے موتیٰ اکثر واقع ہوا ہے۔ امام یافعی نے کتاب مراۃ الیقظان میں بعد بیان کثرت و تواتر کرامات حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے لکھا ہے کہ اس مقام پر میں ایک کرامت کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب حضرت غوث الثقلین سے محبت تھی اکثر آپ کی ہی خدمت میں جاکر حاضر ہوتا دنیا کے کاروبار میں کم مشغول ہوتا ایک دن اس بڑھیا نے آپکے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو آپکی نذر کیا

اور اللہ اپنا حق اسے معاف کیا آپ اسے تعلیم باطن فرمائیے اسلیئے کہ میرے کام میں تو یہ رہتا ہی نہیں ہر گھڑی یہیں آحاضر ہوتا ہے اور اس لڑکے کو خانقاہ مبارک میں چھوڑ آئی آپ نے اسے ریاضت اور سبق باطن میں مشغول کیا کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے آتی تھی ایک دن آئی تو دیکھا کہ وہ بیٹا اسکا چنے چبا رہا ہے اور بہت حقیر و ناتوان ہو گیا ہے پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے ہیں اس نے کہا کہ حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو چنے کھلاتے ہیں آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کے فرمایا قومی باذن اللہ الذی یحیی العظام وھی رمیم یعنی اٹھ کھڑی ہو اس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کریگا فوراً وہ مرغی زندہ ہو گئی اور آواز کرنے لگی تب آپ نے اس بڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے تب جو جی میں آئے کھائے۔ سبحان اللہ کیا رتبہ ہے اولیائے امت محمدی کا معجزہ احیائے موتیٰ کہ بڑا مایہ الافتخار عیسائیوں کا ہے بلکہ العیاذ باللہ اسے دلیل الوہیت حضرت عیسیٰ قرار دیا ہے ان سے ظہور میں آیا

فصل چہارم بے ادبوں پر قہر اور شر اعدا سے آپکے محفوظ ہونیکے متعلق معجزات

ایک شخص کا سیدھا ہاتھ بیکار ہو جانا

معجزہ ۱۵۴/۱-۵۵: مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا آپ نے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھا اس نے کہا کہ میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا حالانکہ اس کا ہاتھ اچھا تھا۔ یہ بات اس نے غلط براہ بیباکی کہی تھی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدھے ہاتھ سے نہ کھا سکے گا اس کا ایسا ہی حال ہو گیا کہ سیدھا ہاتھ اسکا کام سے جاتا رہا منہ تک نہیں پہنچا سکتا تھا۔

آپ کی بددعا سے مصری قوم پر قحط پڑنا

معجزہ ۱۵۵/۲-۵۵: صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم مصر پر بددعا کی سو انہیں ایسا قحط پڑا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور انکے مواشی بھی ہلاک ہو جائیں یہانتک کہ قریش نے عاجزی کی اور رحم چاہا تب آپ نے مینہ کے لئے دعا کی اور مینہ برسا۔

فائدہ:۔ آپ نے بددعا کی تھی کہ الٰہی ان پر ایسا قحط پڑے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑا تھا سو ایسا قحط شدید پڑا کہ ٹیڑی ہڈی اور خون کھانے لگے تب ابوسفیان نے یا کعب بن مرہ نے آپ سے کہا کہ تم حکم کرتے ہو صلۂ رحم کا یعنی اقارب سے سلوک نیک کرنیکا اور تمہاری قوم ہلاک ہو گئی تم اللہ سے دعا کرو کہ مینہ برسے تب آپ نے دعا کی یا اللہ مینہ برسا جلدی سے نفع والا جس سے چراگاہ جمے اور عالم کو گھیرے سو ایک ہفتہ نہیں گزرا کہ مینہ برسا۔

آپ کی بددعا سے سلطنت فارس کا تباہ ہو جانا

معجزہ ۱۵۶/۲۵۶: صحیحین میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب کسریٰ پرویز بادشاہ فارس نے آپ کے نامہ مبارک کو پھاڑ ڈالا تب آپ کے اسکے حق میں بددعا کی کہ خدائے تعالیٰ اسکے ملک کو پھاڑ ڈالے اور پاش پاش کردے سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہیں رہی اور تب سے ابتک کہیں ہر دہ زمین پر مجوسیوں کی حکومت نہیں ہے۔

فائدہ: بعد صلح حدیبیہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر ملوک اور سلاطین کو نامے لکھے اور ہر طرف اسلام کے دعوت کی اس زمانے میں فارس کا بادشاہ کسریٰ پرویز نوشیرواں کا پوتا تھا اس کو بھی آپ نے نامہ لکھا اور بعد بسم اللہ کے سرنامہ یوں لکھا محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس اس کافر نے براہ تکبر اس بات سے کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا نامہ مبارک کو پھاڑ ڈالا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بددعا کی خدائے تعالیٰ نے اسکے خاندان کی سلطنت کو کہ صدہا سال سے بکمال شوکت چلی آتی تھی پاش پاش کرکے نیست و نابود کر دیا۔

فائدہ: اسی زمانے میں ہرقل بادشاہ نصاریٰ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا تھا وہ بتعظیم پیش آیا اور نامے کو آداب سے رکھا سو اسکی قوم کا ملک ابتک باقی ہے اور انکی سلطنت کو بالکل زوال نہیں ہوا۔

آپ کی بددعا سے عتبہ بن ابی لہب کو شیر کا پھاڑ ڈالنا

معجزہ ۱۵۷/۲۵۷: بیہقی اور حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کیلئے بددعا کی کہ یا اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی مسلط کر اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں قصہ بددعا کرنے کا یہ لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم عتبہ کے نکاح میں تھیں اور انکی بہن رقیہ عتبہ کے نکاح میں جب سورۃ تبت نازل ہوئی تب ابولہب نے اپنے ان دونوں بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دونوں محمد کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے تو مجھ سے تم سے کچھ سروکار نہیں اور ان دونوں کی ماں حمالۃ الحطب نے بھی یہی کہا تب عتبہ نے ام کلثوم کو طلاق دی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاکر کہا کہ میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دی اور بہت سی بے ادبی اور گستاخی کی تب آپ نے اسکے حق میں بددعا کی اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک۔ سو شیر نے اسکو کھا لیا زمین شام میں موضع زرقا میں اور اسکا قصہ حاکم نے یوں بیان کیا ہے۔ حدیث ابی نوفل سے کہ ابولہب اور اسکا بیٹا عتبہ شام کو گیا تھا سو متصل ایک صومعۂ راہب کے ٹھہرے راہب نے ان سے کہا کہ یہاں درندے ہیں تم اپنی جان کا بچاؤ کرو تب ابولہب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس بیٹے کے لئے بددعا کی ہے سو ایسی تدبیر کرو کہ وہ اس منزل میں بچ جائے سو سب اسباب اکٹھا رکھ کے

او بچاکر کے اسپر میرے بیٹے کو سلاؤ سوانہوں نے ایسا ہی کیا اور سب گرد اسکے سوئے اور رات کو شیر آیا ہر ایک کا منہ اس نے سونگھا اور کود کر عتبہ کا سر کاٹ ڈالا۔
فائدہ:۔ شیر بحکم الٰہی موافق دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عتبہ کے ہلاک کرنے کو آیا تھا اسی لئے اور سبھوں کو سونگ کر چھوڑ دیا اور عتبہ کو ہلاک کیا اور گوشت اس کا بایں جہت کہ خباثت بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا تھا نہ کھایا۔
فائدہ:۔ ابولہب کے تین بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور معتب سو دو ان میں سے فتح مکہ میں مسلمان ہو گئے مگر مکے ہی میں رہے مکے سے ہجرت کر کے مدینہ میں نہیں آئے اور ایک کافر رہا اسکو شیر نے مار ڈالا اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ عتبہ تھا یا عتیبہ بعضے علما نے یہ لکھا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ وہ عتبہ تھا اور عتیبہ اور معتب مسلمان ہو گئے۔

ابوجہل وعتبہ وغیرہ پر آپ کا بددعا کرنا اور ان سب کا ہلاک ہونا

معجزہ $\frac{158}{5:58}$:۔ صحیحین میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے متصل نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اور چند ہمراہی اسکے وہاں بیٹھے تھے سو آپس میں انہوں نے کہا کہ کوئی تم میں سے جاکر فلانی جگہ کہ اونٹ حلال ہوا ہے اس کے پیٹ کی آلائش لے آئے اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جائیں تب انکی پیٹھ پر رکھ دے تب شقی ترین ان میں جو تھا یعنی عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور وہ پیٹ کی آلائش اونٹ کی لے آیا اور جب آپ سجدے میں گئے تب آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان میں رکھ دی اور آپس میں ہنسنے لگے اور آپ سجدے میں رہے یہانتک کہ حضرت بی بی فاطمہ آئیں اور اس آلائش کو آپ کی گردن پر سے اٹھایا اور آپ نے سر اٹھایا اور آپ نے قریش پر بددعا کی اور بالخصوص نام لیکر ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور اُبی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کے حق میں بددعا کی کہ الٰہی انکو تباہ کر سو یہ سب لوگ ہلاک ہوئے اور اکثر انہیں سے جنگ بدر میں واصل جہنم ہوئے۔

آپ کی بددعا سے حکم کو منہ پھڑ کنے کا مرض لاحق ہوجانا

معجزہ $\frac{159}{6:59}$:۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ حکم بن ابی العاص آپ کی مجلس میں منہ پھڑکا کر آنکھوں کا اشارہ منافقوں سے آپ کے کلام کی نفی کے لئے کرتا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ ایسا ہی ہوجا چنانچہ ویسا ہی ہوگیا اور تا بہ موت ویسا ہی رہا کہ منہ پھڑکایا کرتا تھا۔

ابولہب کی بیوی حمالۃ الحطب کا آپکو نہ دیکھنا جبکہ آپ پر پتھر مارنیکے قصد سے مسجد حرام میں آئی تھی

معجزہ ۱۶۰ ۔ بیہقی نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی ہے کہ جب حمالۃ الحطب زوجہ ابولہب کو مضمون سورہ تبت یدا ابی لہب کا پہنچا وہ ایک پتھر لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی آپ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے جب آپ کے نزدیک پہنچی تو سوائے حضرت ابوبکر کے اور کوئی اسے نظر نہ پڑا۔ خدائے تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھا کر دیا حضرت ابوبکر سے کہنے لگی کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں میں نے سنا ہے کہ میری ہجو کرتے ہیں سو قسم ہے جو میں انہیں پاتی تو یہ پتھر ان کے منہ میں مارتی اور یہ کہہ کر واپس چلی گئی۔

حکم وغیرہ چند کافروں کے شر سے آپ کا محفوظ رہنا جبکہ وہ آپ کے قتل کے گھات میں بیٹھے تھے

معجزہ ۱۶۱ ۔ ابونعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ ہم چند کافروں نے آپس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو بیک ناگاہ آپ کو مار ڈالیں سو ایک جگہ ہم اسی انتظار پر کھڑے ہو رہے یہانتک کہ آپ ہمارے قریب پہنچے سو ہم نے پیچھے سے ایک بڑی آواز سنی جس سے ہم نے گمان کیا کہ سارے ملک تہامہ میں کوئی آدمی اس آواز کے صدمہ سے جیتا نہ بچا ہوگا بس ہم غش کھا کے گر پڑے اور اتنی دیر بیہوش پڑے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھکر اپنے دولت خانہ کو تشریف لے گئے۔ اس کے بعد ہم نے دوسری رات پھر ویسا ہی ارادہ کیا سو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب پہنچے صفا و مروہ آکر ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئے۔

باب چہارم در معجزات در عالم جنات

حضرت عمر کے روبرو ایک بت کے پیٹ میں سے جن کا بولنا

معجزہ ۱۶۲ ۔ بخاری نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ ایک روز میں بتوں کے پاس حاضر تھا ایک شخص نے ایک گئو سالہ بتوں کی نذر کر کے ذبح کیا۔ ایک بت کے پیٹ سے آواز نہایت بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ یعنی اے مرد قوی ایک کام کی بات ہے ایک شخص فصیح کہتا ہے لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی عبادت کے قابل مگر اللہ۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ لوگ یہ آواز سنکر بھاگ گئے میں وہاں ٹھہرا رہا کہ حقیقت اس آواز کی دریافت کروں دوسری بار بھی ویسی ہی آواز سنی سو کچھ مدت نہ گذری کہ ہم نے خبر سنی نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ نبی ہیں یعنی لا الہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید کا عزیٰ کو قتل کرنا

معجزہ ۱۶۳ ۔ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید نے بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارت عزیٰ کو ڈھا دیا وہاں ایک کالی عورت ننگی نکلی بال پریشان حال کئے ہوئے اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ

کر چیخنے لگی حضرت خالد نے اس کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
قصہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہی عزیٰ تھی اب کبھی اسکی عبادت نہ ہوگی ۔
فائدہ: عزیٰ ایک درخت تھا یا تین درخت تھے سو اس پر عمارت بنائی تھی اور مشرکین اسے پو
اس درخت میں سے آوازیں سنائی دیتی تھیں اور باعث اسکی عبادت کا ایک روح خبیثہ از قبیل
تھی کہ اسی کے سبب سے وہاں سے آوازیں ہوتی تھیں ببرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روح خبیثہ صورت پکڑ کر نمودار ہوئی حضرت خالد بن ولید نے اسے قتل کیا سو آپ نے فرمایا کہ اصل عزیٰ
تھی اسی کے اغوا سے ان درختوں کی پرستش ہوتی تھی اب وہ جو ماری گئی تو اس بت خانے کی جڑ با
ہوگئی۔ اب عبادت عزیٰ کی کبھی نہ ہوگی ۔

حضرت ابن مسعود کا جنوں کو دیکھنا اور ایک درخت کا نبوت کی شہادت کے لئے

معجزہ ۱۶۴/۴: بیہقی نے دلائل النبوة میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
نے اصحاب سے مکہ میں فرمایا کہ جس کا جی تم میں سے جنوں کو دیکھنے کو چاہے سو آج رات کو حاضر ہو۔ ابن مسعود
کہتے ہیں کہ سوائے میرے اور کوئی حاضر نہ ہوا۔ آپ مجھے ساتھ لے کر چلے یہاں تک کہ جب مکہ کی بلند جانب پہنچے
نے اپنے پائے مبارک سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی میں بیٹھے رہو اور آپ تشریف لے
اور ایک جگہ کھڑے ہو کر کلام اللہ پڑھنا شروع کیا سو آپ کو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور میرے اور آ
درمیان میں حائل ہوگئی اور میں نے سنا کہ جنوں نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ تم پیغمبر خدا ہو اور
قریب ایک درخت تھا آپ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو تم مانو گے انہوں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے
اس درخت کو بلایا اور اس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لائے ۔

مدینہ منورہ میں لیلۃ الجن کی خبر

معجزہ ۱۶۵/۴: ابونعیم نے دلائل النبوة میں روایت کی ہے کہ ابن مسعود سے لوگوں نے پوچھا کہ تم جس رات ج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہاں مدینے میں
ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہل صفہ میں سے رات کا کھانا کھلانے لے گیا اور مجھے کوئی نہ لے گیا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہو کر گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمہیں کوئی کھانا کھلانے نہ لے گیا میں
نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ شاید تمہیں رات کا کھانا مل جائے میں آپ کے ساتھ حجرہ ام سلمہ تک
گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر ایک چھوکری نے آکر کہا کہ کھانا اس وقت نہیں ہے میں مسجد کو پھر گیا اور کپڑا لپیٹ
کر لیٹ رہا پھر چھوکری آئی اور اس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں میں حاضر ہوا کھانے کی توقع
پر آپ باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھوہارے کی چھڑی تھی وہ آپ نے میرے سینے پر لگائی
اور فرمایا کہ میرے ساتھ چلو جہاں میں چلوں اور کچھ بتایا کہ میں نے تین بار پڑھ لیا پھر میں آپ کے ساتھ چلا

ک کہ بقیع الغرقد کو پہنچے آپ نے اپنی لکڑی سے خط کھینچا اور فرمایا کہ اسمیں بیٹھے رہو جب تک کہ میں آؤں اس
ت ہٹنا اس لئے میں وہاں سے نہ اٹھا پھر میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بیٹھ جاؤ پھر وہ بیٹھے یہاں تک
ریب ہوئی تب وہ لوگ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے اپنے
کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ نصیبین کے جن تھے کہ میری ملاقات کے لئے آئے تھے۔

۱۔ ابو البقاء شبلی حنفی نے اپنی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان میں لکھا ہے کہ حدیثوں سے یہ بات ثابت
ہے کہ چھ مرتبہ جن آپ کے حضور میں حاضر ہوئے پہلی مرتبہ مکہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یک ناگاہ گم ہو گئے
اب نے آپکو میدانوں میں اور پہاڑ کی گھاٹیوں میں تلاش کیا صبح کو آپ جانب کوہ حرا سے تشریف لائے اور
نے فرمایا کہ میرے پاس جنوں کا بلانیوالا آیا تھا سو میں اس کے ساتھ گیا اور میں نے جنوں کو کلام اللہ سنایا۔
قصہ کو ابو داؤد نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے اور اس مرتبہ آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا، دوسری
ون آپ کے حضور میں حجونؔ میں اور تیسری مرتبہ اعلائے مکہ کے پہاڑ میں اور چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد میں اور ان
بار عبد اللہ بن مسعود آپ کے ساتھ تھے اور پانچویں مرتبہ خارج مدینہ میں اور اس بار حضرت ابن زبیر آپ کے
تھے اور چھٹی مرتبہ ایک سفر میں کہ حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔

ہ ۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود جب کوفہ میں آئے وہاں کچھ بڈھے سیاہ فام قوم زط میں سے دیکھے انکو دیکھکر
ئے اور کہا کہ یہ بہت مشابہ ہیں ان جنوں کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔

قصہ سواد بن قارب

ہ ۱۲۶۔ بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایام جاہلیت میں ایک
سے آشنائی تھی وہ آیندہ کی خبریں مجھے پہنچایا کرتا تھا اور میں لوگوں کو بتا دیا کرتا تھا اس تقریب سے مجھے بہت
ہوتا تھا اور لوگ مجھے نذریں دیا کرتے تھے اور اس کی خبریں سچی نکلتی تھیں ایک بار میں سوتا تھا کہ اس جن
مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اٹھ اور ہوش میں آ اور سمجھ لے اگر تجھے شعور ہے کہ ایک پیغمبر اولاد لوئی بن غالب سے
ہو گئے ہیں پھر چند اشعار پڑھے مضمون انکا یہ ہے کہ مجھے تعجب ہے جنوں کے حال سے کہ مضطرب ہو کر اپنے اونٹوں
ین باندھ کر مکے کو بطلب ہدایت جاتے ہیں اور مسلمان جن مانند ناپاک جنوں کے نہیں ہیں تو بھی کوچ کر طرف
شخص کے کہ سردار ہے قبیلہ بنی ہاشم میں اور بلند کر دونوں آنکھیں اپنی اس سردار کیطرف۔ سواد بن قارب کہتے
کہ میں وہ ابیات سنکر رات بھر بے چین رہا دوسری رات بھی اس جن نے آکر مجھے جگایا اور اسی جنس کے
ار پڑھے اور تیسری رات بھی ویسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات متواتر میں نے یہ حال دیکھا میرے دل میں اسلام
محبت پیدا ہوئی اور میں مکہ کو روانہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا
یا اے سواد بن قارب ہم جانتے ہیں کہ تم جس سبب سے آئے ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں

پہاڑ ہے اعلائے مکہ میں اور جس رات جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس مقام پر حاضر ہوئے تھے۔

سے کچھ اشعار آپ کی مدح میں کہے ہیں اول ان اشعار کو آپ سن لیں آپ نے فرمایا پڑھو سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا پڑھا۔ آخر اس قصیدہ کی یہ بیت ہے۔ بیت :-

وکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ سواک بمغن عن سوادِ بن قارب

ترجمہ :- اور تم میرے واسطے اس دن شفیع ہوگے جس دن تمہارے سوا کوئی شفاعت کرنیوالا نہ ہوگا اور نفع پہنچانیوالا سواد بن قارب کو۔

مدینہ منورہ کی ایک عورت کے ساتھ ایک جن کا قصہ

معجزہ ۱۶۷ :- امام احمد نے جابر بن عبداللہ اور ابونعیم نے ضمرہ سے اور بیہقی نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں اس طرح پہنچی کہ مدینہ کی ایک عورت کے ساتھ ایک جن کو تعشق تھا وہ ہر رات اس عورت کے پاس آتا تھا اور اکثر جانور پرندہ کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہو جاتی تو اپنے آپ کو آدمی کی شکل بنا کر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اس کا آنا موقوف ہو گیا چند روز نہ آیا ایک دن آ کر بصورت جانور دیوار پر آبیٹھا اس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا جو اتنی مدت سے نہیں آتا اس نے کہا کہ اب تجھ سے رخصت ہوتا ہوں مجھ سے آئندہ توقع مت رکھ مکہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہیں انہوں نے ہم پر زنا حرام کیا ہے

حضرت عثمان کا ایک کاہنہ عورت کے ساتھ کا قصہ

معجزہ ۱۶۸ :- ابونعیم نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بار حدود شام میں تھے وہاں ایک کاہنہ عورت تھی کہ اس فن میں بہت مشہور تھی ہم اس کی ملاقات کو گئے اور اس سے حال اپنے سفر کا پوچھا اس نے کہا کہ اب مجھے کچھ نہیں معلوم ہوتا اور جس جن سے مجھے رابطہ تھا اور اس سے پوچھ کر تمہیں جواب سوال دیتی تھی ایک دن اس نے میرے دروازے پر کھڑا ہو کر کہا کہ اب رخصت ہوتا ہوں میں نے کہا کہ کیوں کہا کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے ہیں اور ایسی بات پیش ہوئی ہے کہ جس کی طاقت نہیں۔

قصہ مازن طائی کا

معجزہ ۱۶۹ :- بیہقی نے روایت کی ہے کہ مازن طائی عمان میں بتوں کی خدمت پر مقرر تھا مازن کہتا ہے کہ وہاں کے بتوں میں ایک بت کا نام ناجر تھا۔ ایک دن میں نے اس کے لئے ایک جانور ذبح کیا اور اس بت کے پیٹ میں سے آواز سنی گئی کہ کوئی کہتا تھا۔ اشعار، جنکا ترجمہ یہ ہے اے مازن میری طرف آ ایسی بات سنے گا جس کا جاننا ضرور ہے یہ پیغامبر خدا کے بھیجے ہوئے ہیں خدا نے جو حق اتارا ہے وہ لائے ہیں۔ تو ان پر ایمان لا تاکہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہے اور لکڑیوں کی جگہ اس میں پتھر جلائے جاتے ہیں۔ مازن کہتا ہے کہ میں یہ آواز سنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک ذبیحہ ادا کیا سو اور آواز پہلی بار سے واضح سنی کہ کوئی کہتا ہے اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے اے مازن سن تاکہ خوش ہو تو نیکی ظاہر ہوئی اور بدی چھپی ایک نبی قوم مضر سے پیدا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے پتھر کے تراشے ہوئے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے، مازن کہتا ہے کہ اس وقت

سے میں اس پیغمبر کی تلاش میں تھا جو قوم مضر سے مبعوث ہوا ہے ایک قافلہ حجاز سے آیا میں نے اس سے پوچھا کہ وہاں کی کیا خبر ہے انہوں نے کہا کہ ملک تہامہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں کہ انکا نام احمد ہے وہ اپنے آپ کو خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہیں میں سمجھا کہ اس آواز سے آپ ہی مراد ہیں سواری اور اسباب آمادہ کرکے مکہ کی طرف روانہ ہوا آپ کی صورت دیکھتے ہی میرا دل مائل باسلام ہوا اور میں مسلمان ہوگیا آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی تھا تمہارا مطلب ہے میں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تین مطلب ہیں اول یہ کہ میں تماشائی ہوں شوق باجے شراب اور زنکہ بازی کا بہت رکھتا ہوں، دوسرا یہ کہ ہمارے ملک میں قحط بہت ہے تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہیں ہے مجھے اولاد کی تمنا ہے آپ ان تینوں باتوں کے لئے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ الٰہی راگ اور باجے کے بدلے اسے توفیق قرأت قرآن کی دے اور حرام عورتوں کے بدلے حلال عورتیں ملیں اور اسے شرم وحیا نصیب کر اور اولاد بھی عنایت کر۔ مازن کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وہ سب عیب مجھ سے دور کئے اور ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہو گیا اور چار عورتیں خوبصورت میرے نکاح میں آئیں اور حیان بن مازن بیٹا قابل اور لائق مجھے اللہ نے دیا۔

مقام بوانہ میں بت کے پیٹ سے جن کے بولنے کا قصہ

معجزہ ۱۷۰/۹ :۔ بزار اور ابونعیم اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ایک بت کے پاس موضع بوانہ میں بیٹھے تھے اور ایک اونٹ واسطے نذر اس بت کے ذبح کیا تھا یکبارگی اس بت کے پیٹ میں سے ایک آواز ہم نے سنی کہ کوئی کہتا تھا خبردار ہو اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنوں کا چرانا اخبار آسمانی کو بسبب آنے وحی کے اور جنوں کو شعلوں سے مارتے ہیں بسبب آنے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں کہ نام ان کا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہجرت گاہ ان کی یثرب ہے جبیرؓ کہتے ہیں کہ ہم متعجب ہوکر وہاں سے اٹھے اور بعد چند روز کے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی۔

ذباب بن حارث کا قصہ

معجزہ ۱۷۱/۱۰ :۔ ابن شاہین وغیرہ محدثین نے روایت کی ہے کہ ذباب بن حارث نے کہا کہ میرا ایک جن آشنا تھا کہ غیب کی خبریں پہنچاتا تھا۔ ایک دن میرے پاس آیا میں نے اس سے کچھ پوچھا اس نے میری طرف بنگاہ حسرت دیکھ کر کہا کہ اے ذباب تعجب کی بات سن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب خدا لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں مکہ میں لوگوں کو حق بات کی طرف بلاتے ہیں سو لوگ نہیں مانتے میں نے کہا کہ کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اس نے کہا کہ پھر سمجھے گا تو اور اٹھا ہوا چلا گیا چند روز نہ گذرے تھے کہ خبر پیغمبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی۔ عمرو بن ابی شیبہ نے بھی مثل اسی قصہ کے جوح بن عثمان غفاری سے روایت کیا ہے کہ ایک کاہن قبیلہ غفار میں تھا اسے بھی اس کے یار جنؑ نے جواب دیا اور وداع کیا۔

حضرت عمر کا ایک شخص کو قیافہ پہچاننا کہ یہ کاہن ہے

معجزہ ۱۷۲/۱۱ :۔ ابونعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں بیٹھے تھے ایک شخص

آیا حضرت عمر نے اس سے کہا کہ تیرے قیافہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنوں سے تیری صحبت رہتی تھی اس نے کہا کہ ہاں حضرت عمر نے کہا کہ اب بیان کرو کہ اب بھی تمہیں جنوں کی صحبت رہتی ہے یا نہیں اس نے کہا کہ نہیں اور قبل رواج دین اسلام سے ایک دن جن ہم صحبت میرے آگے آئے اور کہا کہ یا سالم یا سالم جاء الحق المبین والخیر الدائم عنہا حلم النائم اللہ اکبر یعنی اے سالم اے سالم آیا حق ظاہر اور نیکی ہمیشہ کے لئے نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہے۔ ایک شخص اس مجلس میں حاضر تھا اس نے کہا کہ مجھے بھی ایک بار ایسے ہی قصہ کا اتفاق ہوا ہے کہ ایک دن میں ایک میدان صاف جنگل میں چلا جاتا تھا اور ادھر ادھر سے کوئی نظر نہ آتا تھا ایکبارگی ایک شتر سوار روبرو میرے پیدا ہوا اور اس نے بآواز بلند کہا یا احمد یا احمد اللہ اعلیٰ والجد اتاک ما وعدک من الخیر یا احمد۔ یعنی اے احمد اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بہت بلند رتبہ ہے اور بہت بزرگ ہے آیا جو کچھ وعدہ کیا تم سے خیر کا اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کہہ کر وہ شتر سوار میری نگاہ سے غائب ہو گیا۔ ایک مرد انصاری نے کہ اس مجلس میں حاضر تھا بیان کیا کہ میں شام کو گیا تھا ایک بار زمین بے آب وگیاہ میں چلا جاتا تھا ایکبارگی اشعار سنے کہ مضمون انکا یہ ہے ایک ستارہ چمکا اور اس نے اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک رسول ہے جو کوئی ان کی تصدیق کرے فلاح پائے اللہ نے ان کے امر کو ثابت کیا ہے۔

مسعر جنی کا قصہ

معجزہ ۱۷۳/۱۴:۔ فاکہی نے اخبار مکہ میں عامر بن ربیعہ سے اور ابونعیم نے ابن عباس اور محدثوں نے عبدالرحمن بن عوف اور اور اصحاب سے روایت کی ہے کہ ایک بار ایک جن نے کوہ ابوقبیس پر آواز سخت کی اور چند شعر ہجو دین اسلام میں اور اس مضمون کی کہ مسلمانوں کو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بت پرستی مت چھوڑو پڑھیں کافر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے کہ غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہے مسلمانوں کو نہایت رنج ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اگر اس حال کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو وہ آواز کرنے والا ایک شیطان تھا۔ مسعر نام عنقریب خدائے تعالیٰ اسے سزا کو پہنچا دیگا جب تیسرا دن ہوا آپ نے مسلمانوں کو بشارت دی اور فرمایا آج ایک جن قوی ہیکل سمج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا اس نے مجھ سے پروانگی قتل مسعر کی لی اور میں نے اجازت دی آج مسعر مارا جائیگا مسلمان خوش ہوئے اور منتظر رہے شام کے وقت اسی مقام سے ایک آواز سخت آئی چند شعر اس مضمون کے کہ ہم نے مسعر کو مار ڈالا اس سبب سے کہ اس نے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بری بات کی راہ نکالی جناب پاک پیغمبر کی شان میں بے ادبی کی میں نے ایک شمشیر درخشاں سے اس کا کام تمام کر دیا۔

قبیلہ بنی خثعم کے ایک شخص کا قصہ کہ اس نے بت کے پیٹ سے حضور کی آمد کے اشعار سنے

معجزہ ۱۷۴/۱۴:۔ ابونعیم اور ابن عساکر نے ایک شخص سے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھا روایت کی ہے کہ عرب کا قاعدہ

یہ تھا کہ حرام و حلال کو نہیں پہچانتے تھے اور بتوں کو پوجتے تھے اور جب آپس میں کچھ جھگڑا ہوتا تھا تو بتوں کے روبرو جاتے اور حال بیان کرتے اور جو انکے پیٹ میں سے آواز آتی اسپر عمل کرتے ایک بار رات کو ہم بابت ایک جھگڑے کے قربانی اور نذر گذران کے ایک بت کے پاس بیٹھے تھے اور منتظر آواز غیبی کے تھے ایکبارگی اس بت کے پیٹ سے آواز آئی چند شعر کہ مضمون انکا یہ ہے اے آدمیو اجسام والو کہ بتوں سے حکم چاہتے ہو کیوں ایسے بے عقل ہو گئے ہو یہ پیغمبر ہیں سردار سب آدمیوں کے اور بڑے عادل سب حاکموں میں ظاہر کرتے ہیں نور اور اسلام کو اور نکالتے ہیں آدمیوں کو گناہوں سے ہم سب یہ آواز سنکر بھاگ گئے اور پریشان ہو گئے اور یہ قصہ نقل ہر مجلس کا ہوا یہانتک کہ ہمیں خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے اور پھر مدینہ کو ہجرت فرمائی ہم سب آ کر مسلمان ہو گئے۔

تمیم داری کا جنگل میں حضور کی آمد پر جنوں کی آوازیں سننا

معجزہ ۱۷۵/۱۴: ابونعیم نے تمیم داری سے روایت کی ہے کہ میں شام میں تھا جن دنوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے ایک سفر میں تھا کہ مجھے اثنائے راہ میں رات ہو گئی میں نے موافق دستور قدیم عربوں کے اس جنگل میں باآواز کہا کہ میں اس جنگل کے سردار کی پناہ میں ہوں یکبارگی سنا کہ کوئی شخص کہتا تھا اور مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا کہ اللہ کی پناہ مانگ جن بے حکم خدا کسی کو پناہ نہیں دے سکتے میں نے کہا کہ کیا کہتا ہے کہا کہ عرب کے پیغمبر ظاہر ہوئے اور ہم نے ان کے پیچھے حجوں میں نماز پڑھی اور ہم مسلمان ہو گئے اور ان پیغمبر کے تابع ہو گئے اور مکر جنوں کا جاتا رہا آگ کے شعلوں سے وہ مارے جاتے ہیں تو جا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کے پاس اور اسلام لا۔ تمیم کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی اور میں وہاں سے روانہ ہوا ایک شہر میں پہنچا اور آگے راہب کے یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا کہ ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حرم سے نکلیں گے اور دوسرے حرم کو ہجرت کریں گے اور وہ پیغمبر سب پیغمبروں سے افضل ہیں تو جلدی سے انکی خدمت میں پہنچ۔

خویلد ضمری کا بت کے پیٹ سے حضور کی نبوت کے سلسلہ میں آوازیں سننا

معجزہ ۱۷۶/۱۵: ابونعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے تھے ایکبارگی اس کے پیٹ میں سے آواز آئی کہ جن جو آسمانی خبریں چرا لاتے تھے سو یہ بات جاتی رہی اب ستاروں سے جنوں کو مارتے ہیں بسبب ایک نبی کے کہ مکہ میں پیدا ہوئے ہیں انکا نام احمد ہے اور ان کی جائے ہجرت یثرب ہے حکم کرتے ہیں نماز کا اور روزے کا اور نیکوکاری اور اقارب سے سلوک کرنے کا۔ ہم سب یہ آواز سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور پیغمبر کی تفتیش کی لوگوں نے کہا سچ ہے مکہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہیں کہ انکا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عباس بن مرداس کا قصہ

معجزہ ۱۷۷/۱۶: ابونعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثین نے باسانید متکثرہ وطرق متعددہ عباس بن مرداس

سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب میں سے تھا روایت کی ہے کہ میرے باپ نے بوقت وفات ایک بت کی عبادت کیواسطے کہ اس کا نام ضمار تھا وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو اسی بت کی طرف رجوع کرنا۔ ایک دن میں جنگل کو شکار کے واسطے گیا تھا اور ایک درخت کے سائے تلے دوپہر کے وقت آرام کے لئے بیٹھا تھا اور میرے ساتھ جو نوکر اور رفقا تھے وہ بھی درختوں کے سائے میں ٹھہرے تھے ایکبارگی میں نے دیکھا کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گالا ہوا پر سے اترا اور اس شتر مرغ پر ایک مرد پیر سفید پوش نورانی سوار ہے اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابن مرداس کچھ جانتا ہے کہ آسمان کو چوکیداروں سے محافظت کرتے ہیں اور جنگ اور قتال زمین پر شائع ہوئی اور گھوڑے ساتھ زین اور لگام کے تیار ہوئے اور جو شخص کہ یہ راہ نیک زمین پر لایا ہے روز دوشنبہ[1] اور شب سہ شنبہ پیدا ہوا ہے اور اس کے پاس ایک اونٹنی قصوار نام ہے یہ کلام سن کر میں نے رعب کھایا اور وہاں سے سوار ہو کر گھر پہنچا اور اول اسی ضمار بت کے آگے گیا اور تھوڑی دیر تک متوجہ اس بت کے بیٹھا اس کے پیٹ سے آواز آئی چند شعر جن کا مضمون انکا یہ کہ سارے قبائل سُلیم سے کہدو کہ بت خانے والے ہلاک ہوئے اور مسجد والے زندہ ہوئے ضمار ہلاک ہوا اور اسے لوگ پوجتے تھے ایک مدت تک قبل اترنے کتاب کے طرف ان کے کہ نام پاک انکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے بیشک وہ جو وارث ہوئے نبوت اور ہدایت کے بعد مریم کے بیٹے کے قریش میں سے ہیں ہدایت پانیوالے میں نے یہ قصہ لوگوں سے چھپایا اور کسی سے نہ کہا ایک بار ان دنوں میں جبکہ کفار غزوہ احزاب[2] سے پھرے تھے میں اس وقت بطرف عقیق کے واسطے خرید اونٹوں کے گیا تھا ایکبارگی ایک سخت آواز آسمان سے سنی سر اٹھا کر دیکھا کہ وہی پیر سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہے اور کہتا ہے کہ وہ نور کہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ دنیا میں آیا ہے۔ اب عنقریب ساتھ ناقہ قصوار کے ملک نجد میں پہنچے گا۔ عباس بن مرداس کہتا ہے تب ہی اعتقاد اسلام کا میرے دل میں راسخ ہوا۔

سعید بن عمرو ہذلی کا ایک بت کے پیٹ سے اپنے باپ کی آواز حضور کی نبوت کے سلسلہ میں سننا

معجزہ ۱۷۸:- ابن سعد اور ابو نعیم نے سعد بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے ایک دن ایک بت کے آگے بطور نذر کے ایک بکری حلال کی اس بت کے پیٹ میں سے آواز آئی۔ اشعار کہ ترجمہ انکا یہ ہے تعجب ہے کہ ایک پیغمبر پیدا ہوئے اولاد عبد المطلب سے حرام کرتے ہیں زنا کو اور بتوں کے لئے ذبح کرنے کو، نگہبانی کی گئی آسمانوں کی اور یکبیک مارے گئے ہم ستاروں سے میرا باپ یہ آواز سنکر مکہ کو گیا

---

[1] روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ پیدا ہونا اس روایت میں جو مذکور ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ اول روز جو متصل ولادت آپ کے متعلق ہوا روز دوشنبہ ہے اور اول شب جو بعد ولادت آپ کے متعلق ہوئی شب سہ شنبہ ہے اس واسطے کہ ولادت آپکی صبح روز دوشنبہ کو ہوئی نہ شام دوشنبہ کو تاکہ مقابلہ معنی روز دوشنبہ شب سہ شنبہ کے صحیح ہوں [2] احزاب جمع حزب۔ گروہ کفار قریش جب چند قبائل عرب کو ساتھ لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ گئے اس کو غزوہ احزاب کہتے ہیں اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اسی سبب سے اس غزوہ کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ

اس کو آپ کا نشان نہ دیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالطلب درمیان میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تمہیں چاہئے کہ ان پر ایمان لے آؤ۔

جعد بن قیس کا جنگل میں جنوں کی آواز سننا کہ ہمارا اسلام حضور کو پہنچائیں

۱۷۹/۱۸ ء ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے بارادۂ حج ہوئے راہ میں ملک یمن کے ایک جنگل میں چلے جاتے تھے ایک آواز آئی اشعار اس مضمون کے کہ لے جانے والو جب زمزم اور حطیم پر تم پہنچو تو ہمارا اسلام پہنچانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنھیں اللہ نے پیغمبر کیا ہے اور کہہ دینا کہ ہم تمہارے دین کے فرمانبردار ہیں اسی بات کی وصیت ہمیں مسیح ابن مریم نے کی تھی۔

بلال بن حارث کا حضور کے پاس جنوں کا ہجوم دیکھنا

۱۸۰/۱۹ ء امام احمد اور بزار، ابویعلی، بیہقی اور دوسرے محدثوں نے بلال بن حارث سے روایت کی ہے ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے مقام عرج میں منزل ہوئی میں اپنے خیمہ سے ملاقات کیلئے گیا کیا دیکھا کہ آپ لشکر کے خیمہ سے دور جنگل میں تنہا بیٹھے تھے جب میں قریب پہنچا شور و غوغا آواز میرے کانوں میں پہنچی گویا کہ بہت سے آدمی آپس میں کچھ جھگڑا کر رہے ہیں میں نے توقف کیا اور مردان غیب کا ہجوم آپ کے پاس ہے یہاں تک کہ آپ خود وہاں سے اٹھ کر تبسم کرتے ہوئے تشریف میں نے عرض کیا یہ شور اور غوغا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان جنوں کو ساتھ کافر جنوں کے بابت سکونت کے تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشہ کے آتے تھے میں نے یوں انفصال کر دیا کہ مسلمان حبش اور کافر غور میں سکونت رکھیں اور آپس میں نہ ملیں۔ کثیر بن عبداللہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں نے تجربہ کیا ہے کہ ملک حبش میں جسے جن کا آسیب ہوتا ہے جلد شفا پاتا ہے اور ملک غور میں جسے آسیب ہے اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

جن کا سانپ کی صورت میں آپکے پاس آنا اور ایک عورت کا آسیب جنی سے اچھا ہونا

۱۸۱/۲۰ ء خطیب نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور آپ ایک درخت چھوہارے کے تلے بیٹھے تھے ایکبارگی ایک بڑے کالے سانپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا لوگوں نے چاہا کہ اسے مار ڈالیں آپ نے فرمایا کہ اسے آنے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور اپنا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کے سوراخ لے گیا پھر آپ نے اس کے کانوں کے پاس منہ لے جا کر کچھ فرمایا اسکے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا گویا کہ اسے نگل گئی ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سانپ کو آپ نے اپنے کانوں کے قریب پہنچا دیا بہت ڈر غالب ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جانور نہ تھا جن تھا کہ جنوں کا بھیجا ہوا تھا فلاں سورۃ میں سے کچھ بھول گیا تھا۔ ان آیتوں کی تحقیق کے لئے جنوں نے اسے بھیجا تھا تم لوگوں کو دیکھ کر سانپ کی صورت

بنکر وہ آیتیں پوچھ گیا اور جابر کہتے ہیں کہ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور راہ میں ایک گاؤں میں پہنچے اس گاؤں کے آدمی آپ کی آمد کی خبر سنکر گاؤں کے باہر منتظر تھے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گاؤں میں ایک عورت نوجوان ہے اسپر ایک جن عاشق ہوا ہے اور اسپر آج مہینہ سے نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے قریب ہے کہ ہلاک ہوجائے۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلاکر فرمایا کہ اے جن تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں محمد رسول خدا ہوں۔ اس عورت کو چھوڑدے اور چلا جا آپ کے یہ الفاظ فرماتے ہی وہ عورت ہوشیار ہوگئی اور نقاب منہ پر کھینچ لیا اور مردوں سے شرم کرنے لگی اور بالکل صحیح ہوگئی۔

باب پنجم۔ معجزات در عالم علوی یعنی در آسمان و کواکب

شق القمر

معجزہ ۱۸۲:۔ قال اللہ تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر ہ وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ہ تفسیر۔ اقتربت الساعۃ۔ نزدیک ہوئی قیامت اور اب تم لوگوں کو قیامت کے آنے میں محال استبعاد نہیں رہا بڑی وجہ استبعاد قیامت کی یہ تھی کہ صورت عالم کا بگڑ جانا بالخصوص اجرام علویہ یعنی آسمان اور ستاروں کا پھٹ جانا تمہارے نزدیک غیر ممکن تھا سو تم نے اے اہل مکہ بچشم خود دیکھ لیا کہ انشق القمر ہ یعنی چاند پھٹ گیا جبکہ تم نے ہمارے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ کوئی معجزہ دکھائیں سو انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھلادیا یہانتک کہ جبل حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دکھا گیا اور جب چاند کہ منجملہ اجرام علویہ ایک نیر نورانی ہے پھٹ گیا تو اور ستاروں کا اور آسمانوں کا پھٹ جانا اور سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہوجانا کچھ محال نہیں پس تم پیغمبر کو کہ ہمیشہ قیامت سے ڈراتے ہیں سچا سمجھو اور انکی اطاعت اختیار کرو اور ایمان لاؤ لیکن عجیب حال ہے جاہلان بیدین کا کہ جو باتیں ان کے دلوں میں سما رہی ہیں اگرچہ صریح خلاف عقل ہیں اور ان کی خوبی پر کوئی دلیل نہیں جیسے بت پرستی انکو بہتر جانتے ہیں وان یروا ایۃ اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ نمایاں جیسے پھٹ جانا چاند کا کہ بہت بڑا معجزہ ہے اور تصرف ہے عالم علوی میں اور دلیل کامل ہے اوپر صدق پیغمبر اور آنے قیامت کے یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ہ منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہے۔

فائدہ:۔ یہ معجزہ شق القمر معجزات مشہورہ متواترہ میں سے ہے اور قرآن مجید میں بوضوح تمام مذکور ہے جیساکہ اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہے اور بعضے نافہم جو بہ نقل قول ضعیف مرجوح یہ کہتے ہیں کہ انشق القمر سے مراد یہ ہے کہ قیامت کو چاند پھٹ جائے گا سو یہ قول باطل محض ہے کوئی عاقل بنظر سیاق و سباق آیت کے اس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھے گا کہ انشقاق آئندہ روز قیامت مراد ہے۔ اولاً ساتھ اقتربت الساعۃ کے کہ

خبر قرب و وقوع قیامت سے انشقاق قمر حالی کو مناسبت ہے کہ دلیل ہے اور امکان قیامت کے کہ جیسا کہ ہم نے تفسیر میں بیان کیا نہ انشقاق قمر آئندہ کو اس واسطے کہ اسکو علاقہ ساتھ وقوع قیامت کے ہے نہ ساتھ قرب قیامت کے پس اگر منظور بیان انشقاق روز قیامت ہوتا تو یوں کہتے کہ آئیگی قیامت اور پھٹ جائیگا چاند جیسا کہ اہل سلیقہ پر پوشیدہ نہیں ہے ثانیاً انشق صیغہ ماضی ہے بے وجہ موجہ اس کو معنی مضارع ٹھہرانا بیجا ہے۔ ثالثاً وہ معطوف ہے اقتربت پر کہ وہ بھی صیغہ ماضی ہے بمعنی ماضی پس مناسبت عطف بھی مقتضی اس بات کو ہے کہ انشق سے معنی ہی مراد ہوں رابعاً وان یروا آیۃ یعرضوا الایہ صاف دلیل ہے اس بات پر کہ اس سے ماقبل معجزہ شق القمر ہی مذکور ہے نہ انشقاق روز قیامت بالجملہ بے شبہ و شک اس مقام پر ذکر معجزہ شق القمر ہے اور نص قرآنی عتیق اس معجزے کا ثابت اور احادیث کے طریقہ سے بھی یہ معجزہ بروایات متواترہ ثابت ہے جماعت اصحاب نے مثل حضرت علی اور ابن عباس، ابن عمر، جبیر بن مطعم، حذیفہ بن الیمان اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے اس قصہ کو روایت کیا ہے اور ان اصحاب سے جماعت کثیرہ تابعین نے اور ان سے بیشمار تبع تابعین نے روایت کی ہے اور صحیحین میں اور بہت کتب معتبرہ حدیث میں اس کی روایت ہے اور امام تاج الدین سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب میں صاف لکھا ہے کہ روایت شق القمر کی متواتر ہے اور اس قصے کی تفصیل یہ ہے کہ قبل ہجرت کے مکہ معظمہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے مجتمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو تم ایمان لاؤ گے انہوں نے کہا کہ ہاں ہم ایمان لائیں گے آپ نے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی کہ یہ بات ہو جائے یعنی چاند آپ کے حکم سے شق ہو جائے۔ سو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ نے پکار کے اور ہر ایک کافر کا نام لیکر فرمایا اے فلاں اے فلاں گواہ رہو سو سب لوگوں نے اچھی طرح سے دیکھ لیا اور دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے ہو گئے تھے کہ جبل حرا ان دونوں کے درمیان میں نظر پڑتا تھا کافروں نے کہا یہ ان کا سحر ہے پھر ابوجہل نے کہا کہ سحر ہے تو تمہارے اوپر سحر ہوگا یہ بات تو نہیں ہو سکتی کہ سارے زمین والوں پر سحر ہو اور شہر والے لوگ جو تمہارے ہاں آئیں ان سے تم حال پوچھو سو اور آفاق سے آنیوالوں سے پوچھا سبھوں نے بیان کیا کہ ہم نے بھی چاند کا شق ہونا دیکھا۔

فائدہ :۔ بے دینوں نے اس معجزہ پر دو اعتراض کئے ہیں ایک یہ کہ آسمان اور ستاروں میں خرق و التیام محال ہے پھر چاند کیسے پھٹ گیا اور دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو اور اقالیم کے لوگ بھی دیکھتے اور اپنی تواریخ میں نقل کرتے سو یہ دونوں اعتراض بیہودہ ہیں اعتراض اول کا یہ جواب ہے کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستاروں میں خرق اور التیام ہرگز محال نہیں قیامت میں آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہو جائیں گے چنانچہ نصوص قطعیہ آیات قرآنی و احادیث نبوی اس باب میں بیشمار وارد ہیں اور موافق قواعد حکمت کے بھی یہ بات باطل ہے حکمائے انگلستان نے جو فیثاغورث کی ہیئت کی کمال تشریح اور

ترویج کی ہے صاف ثابت کیا ہے کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہیں اور سب قابل کون و فساد اور
التیام کے ہیں اور حکمائے مشائین نے جنکا مذہب امتناع خرق والتیام فلکیات ہے کوئی دلیل اس بات
نہیں کی کہ سب افلاک اور کواکب میں خرق والتیام نہیں ہو سکتا بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق
پر دلیل کہ انکے اصول بے سروپا پر مبنی ہے قائم کی ہے چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت الحکمۃ
جگہ یہ بات ذکر کی ہے پس چاند کا امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہیں اور دوسرے
اعتراض کا یہ جواب ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ اور اقالیم والوں نے دیکھا اور نقل نہیں کیا زمانہ وقوع
کافران قریش نے اور اہل اقالیم سے جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو سبھوں نے مشاہدہ اس کا بیان کیا
کتب معتبرہ احادیث میں مذکور ہے اور تاریخ فرشتہ میں ہے کہ ملیبار کے ایک راجہ نے مسلمانوں کی زبانی
شق القمر کا سنا اور اپنے برہمنوں سے ان سالوں کے حالات میں کہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس قصہ کو تلاش کرایا سو برہمنوں نے کتابوں میں دیکھکر اس کی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہو گیا اور
سوانح الحرمین میں لکھا ہے کہ شہر دہار جو دریائے چنبل صوبہ مالوہ کے قریب ہے وہاں کا راجہ اپنے
کی چھت پر بیٹھا تھا یکبارگی اس نے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا۔ اس نے اپنے ہاں
پنڈتوں سے استفسار کیا انہوں نے کہا کہ ہاں ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب میں پیدا ہو
ان کے ہاتھ پر معجزۂ شق القمر ظاہر ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
اور ایمان لایا۔ آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور اس راجہ کی قبر اس شہر کے باہر ابتک زیارتگاہ ہے
مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر میں بھی اس قصہ کو تاریخ مفضلی سے نقل کیا
اور اس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ بوقت شب بہت رات گئے
ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک ٹھہرا تھا یہاں تک کہ حاضرین نے اسے بخوبی وجہ مشاہدہ کر لیا کچھ پہر دو پہر
ٹھہرا تھا اور عادت لوگوں کی رات میں یہ ہے کہ سقف مکان میں بیٹھتے ہیں اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر
ہوتی اور مانند خسوف اور کسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار بھی نہیں تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو
کرتے اور بہت سی جگہ پر چاند اس وقت موافق قاعدہ ہیئت کے نکلا بھی نہ ہوگا یعنی اس وقت تک وہاں
دن ہوگا اور بہت شہروں میں اس وقت چاند ابر میں اور برف میں چھپا ہوگا پس اکثر اہل اقالیم کا اس معجزہ
کو نہ دیکھنا اور اپنی کتابوں میں نقل نہ کرنا موجب تکذیب اس معجزے کا نہیں ہو سکتا توریت میں لکھا ہے کہ
یوشع علیہ السلام کے لئے آفتاب ٹھہر گیا۔ اس قصہ کو بھی کسی اہل تواریخ نے نقل نہیں کیا حالانکہ وہ معاملہ
کا تھا پس جس طرح اس کی نقل نہ کرنے سے اسکی تکذیب لازم نہیں آتی اسی طرح معجزۂ شق القمر کو اگر اور اہل
تواریخ نے نقل نہیں کیا تو اس سے اس معجزہ کی تکذیب لازم نہیں آتی بلکہ اس میں عدم لزوم تکذیب کا بسبب
ہونے معاملہ شب کے بطریق اولیٰ ہے۔

فائدہ ۵:- مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ ہے رفع اعتراضات معجزہ شق القمر میں اس میں بہت شرح و
بسط سے شبہات منکرین کو دفع کیا ہے اور ہم نے جس قدر بیان کیا یہ بھی کافی ہے۔
فائدہ ۶:- یہ جو مشہور ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان میں گھس کر
آستین میں ہو کر نکل گیا یہ محض بے اصل ہے۔ اکابر محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہیں
صحیح اسی قدر ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہو گئے کہ ان کے درمیان
میں جبل حرا نظر آتا تھا۔

آفتاب کے پلٹنے کا قصہ

معجزہ ۱۸۳:- امام طحاوی اور طبرانی نے اسماء[1] بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم موضع صہبا میں کہ ایک موضع کا نام ہے متصل خیبر کے، تشریف رکھتے تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی
اور سر مبارک حضرت علی کے زانو پر تھا آپ سو گئے اور حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی یہاں تک
کہ آفتاب غروب ہو گیا تب آپ بیدار ہوئے آپ نے حضرت علی سے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھ لی انہوں نے عرض
کیا کہ نہیں آپ نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری طاعت میں اور تیرے رسول کی طاعت میں مشغول
تھے آفتاب کو پھیر لا سو اسماء کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا تھا کہ آفتاب غروب ہو گیا پھر میں نے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا
یہانتک کہ دھوپ پہاڑوں پر اور زمین پر پڑی۔
فائدہ:- حدیث رد الشمس کو اگرچہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات میں لکھا ہے مگر محققین محدثین نے تصریح
کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اس پر غلط ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ
اس حدیث کے بیان میں تصنیف کیا ہے اس کا نام کشف اللبس فی حدیث رد الشمس اور طرق اس حدیث کے باسانید
کثیرہ بیان کئے ہیں اور اس حدیث کی صحت کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہے۔

بوقت ولادت سید عالم ستاروں کا لٹک آنا

معجزہ ۱۸۴:- بیہقی نے فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ میں بوقت ولادت
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھی سو جب آپ پیدا ہوئے میں نے دیکھا کہ سارا گھر نور سے بھر
گیا اور میں نے دیکھا کہ ستارے قریب ہو گئے تھے اور لٹک آئے تھے یہانتک کہ میں نے گمان کیا کہ اب یہ گر پڑیں گے

مہد میں اشاروں پر چاند کا جھک جانا

معجزہ ۱۸۵:- بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ میں

[1] :- اسماء بنت عمیس صحابیہ ہیں قبیلہ خثعم سے اول حضرت جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں آئیں بعد ان کے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے حضرت علی کے اور ہر ایک سے ان کے اولاد ہوئی اور باپ ان کے عمیس بن
سعد بھی صحابی ہیں کذا فی القاموس والتقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعث میرے اسلام لانے کا ایک علامت آپ کی نبوت کی ہوئی کہ میں نے آپکو مہد میں یعنی ہنڈولے میں دیکھا کہ آپ چاند کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جدھر آپ اشارہ کرتے تھے ادھر ہی چاند جھک جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجدے کے واسطے گرتا تھا۔

فائدہ:۔ صابونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے باب معجزات میں

باب ششم در عالم بسائط یعنی پانی آگ ہوا اور مٹی میں

اس باب میں چار فصلیں ہیں فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک فصل دوم معجزات متعلقہ بہ آب فصل سوم معجزات متعلقہ آتش فصل چہارم معجزات متعلقہ بہ ہوا۔

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزہ ۱۸۶:۔ صحیحین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے سو میں نے اسے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک شخص نے آلیا آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا۔ یعنی غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے سراقہ کے لئے بد دعا کی سو اسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں گھس گیا اور اسنے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں صاحبوں نے میرے لئے بد دعا کی اب دعا کرو کہ میں نجات پاؤں اور میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے طلب کرنیوالوں کو میں پھیر دوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نجات کے لئے دعا کی سو اس نے نجات پائی اور پھر گیا اور جو کوئی اسے ملتا تھا اسے پھیر دیتا تھا اور کہہ دیتا تھا کہ ادھر کوئی نہیں ہے۔

فائدہ:۔ یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اس معجزے موسی علیہ السلام کے ہے کہ ساتھ قارون کے واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسی علیہ السلام قارون کو خسف کر لیا اور اس کا قصہ بیضاوی وغیرہ کتب تفسیر میں اس طرح پر لکھا ہے کہ قارون اکثر حضرت موسی علیہ السلام کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسی بسبب قرابت اسکی کہ آپکا چچازاد بھائی تھا درگذر کرتے تھے یہانتک کہ حکم زکوۃ نازل ہوا اور حضرت موسی نے اس سے کہا کہ تو ہزار درم میں سے ایک درم ادا کر اس نے جو حساب کیا تو اس کے بہت روپے ہوئے پس اس نے قصد کیا کہ حضرت موسی کو مجمع بنی اسرائیل میں کچھ تہمت لگائے تاکہ وہ بے اعتقاد ہو جائیں اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سا مال دیا کہ وہ حضرت موسی کو کچھ تہمت لگائے۔ عید کے دن حضرت موسی خطبہ میں وعظ بیان فرما رہے تھے سو آپ نے کہا کہ جو کوئی چوری کرے اس کے ہاتھ ہم کاٹ ڈالیں گے اور جو

ی زنا کرے اور نکاح اسکا نہ ہوا ہو اس کے درے لگائیں گے اور جو کوئی زنا کرے اور اسکا نکاح ہوا
تو اسے ہم سنگسار کریں گے قارون نے کہا جو تم نے ہی ایسی حرکت کی ہو آپ نے فرمایا جو میں نے ایسی
ت کی ہو تو مجھ پر بھی ایسی ہی سزا لازم ہے، قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ تم نے فلاں عورت
سے زنا کیا حضرت موسیٰ نے مجھے مال دیا ہے اس واسطے کہ میں آپ کو تہمت لگاؤں تب حضرت موسیٰ نے جناب
میں سجدہ کر کے قارون کی شکایت کی اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی کہ زمین کو ہم نے تمہارے تابع کیا جو
ہو سو اسے حکم کرو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یا ارض خذیہ۔ یعنی اے زمین پکڑ اسے زمین نے
ے گھٹنوں تک نگل لیا پھر آپ نے فرمایا کہ خذیہ پھر اسے زمین کمر تک نگل گئی پھر آپ نے فرمایا خذیہ اور زمین
ے گردن تک قارون کو نگل لیا پھر فرمایا خذیہ زمین نے قارون کو بالکل دھنسا لیا اور جب سے زمین نے
ون کو دھنسانا شروع کیا وہ کمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ نے اس
پر رحم نہ کیا اسی جہت سے وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ تم سے قارون نے اتنی زاری اور عاجزی کی
میری جناب میں ایک بار بھی دعا کرتا تو میں قبول کر لیتا۔ پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ نے قارون کو اس
واسطے ہلاک کیا کہ اس کا مال آپ لے لیں پس حضرت موسیٰ نے دعا کی جناب الٰہی میں اور قارون کا گھر اور
ل بھی خسف ہو گیا۔

فائدہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معجزہ مذکور الصدر مثل حضرت موسیٰ کے ظاہر ہوا اس میں
ب طرح کی افضلیت آپ کی حضرت موسیٰ پر واضح ہوتی ہے اور ظہور شان رحمت اس سے عیاں ہے کہ
سراقہ نے جب آپ کی خدمت میں تضرع اور زاری کی تو آپ نے اسے نجات دی بلکہ واسطے دوام کے
امان اسے لکھ دیا چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے اور حضرت موسیٰ نے تضرع اور زاری قارون
کچھ التفات نہ کیا۔ اللھم صل علی نبی الرحمہ وارحمنا ببرکتہ۔

ایک مشت خاک سے کافروں کا ہزیمت کھانا

معجزہ ۱۸۷/۲: قال اللہ تعالیٰ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ یعنی نہیں پھینک ماری تم نے
اے محمد جبکہ پھینک ماری ایک مٹھی خاک اور کنکریاں بجانب لشکر کفار کہ وہ خاک سب کی آنکھوں میں
پہنچی اور اس کے پھینک مارنے ہی صورت شکست کافروں پر نمود ہوئی مگر اللہ نے پھینک ماری تھی یعنی
فتح نمایاں تمہاری اس مشت خاک سے بسبب ہماری تائید کے ہوا۔ اور یہ معجزہ غزوہ بدر میں واقع ہوا
چنانچہ بیہقی اور ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے رب اگر اس
جماعت مسلمانوں کو تو ہلاک کر ڈالے گا تو پھر وہ زمین پر کوئی تیرا عبادت کرنیوالا نہ رہیگا سو حضرت جبرئیل نے
آپ سے کہا کہ ایک مٹھی خاک لو آپ نے ایک مٹھی خاک کافروں کے منہ پر پھینک ماری سو ہر کافر کی آنکھوں

میں اور نتھنوں میں پہنچی سو انہوں نے پشت دی اور بھاگے اور آپ نے اپنے اصحاب کو حملے کا حکم دیا اور
کفار کو سوائے ہزیمت کے اور کچھ نہ سوجھا سو اللہ تعالیٰ نے قتل کئے سرداران قریش میں سے جس قدر قتل
کئے اور اسیر کئے جتنے اسیر کئے اور اسی قصہ میں یہ آیت اتری فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم وما
رمیت اذ رمیت الآیہ ۔ طبرانی اور ابوالشیخ اور ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے بھی کنکریاں پھینک مارنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ بدر میں اور شکست پڑنا کافروں پر بسبب اس کے روایت کیا ہے اور غزوہ حنین
میں بھی یہ معجزہ واقع ہوا چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ حنین میں
جب لڑائی خوب گرم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں لے کر کافروں کے موہنوں پر پھینکدیں
اور فرمایا بھاگ گئے قسم ہے رب محمد کی سو قسم خدا کی کنکریاں پھینکتے ہی ان کی تیزی کند ہو گئی اور
صورت شکست ان پر نمودار ہوئی اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک مٹھی بھر خاک انکے منہ کی طرف پھینکی اور فرمایا برے ہوئے منہ اور ان سب دشمنوں کی آنکھوں میں
خاک اس مٹھی بھر خاک سے بھر گئی کہ وہ سب آنکھیں ملتے ہوئے بھاگ گئے ۔

آپ کی بد دعا سے کہ اسے زمین قبول نہ کرے مردے کو نکال پھینکنا

معجزہ ۱۸۸/۳ ۔ صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں لکھا کرتا تھا سو وہ مرتد ہو کر مشرکین میں جا ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے
حق میں فرمایا کہ زمین اسے قبول نہ کرے گی حضرت انس کہتے ہیں کہ ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ میں اس زمین
پر پہنچا جہاں وہ شخص مرا تھا سو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ مردہ قبر سے
باہر کیوں پڑا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا ہر بار اسے
نکال کر پھینک دیتی ہے ۔

ایک شخص نے جھوٹی بات آپ کی طرف نسبت کی تو زمین نے بعد دفن نکال پھینکا

معجزہ ۱۸۹/۴ : بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص جھوٹی بات بنا کر میری طرف سے کہہ دے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ٹھہرائے اور آپ
نے ایک شخص کو بھیجا تھا اس نے جھوٹی باتیں آپکی طرف سے کہیں آپ نے اس پر بد دعا کی پھر لوگوں
نے بعد فوت اسکے دیکھا کہ اسکا پیٹ پھٹ گیا اور زمین نے اسے قبول نہ کیا یعنی زمین میں اسے دفن کیا
تھا سو زمین نے اسے نکال کر پھینک دیا ۔

محلم بن جثامہ کو زمین کا قبول نہ کرنا

معجزہ ۱۹۰/۵ : بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے محلم بن جثامہ کے حق میں بد دعا سو جب وہ مر گیا تو زمین نے اسے قبول نہ کیا کئی بار اسے دفن کیا

زمین نے اسے نکال کر پھینک دیا یہاں تک کہ دو کراروں کے درمیان میں لاکے ڈال دیا اور اس پر پتھر چن دیئے

فائدہ :۔ محلم بن جثامہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تھا اضم کی طرف سو عامر بن اضبط نے آکر اس لشکر سے ملاقات کی اور اس نے سلام علیک کی محلم نے بڑھ کر اسے قتل کیا اور اس کا اسباب لے لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تب آپ نے تین بار یہ فرمایا اللھمد لا تغفر لمحلم۔ اے اللہ تو محلم کو مت بخش پھر محلم مرگیا اور زمین نے اسے قبول نہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا کہ زمین نے تو محلم سے بدتر آدمیوں کو قبول کر لیا ہے مگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا کہ تمہیں عبرت ہو اس واسطے زمین محلم کو قبول نہیں کرتی ۔

فصل دوم معجزات متعلق باب

انگشت ہائے مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہونا

معجزہ ۱۹۱/۱ :۔ صحیحین میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اس سے آپ نے وضو کیا سب لوگوں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے لشکر میں نہ پینے کے لئے پانی ہے نہ وضو کے لئے مگر اسی قدر کہ آپ کے اس لوٹے میں ہے پس آپ نے اپنے دست مبارک کو لوٹے میں رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں سے مانند چشموں کے جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کر جاتا ہم پندرہ سو آدمی تھے ۔

فائدہ :۔ حضرت موسیٰ سے جو یہ معجزہ صادر ہوا تھا کہ ان کے عصا مارنے سے پتھر میں سے چشمے جاری ہوئے تھے اسکی بہ نسبت یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ہے اس واسطے کہ پتھر ایسی چیز ہے کہ اس میں سے پانی نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار یعنی بعضے پتھر ایسے ہیں کہ ان میں سے نہریں جاری ہوتی ہیں وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء یعنی اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکلتا ہے بخلاف گوشت و پوست کے پس انگشتان مبارک سے پانی نکلنا بہت عجیب ہے ۔

آپ کی کلی اور آب وضو کی برکت سے چاہ حدیبیہ میں پانی کا بڑھ جانا

معجزہ ۱۹۲/۲ :۔ صحیح بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ میں ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس کا پانی ہم سب لوگوں نے کھینچ لیا اس میں ایک قطرہ باقی نہ رہا۔ یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ اس کنوئیں پہ تشریف لے گئے اور اس کے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا اور اسکے بعد کلی کی اور دعا کی اور اس پانی کو کنوئیں میں ڈال دیا اور فرمایا کہ ایک ساعت اسے چھوڑ دو سو اس کنوئیں میں اتنا پانی ہوگیا کہ سارے لشکر کے آدمی اور جانور اس سے سیراب

ہو کر پیتے رہے کوچ کے دن تک ۔

فائدہ ۱۵ ۔ پہلی حدیث میں جابر نے حدیبیہ میں پندرہ سو آدمی کہے تھے اور اس حدیث میں براء بن عازب نے چودہ سو آدمی بیان کئے سوان دونوں بیانوں میں مخالفت نہیں ہے آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس سبب سے حضرت جابر نے پندرہ سو کہے اور حضرت براء نے چودہ سو دونوں کا بیان بطور تخمین کے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں بیس دن رہے تھے ۔

ایک عورت مشکیزے سے پانی لینے میں برکت

معجزہ ۱۹۳ / ۸-۳ ۔ صحیحین میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک سفر میں لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کی اور آپ اتر پڑے اور حضرت علی اور ایک اور شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ وہ گئے اور انہیں ایک عورت ملی کہ اس کے پاس دو بڑی مشک پانی تھا سو اسے مع پانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اور آپ نے ایک برتن منگوایا اور ان دونوں مشکوں کے منہ کھول کر اس برتن میں پانی ڈالا اور لوگوں کو پکڑ دیا کہ پانی پیو عمران کہتے ہیں کہ ہم چالیس آدمیوں نے کہ پیاسے تھے خوب سیراب ہو کر پانی پیا اور جتنی مشکیں اور برتن ہمارے ساتھ تھے سب بھر لئے اور قسم خدا کی کہ اس عورت کی وہ دونوں مشکیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نسبت سابق کے اور بھی زیادہ بھر گئیں ۔

انگشت ہائے مبارک سے مقام زوراء میں پانی کا نکلنا

معجزہ ۱۹۴ / ۹-۴ ۔ صحیحین میں انس سے روایت ہے کہ آپ زوراء میں کہ ایک جگہ قریب مدینہ کے ہے تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لائے آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں میں سے چشمے کی مانند پانی نکلنے لگا اور سب لوگوں نے وضو کر لیا تین سو یا قریب تین سو آدمی کے تھے ۔

ایک سفر میں انگشتہائے مبارک سے پانی نکلنا اور طعام سے تسبیح کی آواز سننا

معجزہ ۱۹۵ / ۵-۱۰ ۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم لوگ ظہور معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لئے سمجھتے ہو اور انہوں نے کہا کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں تھے سو پانی کم رہ گیا آپ نے فرمایا کہ کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے آپ نے دست مبارک اس برتن میں ڈالا اور فرمایا کہ پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعود کہتے ہیں کہ بالتحقیق میں نے دیکھا کہ پانی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں میں سے جوش مارتا تھا اور بتحقیق ہم سنا کرتے تھے تسبیح طعام کی کھانے کے وقت ۔

فائدہ ۱۶ ۔ اس حدیث میں دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک پانی کا آپ کی انگشتان مبارک سے نکلنا دوسرا صحابہ کا کھانے کی تسبیح سننا ۔

تھوڑے پانی سے سارے لشکر کو سیراب کرنا

معجزہ ۱۹۶ ۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو اور کل تمہیں پانی ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ سو لوگ چپٹے ہوئے چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک چلکر راہ سے علیحدہ ہو کر اترے اور استراحت فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز کا خیال رکھیو یعنی سب مت سو جانا کہ صبح کی نماز جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے کہ آپ کی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی اسکے بعد آپ نے حکم دیا کہ سوار ہو اور چلو اور ہم سب سوار ہو کر چلے یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہوا آپ اترے اور ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپ نے منگوا کر اس سے وضو کیا اور درمیانی وضو کیا یعنی پانی خرچ کیا تھوڑا سا پانی اس لوٹے میں بچ رہا آپ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ اس پانی کو احتیاط سے رکھو اس کا ایک حال ہوگا اسکے بعد بلال نے اذان کہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں سنت کی پڑھ کر قضائے فرض فجر پڑھی یعنی بجماعت اور آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے جب دن زیادہ چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگوں نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت اور وہ لوٹا منگوایا اور پانی اس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور ابو قتادہ نے پلانا شروع کیا سب لوگ ہجوم کر آئے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت تم سب سیراب ہو جاؤ گے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور میں پلاتا جاتا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے پیا اور سیراب ہو گئے اور سوا میرے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی باقی نہ رہا آپ نے میرے لئے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو میں نے کہا کہ آپ پہلے پئیں جب میں پیوں گا آپ نے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیئے سو میں نے پیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیوں نے خوب سیراب ہو کر پیا۔

آپ کی دعا سے غزوہ بدر میں مینہ برسنا

معجزہ ۱۹۷ ۔ بیہقی نے اور حاکم نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ ایک سفر جہاد میں لوگوں کو پیاس کی تکلیف پہنچی حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جناب الٰہی میں واسطے پانی کے دعا فرمائیں آپ نے دعا کی اسی وقت ایک ابر آیا اور اتنا برسا کہ لوگوں کی حاجت پوری ہو گئی۔

فائدہ :۔ بعض شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ غزوہ بدر میں واقع ہوا اور سورہ انفال میں آیہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطھرکم بہ ۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔

چاہ قبا کا پانی آپ کے وضو کی برکت سے بڑھ جانا

معجزہ ۱۹۸ ۔ بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی

تھا گئے کنوئیں میں ڈال دیا سواس کنوئیں میں اس کثرت سے پانی ہوگیا کہ کبھی کم نہ ہوا۔

لعاب دہن مبارک کی برکت سے انس کے کنوئیں کا شیریں ہوجانا

معجزہ ۱۹۹ — ۔ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک انس بن مالک کے گھر کے کنوئیں میں ڈالا اس کنوئیں کا پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ سارے مدینہ میں اس کے برابر میٹھا پانی کہیں نہ تھا۔

کلی کی برکت سے پانی کا خوشبودار ہوجانا

معجزہ ۲۰۰ — ۔ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آپ چاہ زمزم سے لائے آپ نے اس میں کلی ڈالی کہ اسی وقت اس پانی میں مشک سے زیادہ خوشبو آنے لگی۔

پانی کا دودھ ہوجانا

معجزہ ۲۰۱ — ۔ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو توشہ راہ کے لئے ایک مشک پانی منہ بند کر کے دی اور دعا کی جب نماز کا وقت ہوا اصحاب نماز کے لئے اترے دیکھا کہ اس مشک میں دودھ تھا اور اس کے منہ میں مکھن تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکتوب سے دریائے نیل کے جاری ہونے کا قصہ

معجزہ ۲۰۲ — ۔ امام مستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہاں کے لوگوں نے حضرت عمرو بن العاص سے کہ وہاں کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رود نیل کی یہ عادت ہے کہ جب اس مہینہ کی بارھویں تاریخ ہوتی ہے ہم لوگ ایک کنواری لڑکی اسکے ماں باپ کو راضی کر کے لے لیتے ہیں اور اس کو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کر رود نیل میں ڈال دیتے ہیں تب یہ جاری ہوتا ہے اور اس بات کے بغیر ہرگز جاری نہیں ہوتا حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ یہ بات اسلام میں کبھی نہ ہونے پائے گی اور اسلام اگلی سب بری رسموں کو دفع کرتا ہے تین مہینہ تک رود نیل مطلق جاری نہ ہوا اور چونکہ مدار زراعت مصر کے لوگوں کا اسکے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ عمرو بن العاص نے یہ سب حال حضرت عمر کو لکھا حضرت عمر نے جواب میں لکھا کہ تم نے بہت مناسب کیا کہ اس رسم کے موافق عمل نہ کیا واقعی اسلام پچھلی رسوم قبیحہ کو کھو دیتا ہے اور اس خط میں ایک رقعہ ملفوف کر دیا اور لکھا کہ تم اس رقعہ کو رود نیل میں ڈال دینا جب خط عمرو بن العاص کے پاس پہنچا انہوں نے رقعہ کو کھولا اور دیکھا اسمیں یہ مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہے از جانب بندۂ خدا عمر امیر مسلمانوں کے بجانب نیل مصر کے بعد ازیں یہ بات ہے کہ اے رود نیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہے تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدائے واحد قہار سے جاری ہوتا ہے تو ہم اسی واحد قہار سے دعا مانگتے ہیں کہ تجھے جاری کرے حضرت عمرو بن العاص نے اس رقعہ کو رود نیل میں ڈال دیا اور اسی رات میں رود نیل جاری ہوگیا اور سولہ گز پانی ایک رات میں زیادہ

ہو گیا اور تب سے وہ رسم بد مصر کی موقوف ہو گئی۔

فصل سوم معجزات متعلق بآتش

حضرت جابر کی غزوہ خندق کے موقعہ پر دعوت کا قصہ

معجزہ ۲۰۳/۱۰۱۸:۔ صحیحین میں جابر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایام غزوہ خندق میں ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھر اس خندق میں نکلا کہ وہ ٹوٹ نہ سکا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ خندق میں ایک ایسا سخت پتھر آگیا ہے کہ ٹوٹ نہیں سکتا آپ نے فرمایا کہ میں اترونگا اور آپ اٹھے اور آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک پتھر بندھے ہوئے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ ہم لوگوں نے کچھ نہ چکھا تھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پتھر پر مارا کہ وہ پتھر مثل تودہ ریگ نرم ہو کر پاش ہو گیا اسکے بعد میں اپنے گھر میں آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک میں دیکھا انہوں نے ایک صاع جو نکالے اور ہمارے گھر ایک بکری کا بچہ تھا اس کو میں ذبح کیا اور میری زوجہ نے جو کا آٹا پیسا اور گوشت ہانڈی میں چڑھایا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آکر چپکے سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا تیار کیا ہے سو آپ مع چند آدمیوں کے تشریف لے چلئے آپ نے اونچی آواز میں فرمایا کہ اے اہل خندق جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تم جلدی چلو۔ اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ ہانڈی کو مت اتارلو اور آٹے کو مت پکائیو جبتک میں نہ آؤں اس کے بعد آپ تشریف لائے اور آب دہن مبارک گوندھے ہوئے آٹے میں اور ہانڈی میں ڈالا اور دعائے برکت کی اور آپ نے فرمایا کہ ایک پکانیوالی اور بلوالو اور پیالے نکال نکال کر ہانڈی میں سے دو اسے چولھے پر سے اتارو نہیں جابر کہتے ہیں کہ ہزار آدمی تھے قسم ہے خدا کی سبھوں نے کھایا اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش میں رہی اور آٹا اتنا ہی رہا جتنا پہلے تھا۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہوئے ایک عالم جماد میں کہ سخت پتھر آپ کے تبر مارنے سے مثل تودہ ریگ ہو گیا دوسرا برکت طعام کا کہ ہزار آدمیوں نے پونے تین سیر جو کی روٹیاں اور ایک بزغالہ کر گوشت سے سیراب ہو کر کھالیا اور وہ کھانا اتنا ہی باقی رہا اور اس میں تصرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم آتش میں ثابت ہوا۔ آگ ہانڈی کے شوربے اور گوشت کو جلا نہ سکی اور کم نہ کر سکی۔

حجاز کی آگ کا حرم کے پتھر کو نہ جلانا

معجزہ ۲۰۴/۱۰۱۹:۔ قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز میں لکھا ہے کہ وہ آگ

جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک حجاز میں متصل مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھروں کو جلا دیتی تھی اور گلا دیتی تھی سو وہ ایک پتھر پر پہنچی کہ آدھا داخل حرم مدینہ تھا اور آدھا خارج۔ جسقدر پتھر خارج حرم تھا اس کو جلا دیا اور جوں ہی نصف داخل پر پہنچی بجھ گئی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ ایک مرحلہ پر مدینہ طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حالانکہ مانند دریا کے موج مارتی تھی اور ملک یمن کے ایک قریہ پر جا پہنچی سو اسے جلا دیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اس آگ میں سے نسیم باردہی آتی تھی۔

فائدہ:۔ مفصل قصہ اس آگ کا عالم معانی میں مذکور ہو چکا ہے۔

فائدہ:۔ نسیم الریاض میں ہے کہ عدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ بال موہائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے انہوں نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویوں سے محبت رکھتا تھا اور مرد سخی تھا لیجا کر ان بالوں کو بطور ہدیہ کے گذارنا اس نے اس کی بہت تعظیم کی اور خدمت گذاری کی بعد ایک مدت کے پھر وہ علوی اس امیر کے پاس گئے اس نے منہ ترش کر لیا اور ان کی طرف کچھ التفات نہ کیا انہوں نے سبب پوچھا اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ جو بال تم لائے تھے ان کی کچھ اصل نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ان بالوں کو منگوائیے جب وہ بال آئے انہوں نے آگ منگائی اور چند بال دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیئے سو نہ جلے بلکہ اور اچھے ہو گئے تب اس امیر نے ان علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ انکی نذر کیا۔

فائدہ:۔ ایک معجزہ متعلق بعالم آتش مثنوی مولانا روم میں مرقوم ہے یہاں بعینہ اشعار متبرکہ انکے نقل کئے جاتے ہیں۔ **ابیات**

از انس فرزند مالک آمدست	کہ بمہمانی او شخصے شدست
او حکایت کرد کز بعد طعام	دید انس دستارخوان را زردفام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ	اندر افگن در تنورش یک دمہ
در تنور پر ز آتش درفگند	آن زمان دستارخوان را ہوشمند
جملہ مہمانان دران حیران شدند	انتظار دود کند روئے بدند
بعد یکساعت برآورد از تنور	پاک و اسفید وازان اوساخ دور
قوم گفتند اے صحابے عزیز	چوں نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکہ مصطفے دست و دہان	پس بمالید اندرین دستارخوان
اے دل ترسندہ از نار و عذاب	باچناں دست و لبے کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد	جان عاشق را چہا خواہد کشاد

فصل چہارم معجزات متعلقہ بہ ہوا

آپ کی دعا سے مینہ برسنا اور آپ کے اشارے سے بادل کا پھٹ جانا

معجزہ ۲۰۵ :- صحیحین میں انس سے روایت ہے کہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بار قحط ہوا سو ایک بار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکوں مرتے ہیں آپ مینہ کے واسطے دعا کیجئے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان پر کوئی ٹکڑا بھی ابر کا نہ تھا قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہیں پائے تھے کہ ابر مانند پہاڑوں کے ہر طرف سے گھر آیا آپ منبر سے اترنے نہیں پائے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات مینہ کے گرنے لگے سو اس دن سے دوسرے جمعہ تک مینہ برسا پھر جمعہ کے دن اسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دعا فرمائیے کہ مینہ تھم جائے آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پر نہ برسے اور جدھر ابر کی طرف آپ نے اشارہ کیا وہیں کھل گیا سو مدینہ پر تو بالکل پانی کا برسنا موقوف ہو گیا اور گرد مدینہ کے برستا رہا اطراف سے جو لوگ آتے تھے کثرت مینہ کی بیان کرتے تھے۔

فائدہ :- اس حدیث میں دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک عالم آب میں کہ آپ کی دعا سے پانی برسا دوسرے عالم ہوا اور کائنات الجو میں کہ جدھر آپ نے اشارہ کیا ادھر ابر ہٹ گیا اور اسی مناسبت سے یہ معجزہ اس فصل میں لکھا گیا۔

احزاب کے لشکر کو ہوا کا بھگا دینا

معجزہ ۲۰۶ :- قال اللہ تعالیٰ یایھا الذین اٰمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا وکان اللہ بما تعملون بصیرا :- اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر کیا جب آئیں تم پر فوجیں یعنی قریش اور غطفان اور یہود قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تم پر چڑھ آتے تھے سو بھیجی ہم نے ان پر ہوا پروائی ٹھنڈی کہ خوب کڑکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے انکو نہایت عاجز اور تنگ کیا غبار شمار ان کے منہ پر ڈالا اور ان کی آگ بجھا دی اور ان کی ہانڈیاں الٹ دیں اور بعض ان کی اکھاڑ دیں کہ ان کے خیمے گر پڑے اور گھوڑے ان کے کھل کر آپس میں لڑنے لگے اور بھی بھیجے ہم نے ان پر ایسے لشکر کہ ان کو تم نے نہیں دیکھا یعنی فرشتوں کو کہ انہوں نے ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا اور ایسی دہشت ان کے دلوں میں ڈالی کہ وہاں سے بھاگ گئے اور ہے اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا۔

فائدہ :- یہ معجزہ غزوہ احزاب میں واقع ہوا کہ اسے غزوہ خندق بھی کہتے ہیں کافران قریش مع غطفان

وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے آپ نے بصلاح سلمان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور قریب ایک مہینہ کے لشکر کفار وہاں ٹھہرا رہا اور تیر اور پتھر سے لڑتے رہے خدائے تعالٰے نے پروائی ہوا ایسی سخت بھیجی کہ وہ سب بکمال تکلیف وحیرانی سے پریشان ہو کر بھاگ گئے طلیحہ بن خویلد اسدی نے ہوا کے صدمات کو دیکھ کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہے ٹھہرنا یہاں صلاح نہیں یہاں سے جلدی بھاگ چلو۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور یعنی میری مدد ہوئی پروائی ہوا سے کہ اس نے کافروں کو غزوہ احزاب میں بھگا دیا اور ہلاک کی گئی قوم عاد پچھوا ہوا سے یعنی یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ ہود کے ظاہر ہوا جسطرح اللہ تعالٰی نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اسی طرح آپ کے مخالفین کو ہوا سے پریشان کر دیا۔

حضرت عمر کی آواز کو لشکر ساریہ تک پہنچانا

معجزہ ۲۰۷ ۲۲/۳: بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا تھا اور اس کے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا ایک بار حضرت عمر خطبہ میں چلانے لگے کہ اے ساریہ پہاڑ کو لے اس کے بعد ایک آدمی اس لشکر میں سے آیا اور اس نے کہا کہ یا امیر المومنین ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے بھگا دیا ایک بارگی ہم نے ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے ہم سب نے پشت اپنی پہاڑ کی طرف کر کے لڑائی کی۔ خدائے تعالٰی نے دشمنوں کو شکست دی۔

فائدہ:- یہ کرامت ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ لشکر کا حال ان پر منکشف ہوا اور ان کی آواز کو ہوا نے لشکر تک پہنچا دیا چونکہ کرامت ولی کی اور معجزہ نبی کا ہوتا ہے مگر یہ کرامت کتب احادیث میں مذکور ہے لہذا معجزات میں لکھی گئی۔

باب ہفتم معجزات در عالم جمادات

معجزہ حجر کا حضور کو سلام کرنا

معجزہ ۲۰۸/۱:- ترمذی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا سو آپ بعض اطراف مکہ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا سو جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ یہ کہتا تھا کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فائدہ:- یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمادات میں اور بھی عالم نباتات میں ہوا کہ پہاڑوں نے اور درختوں نے آپ کو سلام کیا۔

آپ کے اور خلفائے ثلثہ کے ہاتھ میں کنکریوں کا تسبیح کرنا

معجزہ ۲۰۹ :- بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات خلوت کے خیال کر کے جا بیٹھتا تھا ایک دن آپ کو اکیلا پایا میں خلوت کو غنیمت جان کر آپکے حضور میں جا بیٹھا پھر ابوبکر صدیق آئے اور سلام کر کے داہنی طرف بیٹھ گئے اس کے بعد حضرت عمر آئے اور سلام کر کے حضرت ابوبکر کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کر کے حضرت عمر کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں تھیں آپ نے اٹھا کر کف مبارک میں رکھیں۔ وہ کنکریاں تسبیح خدا کی کرنے لگیں اور ان کی آواز سبھوں نے سنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہے پھر ان کنکریوں کو آپ نے رکھ دیا وہ چپ ہوگئیں اس کے بعد وہ کنکریاں اٹھا کر حضرت ابوبکر کی ہتھیلی پر رکھ دیں پھر وہ تسبیح کرنے لگیں اور ان کی آواز مثل شہد کی مکھی کے سنی گئی اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے رکھ دیں وہ چپ ہو رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے کر حضرت عمر کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگیں ایسی آواز سنی گئی گویا شہد کی مکھی بولتی ہے پھر حضرت عمر نے انہیں رکھ دیا اور وہ کنکریاں چپ ہوگئیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اٹھا کر حضرت عثمان کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگیں اور انکی آواز مثل شہد کی مکھی کی آواز کے سنی گئی پھر حضرت عثمان نے انہیں رکھ دیا اور وہ چپ ہو رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت نبوت کی ہے۔

حافظ ابوالقاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ میں انس سے روایت کی ہے اور اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہ پھر ان کنکریوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں رکھا کسی کے ہاتھ میں انہوں نے تسبیح نہ کی۔

فائدہ :- بعض شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ اس وقت حضرت علی نہ تھے ورنہ کنکریاں ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرتیں اس واسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے۔

آپ کو ایک پتھر کا سلام کرنا

معجزہ ۲۱۰ :- مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں مجھے تین بار سلام کیا کرتا تھا۔

بیہقی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک اور پتھر ہے جو اب تک مکہ میں موجود ہے اس کوچہ میں جس کو زقاق المرفق کہتے ہیں اور اس میں اثر ہے۔ مرفق شریف کا اور لوگ اسکی زیارت کیا کرتے ہیں ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ بات مکہ میں قدیم بزرگوں سے متوارث ہے۔

حضرت عباس اور ان کی اولاد کے لئے دعا کے وقت در و دیوار کا آمین کہنا۔

معجزہ ۲۱۱ :- بیہقی نے ابواسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا کہ کل تم اور تمہاری اولاد مکان سے کہیں مت جانا جب تک میں نہ آؤں کہ مجھے

تم سے کچھ کام ہے سو وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے آپ تشریف لائے اور خیر و عافیت پوچھی انہوں نے کہا کہ خیریت ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ سب قریب ہو گئے پھر آپ نے ان سب کو ایک کپڑے سے اوڑھا لیا اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے چچا ہیں باپ کے برابر اور یہ ان کی اولاد جس طرح میں نے انہیں اس کپڑے سے اوڑھا رکھا ہے تو انہیں آتش دوزخ سے محفوظ رکھ سو اس مکان کی چوکھٹ اور دیواروں نے آمین آمین کہا۔

فائدہ:۔ ابو نعیم نے بھی دلائل النبوۃ میں یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں لکھا ہے کہ اس وقت حضرت عباسؓ کے ساتھ ان کی اولاد میں سات شخص تھے۔ فضل[۱] عبداللہ[۲] عبیداللہ[۳] عبدالرحمٰن[۴] قثم[۵] سعید[۶] چھ بیٹے اور ام حبیبہ[۷] ایک بیٹی۔

آپ کے اشارہ پر کعبہ کے بتوں کا گر پڑنا

معجزہ ۲۱۲/۵:۔ صحیحین میں عبداللہ بن عباس سے اور بزار اور طبرانی اور ابو یعلیٰ نے جابر اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ بت گرد خانۂ کعبہ کے رکھے تھے اور ان کے پاؤں سیسے سے سخت مضبوط جما دیئے تھے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مکہ میں مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اس لکڑی سے آپ نے ان بتوں کو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جاء الحق و زہق الباطل سو جس بت کے منہ کی طرف آپ نے اس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت چت ہو کر گر پڑا اور جس کی پشت کی طرف آپ نے لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اوندھا ہو کر گر پڑا یہانتک کہ کوئی ان بتوں سے نہ باقی رہا۔

باب ہشتم معجزات در عالم نباتات

اس باب میں تین فصلیں ہیں فصل اول معجزات متعلقہ باشجار، فصل دوم معجزات متعلقہ بشاخہائے منفصلہ و دیگر اشیائے چوبی، فصل سوم معجزات متعلقہ بثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

فصل اول معجزات متعلقہ باشجار

آپ کے ساتھ درختوں کا چلے آنا اور باہم مل جانا

معجزہ ۲۱۳/۱:۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایک منزل میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہانتک کہ ایک چوڑے میدان میں اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پائخانے کو تشریف لے گئے سو وہاں کوئی چیز جس کی آڑ میں قضائے حاجت کریں نہ پائی اور دو درخت نظر آئے شاید اس وادی کے کنارے پر سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی

ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ میری فرمانبرداری بحکم خدا کر۔ وہ درخت آپ کے ساتھ ہولیا جس طرح سے اونٹ مہار والا مہار پکڑنے والے کے ساتھ ہولیتا ہے اس کے بعد آپ دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی بھی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ بحکم خدا میری اطاعت کر وہ بھی ساتھ ہولیا پھران دونوں کو اس جگہ پر ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا درمیان ان دونوں درختوں کے تھا اور فرمایا کہ دونوں مل جاؤ بحکم خدائے تعالیٰ سو وہ دونوں درخت مل گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا کچھ دل میں خیال کرتا تھا اور ادھر سے میری نگاہ ہٹ گئی پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لئے آتے ہیں اور وہ دونوں درخت علیحدہ ہوکر اپنی جگہ جا کھڑے ہوئے۔

آپ کی نبوت کی گواہی درخت سلم کا تین مرتبہ دینا

معجزہ ۲۱۴: دارمی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک اعرابی آیا جب وہ متصل ہوا آپ نے اس فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا اور کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے اس نے کہا کہ اس بات پر تمہاری گواہ کون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت سلم کا اور اس درخت کو آپ نے بلایا اور وہ اس میدان کے کنارے پر تھا سو زمین چیرتا ہوا آکر آپ کے سامنے کھڑا ہوا آپ نے اس سے تین بار گواہی چاہی اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے ہیں پھر اپنی جگہ کو چلا گیا۔

فائدہ:۔ سلم ایک درخت ہوتا ہے بلند اور خار دار۔

آپ کی نبوت کی گواہی خوشہ خرما کا دینا

معجزہ ۲۱۵: ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر میں بلاؤں اس خوشہ کو اس درخت خرما میں سے تو یہ گواہی دے گا کہ میں رسول خدا ہوں پھر آپ نے اس خوشے کو بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یہانتک کہ آپ کے پاس گرا اور اس نے آپ کی پیغمبری کی گواہی دی پھر آپ نے اس سے فرمایا پھر جا وہ اپنی جگہ پر پھر گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا۔

آپ کے حکم سے ایک درخت کا آنا

معجزہ ۲۱۶: بزار نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت سے جاکر کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہیں اس اعرابی نے جاکر کہا سو اس درخت نے اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چھپٹا ہوا آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اعرابی نے کہا کہ آپ اسے اجازت دیجئے کہ اپنی جگہ پر چلا جائے آپ نے واپس جانے کا حکم دیا

وہ واپس چلا گیا اور اس کی جڑیں پھر زمین میں گھس گئیں اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اعرابی مسلمان ہو گیا اور اس سے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لئے سجدہ کرے تو البتہ عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے پھر اس نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے ہاتھ اور پاؤں چوموں آپ نے اجازت دی اور اس نے ہاتھ اور پاؤں مبارک آپکے چومے

فائدہ :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم کے واسطے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے اگر براہ محبت دینی ہو چنانچہ امام نووی نے اپنی کتاب اذکار میں لکھا ہے۔

درختوں اور پتھروں کا مجتمع ہونا پھر متفرق ہو جانا

معجزہ ۲۱۷ :۔ بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک سفر جہاد میں فرمایا کہیں قضائے حاجت کے لئے جگہ ہے میں نے عرض کیا کہ اس میدان میں آدمیوں کی کثرت سے کہیں ٹھکانا نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہیں درخت یا پتھر ہیں میں نے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جا کر درختوں سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم کرتے ہیں کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھروں سے بھی اسی طرح کہو سو میں نے جا کر کہا سو قسم خدا کی میں نے دیکھا ان درختوں کو کہ قریب ہو گئے اور پتھر مل کر مثل دیوار کے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے بیٹھ کر قضائے حاجت کی جب آپ فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ علیحدہ ہو جاؤ سو میں نے کہدیا سو قسم خدا کی میں نے دیکھا ان درختوں اور پتھروں کو کہ جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر ہو گئے۔

دو چھواروں کے درختوں کا آپ کے حکم سے مل جانا

معجزہ ۲۱۸ :۔ امام احمد، بیہقی اور طبرانی نے یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت قضائے حاجت کی ہوئی آپ نے چھوہاروں کے دو چھوٹے درختوں کو حکم کیا وہ دونوں مل گئے آپ نے انکی آڑ میں بیٹھ کر قضائے حاجت کی

آپ کی رسالت کی گواہی جنات کے سامنے ایک درخت کا دینا

معجزہ ۲۱۹ :۔ صحیحین میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ آپ رسول خدا ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ درخت۔ اس کے بعد آپ نے اس درخت کو بلایا کہ اے درخت چلا آ سو وہ درخت اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آ کر اس نے گواہی دی آپ کی رسالت کی۔

رکانہ پہلوان کا قصہ

معجزہ ۲۲۰ :۔ بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رکانہ پہلوان نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے ایک درخت سمرہ کو کہ آپ سے قریب تھا فرمایا کہ بحکم خدا ادھر آ سو وہ درخت آ کر

آپ کے سامنے کھڑا ہوا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پھر جا وہ درخت پھر گیا۔ اس کا مفصل قصہ اس طرح ہے کہ رکانہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش میں سے اور وہ ایک جنگل میں بکریاں چرانا تھا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت خانہ سے نکل کر اسی جنگل کی طرف تشریف لے گئے رکانہ ملا اور وہاں کوئی نہ تھا سو اس نے آپ سے کہا کہ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیا کرتے ہو اور معبود عزیز اپنے کی عبادت کرتے ہو اگر میرے تمہارے درمیان قرابت نہ ہوتی تو میں آج تمہیں مار ڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا تم کو آج مجھ سے بچائے اور میں تم سے ایک بات چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا مانگو اور میں اپنے لات وعزیٰ سے دعا مانگوں اگر تم مجھ پر غالب آ جاؤ تو میری ان بکریوں میں سے دس بکریاں پسند کر کے لے لو آپ اس سے کشتی لڑے اور غالب آئے اس نے کہا کہ تم نے تو مجھے نہیں پچھاڑا مگر تمہارا خدا غالب آگیا اور لات و عزیٰ نے میری مدد نہ کی اور میرا پہلو آج تک زمین پر کسی سے نہیں لگایا لیکن ایک بار اور کشتی لڑو اگر اب کی بار پچھاڑ دو گے تو دس بکریاں اور پھر دونگا آپ پھر اس سے کشتی لڑے اور پھر اسے پچھاڑا اس نے پھر ویسی ہی تقریر کی اور پھر آپ اس سے کشتی لڑے پھر اسے تیسری بار بھی پچھاڑا تب اس نے کہا کہ میری بکریوں میں سے تیس بکریاں آپ پسند کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ میں بکریاں نہ لونگا لیکن میں تجھے اسلام کی طرف دعوت کرتا ہوں تو مسلمان ہو جا تو دوزخ سے نجات پاویگا اس نے کہا کہ اگر کوئی معجزہ مجھے دکھاؤ تو البتہ میں مسلمان ہو جاؤں تب آپ نے ایک سمرہ کے درخت کو کہ متصل آپ کے تھا فرمایا کہ ادھر آ بحکم خدا وہ چر کر دو ہو گیا اور ایک اس میں سے چل کر آپ کے اور رکانہ کے درمیان میں آ کھڑا ہوا اور رکانہ نے کہا کہ واقعی معجزہ تو آپ نے بڑا دکھایا اسے حکم کیجئے کہ پھر جائے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے پھر جائے تو تو مسلمان ہو جائے گا اس نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا درخت سے کہ پھر جا وہ پھر گیا اور اس کے دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر آپ نے رکانہ سے کہا کہ مسلمان ہو جا اس نے کہا کہ میں اگر مسلمان ہو جاؤں تو عورتیں کہیں گی کہ رکانہ رعب سے مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد رکانہ سال فتح مکہ میں مسلمان ہو گیا۔

فصل دوم معجزات متعلقہ لشاخہائے منفصلہ و دیگر اشیائے چوبی

حضرت عکاشہ کے ہاتھ میں خشک لکڑی کا تلوار ہو جانا

معجزہ ۲۲۱/۱۰۹ ۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں عکاشہ کو ایک خشک لکڑی دی پس وہ ان کے ہاتھ تلوار ہو گئی لمبی سفید براق کہ اس سے غزوہ بدر میں انہوں نے قتال کیا پھر وہ تلوار ہمیشہ ان کے پاس رہی اور لڑائیوں میں اس سے قتال کرتے تھے یہاں تک کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں قتال اہل ردت میں شہید ہوئے اور اس تلوار کا نام عون ہو گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن جحش کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ کا تلوار ہوجانا

معجزہ ۲۲۲: بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد میں ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی ان کے ہاتھ میں دے دی کہ وہ تلوار ہوگئی۔

فائدہ:۔ ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار عبداللہ بن جحش کے پاس رہی اور ان کی وفات کے بعد ان کے ترکہ میں سے دو سو دینار کو بکی۔

حضرت قتادہ کے ہاتھ میں درخت کی شاخ کا روشن ہوجانا

معجزہ ۲۲۳:۔ امام احمد نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک بار قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، رات اندھیری تھی اور ابر تھا اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک شاخ درخت دی اور یہ کہا کہ یہ ایسی روشن ہوجائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے ایک کالی چیز دیکھو گے اسے مار کر نکال دیجیو۔ قتادہ وہاں سے چلے اور وہ شاخ روشن ہوگئی یہاں تک کہ گھر پہنچے اور کالی چیز کو دیکھا اور اسے مار کر نکال دیا۔

فائدہ:۔ وہ کالی چیز شیاطین میں سے کوئی شیطان تھا کہ اس وقت وہاں موجود ہوا تھا۔ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے نکال دیا۔

ستون حنانہ کا قصہ

معجزہ ۲۲۴: صحیح بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے وقت ایک ستون مسجد پر کہ چھوہارے کے درخت کا تھا تکیہ لگالیتے تھے جب منبر بنا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون چھوہارے کا چلا کے اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور اس ستون کو اپنے بدن مبارک سے چپٹا لیا سو وہ ستون ہچکیاں لینے لگا جس طرح سے وہ لڑکا جو رونے سے چپ کرایا جاتا ہے ہچکیاں لیتا ہے یہانتک کہ تھم گیا آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا۔

فائدہ:۔ یہ معجزہ آپ کا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہے اور ہر زمانے میں جماعت کثیرہ اس کی روایت کرتے رہے ہیں یہانتک کہ علامہ تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے اور قاضی عیاض نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

فائدہ:۔ حضرت حسن بصری اس حدیث کو جب نقل فرماتے روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا جو خشک لکڑی بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں روئے اور نالہ کرے تمہیں اس سے زیادہ مشتاق تھا سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق چاہئے۔

منبر شریف کے جنبش کرنیکا قصہ

معجزہ ۲۲۵ ۱۳-۵ :- مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ - یعنی اللہ کی قدر کافروں نے نہیں پہچانی جیسی کہ کچھ قدر پہچانی چاہیے - اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہے انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال - یعنی میں جبار ہوں میں جبار ہوں اور میں بڑا ہوں بہت بلندی والا - سو اس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تھرایا یہانتک کہ ہم لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر پر سے گر نہ پڑیں -

فائدہ :- منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا - سو یہ معجزہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم نباتات میں ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سمجھ کر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرانے لگا -

حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کے ہاتھ میں لکڑی کا روشن ہو جانا

معجزہ ۲۲۶ ۱۴-۶ :- بخاری میں انس سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلے رات بہت اندھیری تھی اور دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک کی لکڑی روشن ہو گئی سو وہ دونوں اس کی روشنی میں چلے جب دونوں کی راہ الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہو گئی سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی میں دونوں صاحب اپنے اپنے گھر پہنچ گئے -

فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

حضرت جابر کے چھوہاروں میں برکت

معجزہ ۲۲۷ ۱۵-۱ :- بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ میرے والد جب مرے قرض دار تھے میں نے قرض خواہوں سے چاہا کہ سب چھوہارے جو ہمارے نخلستان میں حاصل ہوئے تھے قرض میں لے لیں انہوں نے نہ مانا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہوئے اور بہت سا قرض چھوڑا سو میں چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لے چلیں تاکہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ شاید کچھ رعایت کریں آپ نے فرمایا کہ چلو جا کر ہر قسم کے چھوہار ونکو علیحدہ علیحدہ خرمن کر دو میں نے ویسا ہی کیا اور آپ کو بلایا جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھ کر بڑے خرمن کے گرد تین بار گھومے پھر اس کے اوپر بیٹھ کر فرمایا کہ اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ اور اسی خرمن میں سے پیمانہ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہو گیا مجھے آرزو تھی کہ سب خرمنوں کے چھوہارے صرف ہو جائیں اور ایک چھوہارا میری بہنوں کے واسطے نہ بچے اور قرض ادا ہو جائے - سو اللہ تعالیٰ نے سب خرمن بچا دیئے یہاں تک

کہ جس خرمن پر آپ بیٹھے تھے اور اس میں سے سب قرض ادا کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوہارا بھی اس میں سے کم نہ ہوا۔

حضرت ابوہریرہ کے توشہ دانوں کے چھواروں میں برکت

معجزہ ۲۲۸ :۔ ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھوڑے چھوہارے لایا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چھوہاروں کے لئے دعا برکت کیجئے آپ نے ان چھوہاروں کو اکٹھا کر کے ان میں دعا برکت کی اور مجھ سے فرمایا کہ انہیں لے کر اپنے توشہ دان میں ڈال کر رکھو جب تمہارا جی چاہے اس میں سے ہاتھ ڈال کر نکال لیجیو۔ مگر اسے جھاڑیو مت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوئی کہ میں نے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور ہمیشہ اس میں سے ہم کھاتے اور کھلاتے رہے اور وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر میں سے کٹ کر کہیں گر پڑا اور جاتا رہا۔

فائدہ :۔ سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑے چھوہاروں میں کہ ہمیشہ توشہ دان میں حضرت ابوہریرہ کی کمر سے بندھے رہتے تھے ایسی برکت ہوئی کہ منوں چھوہارے ان میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور قریب تیس برس کے ان میں سے کھاتے اور کھلاتے رہے۔

فائدہ :۔ شامت اعمال خلائق اکثر باعث زوال برکت ہوتی ہے فتنہ حضرت عثمان کا قتل کہ گناہ عظیم تھا اس کی شامت سے ایک دائمی برکت جو حضرت ابوہریرہ کو حاصل تھی جاتی رہی

فائدہ :۔ ابوہریرہ سے اس توشہ دان کے کم ہو جانے میں ایک شعر منقول ہے شعر

للناس ھم ولی فی الیوم ھمان فقد الجراب وقتل الشیخ عثمان

یعنی سب لوگوں کو ایک رنج ہے اور مجھے آج دو رنج ہیں ایک توشہ دان کھو جانیکا اور دوسرے حضرت عثمان کے قتل ہو جانیکا۔

آپ کے حکم سے چار سو سواروں کو چار صاع چھوہاروں سے حضرت عمر کا توشہ دینا

معجزہ ۲۲۹ :۔ ابوداؤد نے دکین سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو حکم دیا کہ چار سو سواروں کو قبیلہ احمس میں سے توشہ دیویں حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھوہارے جن سے آپ توشہ دینے کو فرماتے ہیں چار صاع چھوہارے ہیں ان سے ان سبھوں کا توشہ کیسے ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ تو سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور ان چھوہاروں سے ان سب چار سو آدمیوں کو توشہ بقدر کفایت دیدیا اور چھوہارے جتنے تھے اتنے ہی باقی رہے۔

غزوہ تبوک میں تھوڑے سے توشہ میں برکت ہونا اور سب لشکر کے توشہ دانوں کو بھر دینا

معجزہ ۲۳۰ :۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں لوگوں کو بھوک کی تکلیف پہنچی

یعنی توشہ کم تھا لوگ بھوکے رہنے لگے تب حضرت عمر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس رہا ہے آپ اسے منگا کر دعائے برکت فرماویں آپ نے ایک چرمی دستر خوان بچھوایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ جو کچھ توشہ بچا ہے لے آویں لوگ اپنے اپنے پاس سے جو کچھ باقی رہا تھا لے آئے یہاں تک کہ بعضے آدمی ایک مٹھی بھر جوار لے آئے اور بعضے ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی ٹکڑا روٹی کا یہاں تک کہ اس دستر خوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا آپ نے اسپر دعائے برکت فرمائی اور لوگوں سے کہا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو سب لوگوں نے سارے لشکر کے سب برتن بھر لئے اور سب لشکر نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انی رسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ اور گواہی دیتا ہوں کہ میں بہ تحقیق رسول خدا کا ہوں اور اس کلمے کو جو شخص بغیر شک کے کہیگا بہشت میں جائیگا۔

ام سلیم کی جو کی روٹیوں اتنی برکت کہ اسی آدمی سیر ہو گئے

معجزہ ۱۳۱/۵-۱۹-۲۳۔ صحیحین میں انس سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سُلیم سے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو بسبب بھوک کے ضعیف پایا ہے سو تمہارے پاس کچھ ہے ام سلیم نے کچھ روٹیاں جو کی نکالیں اور ایک اوڑھنی میں لپیٹ کر مجھے دیں کہ میں نے انہیں ہاتھوں کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیاں لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا آپ مسجد میں تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ کھانا لیکر میں نے کہا کہ ہاں آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اٹھو آپ چلے اور آپ کیساتھ سب حاضرین بھی چلے میں نے آگے بڑھ کے ابو طلحہ کو خبر کی ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لئے تشریف لاتے ہیں اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہیں ہے کہ سب کو کھلا سکیں ام سلیم نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے پس ابو طلحہ کے گھر میں آئے اور ام سلیم سے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو لے آؤ انہوں نے وہ روٹیاں پیش کیں آپ نے فرمایا کہ ان کے ٹکڑے کر ڈالو پھر ام سلیم نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر ان ٹکڑوں کو چپڑ دیا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کچھ پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو آنے دو دس آدمی آئے اور پیٹ بھر کھا کر اٹھے پھر دس آدمی آپ نے اور بلا تھے اسی طرح دس دس آتے گئے اور پیٹ بھر کر کھاتے گئے سبھوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا اور وہ لوگ ستر یا اسی آدمی تھے۔

باب نہم۔ معجزات در عالم حیوانات

اس باب میں تین فصلیں ہیں۔ فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانوروں سے فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانوروں سے فصل سوم معجزات متعلقہ ان اشیائے خوردنی سے کہ

رشیر وغیرہ اجزائے حیوانات سے حاصل ہوتی ہیں۔

فصل اول معجزات حلال جانوروں سے متعلق

آپ کی سواری کی برکت سے ابوطلحہ کے گھوڑے کا تیز رفتار ہو جانا

معجزہ ۲۳۲؍۱ : صحیح بخاری میں انس سے روایت ہے کہ ایک بار اہل مدینہ کو دشمن کے حملہ کا خطرہ ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر کہ سست رو اور تنگ قدم تھا سوار ہوئے جب پھر کے تب آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس گھوڑے کو میں نے دریا پایا پھر بعد اس کے وہ گھوڑا ایسا رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں جا سکتا تھا۔

فائدہ : سبحان اللہ کیا اثر آنحضرت کے سوار ہونے کا ہوا کہ گھوڑا سست رفتار کم قدم آپ کی سواری کی برکت سے نہایت فراخ قدم باز تیز رفتار ہو گیا۔

حضرت جابر کے تھکے ہوئے اونٹ کا تیز رفتار ہو جانا

معجزہ ۲۳۳؍۲ : صحیحین میں جابر سے روایت ہے کہ میں ایک سفر جہاد میں آنحضرت کے ساتھ تھا اور میرا سواری کا اونٹ ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہیں سکتا تھا آپ مجھے ملے اور مجھ سے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے میں نے کہا کہ تھک گیا ہے آپ نے پھر کر اس اونٹ کو ہانکا اور اس کے لئے دعا کی پس یہ حال ہو گیا اس اونٹ کا کہ سب اونٹوں کے آگے چلتا تھا پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارے اونٹ کا میں نے عرض کیا اچھا حال ہے آپ کی برکت اسے پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ چالیس درم کو اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو میں نے بیچ دیا اور مدینے تک اس کی سواری کی اجازت لے لی جب آپ مدینہ پہنچے میں اونٹ لیکر حاضر ہوا آپ نے مجھے اس کی قیمت عنایت فرمائی اور اونٹ بھی مجھے پھیر دیا۔

ایک اونٹ کا چارے میں کمی و بیشی کی شکایت آپ سے کرنا اور ایک عورت کے مجنوں بیٹے کا اچھا ہو جانا

معجزہ ۲۳۴؍۳ : شرح السنہ میں یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے تین چیزیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھیں ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاتے تھے ایک اونٹ آب کش پر گذرے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اونٹ نے اپنے گلے میں کچھ آواز کی اور گردن زمین پر رکھی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے اونٹ کا مالک حاضر ہو اس سے آپ نے کہا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اس نے کہا کہ ہم اس اونٹ کو ویسے ہی آپ کی نذر کرتے ہیں مگر یہ اونٹ ان لوگوں کا ہے جن کے سارے گھر کی معاش اسی سے ہے آپ نے فرمایا جب تم نے اس اونٹ کا یہ حال بیان کیا تو میں اسے نہیں لیتا مگر اس نے مجھ سے شکایت کی ہے اس

بات کی کہ اس سے محنت زیادہ لی جاتی ہے اور روانہ چارہ اسے کم ملتا ہے سو تم اسے اچھی طرح سے رکھو
یعلی کہتے ہیں کہ پھر ہم آپ کے ساتھ چلے یہانتک کہ ایک جگہ اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے
ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آپکے قریب آیا یہانتک کہ آپ کو ڈھک لیا پھر اپنے مکان کو چلا گیا جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے میں نے اس درخت کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس درخت
نے خدائے تعالیٰ سے اجازت لی اس بات کی کہ رسول خدا پر سلام کرے اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت
دی سو وہ میرے سلام کو آیا تھا پھر ہم چلے سو ایک ندی پر گذر ہوا وہاں ایک عورت اپنے بیٹے کو
لائی جسے جنون تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نتھنے کو پکڑ کر فرمایا نکل جا کہ میں محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں پھر ہم لوگ چلے گئے جب اس سفر سے پھرے اور پھر اس ندی پر
پہنچے اس عورت سے آپ نے اس کے بیٹے کا حال پوچھا اس نے کہا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپ
کو پیغمبر کر کے بھیجا اس دن سے ہم نے اس لڑکے میں کچھ مرض آثار کے نہیں دیکھے۔

۱۰ معجزہ علم نباتات کے ساتھ ہوا۔

ام معبد کی بکری کا قصہ

معجزہ نمبر ۲۳۵: شرح السنہ میں حبیش بن خالد برادر ام معبد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کئے ہوئے مکہ سے مدینہ کو جاتے تھے آپ اور ابوبکر صدیق اور حضرت
ابوبکر کا غلام آزاد عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثی کہ راہ بتانے کے لئے آپ کے ساتھ تھا ام معبد کے
خیمہ پر گذرے اور اس سے گوشت اور چھوہارے چاہے تاکہ خرید کریں اس کے پاس نہ ملے اور ان ایام
میں وہاں قحط تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کے خیمہ میں ایک بکری کو دیکھا آپ
نے پوچھا کہ یہ بکری کیسی ہے ام معبد نے کہا کہ بسبب لاغری کے اور بکریوں کے ساتھ چرنے نہیں جا
سکتی اس سبب سے یہاں بندھی ہے آپ نے فرمایا کہ اسکے کچھ دودھ ہے اس نے کہا کہ یہ اس قابل نہیں
رہی کہ اسکے دودھ ہو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم اسے دوہیں اس نے کہا کہ اگر آپ اس میں
دودھ دیکھیں تو اسے دوہ لیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اس بکری کے تھن پر
ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اس بکری کے باب میں دعا کی اس پاؤں دوہنے کے لئے پھیلا دیئے اور
دودھ اس کے تھنوں میں بھر آیا اور اس نے جگالی کرنی شروع کی پھر آپ نے ایک بڑا سا برتن منگوایا
جس میں آٹھ نو آدمی سیراب ہو کر پی لیں اور اس میں دودھ دوہا اور وہ سارا برتن بھر گیا پھر آپ نے
پہلے ام معبد کو دیا اس نے خوب سیر ہو کر پیا پھر اپنے ہمراہیوں کو آپ نے پلایا یہاں تک کہ وہ بھی خوب
چھک گئے پھر سب سے پیچھے آپ نے پیا اس کے بعد پھر دوہ کر آپ نے وہ برتن بھر دیا اور ام معبد
کے پاس چھوڑا اور ام معبد مسلمان ہو گئی اور آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

۲۰ معجزہ علم انسان

خالد بن عبدالعزیٰ کی بکری کے گوشت میں برکت

معجزہ ۲۳۶/۵ :- بیہقی نے خالد بن عبدالعزیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کی اور خالد کا کنبہ بہت تھا جب کبھی بکری حلال کرتے تو ان کے کنبے کو کفایت نہ کرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی انہیں نہ پہنچتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری میں سے کھایا اور جو بچا اس کو خالد رضی اللہ عنہ کے ڈول میں کر دیا اور اس کے واسطے دعائے برکت کی خالد نے آکر اس ڈول میں کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سبھوں نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا۔

خیبر کی بکریوں کا قصہ

معجزہ ۲۳۷/۶ :- بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو گھیرا یعنے قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والوں کی بکریاں چراتا تھا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکریوں کو میں کیا کروں آپ نے فرمایا کہ تو ان کے منہ پر کنکریاں مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دیگا اور ان سب بکریوں کو اپنے اپنے گھر پہنچا دے گا سو اس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریاں اپنے اپنے گھر پہنچ گئیں۔

بکریوں کا آپ کو سجدہ کرنا

معجزہ ۲۳۸/۷ :- امام احمد اور بزار نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور ایک شخص انصاری ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں کچھ بکریاں تھیں انہوں نے آپ کو سجدہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپ کی تعظیم واجب ہے ہم بھی آپ کو سجدہ کیا کریں آپ نے فرمایا کہ سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ نہ کرنا چاہیئے۔

اونٹ کا آپ کو سجدہ کرنا

معجزہ ۲۳۹/۸ :- مسلم اور ابوداؤد نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغ میں جاتا اس پر دوڑتا اور کاٹنے کے لئے چھپٹا۔ آپ نے اسے بلایا اور وہ آیا اور اس نے آپ کے لئے سجدہ کیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اس کی ناک میں مہار ڈال دی اور فرمایا کہ جتنی چیزیں آسمان و زمین میں ہیں سب جانتی ہیں کہ میں رسول خدا ہوں سوا نافرمان جن اور انس کے۔

فائدہ :- حدیث اونٹ کے سجدہ کرنے کی حضرت ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، یعلیٰ بن مرہ، عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے بطرق متعددہ مروی ہے اور محدثین میں سے ابو مسلم، ابوداؤد ابونعیم، بیہقی، حاکم، امام احمد، دارمی اور بزار نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی ہے۔ کذا فی نسیم الریاض۔

غارِ ثور میں آپ کی محافظت میں کبوتروں کا انڈے دینا اور درخت کا وہاں آ لگنا اور مکڑی کا جالا تننا

معجزہ ۲۴۰ :۔ طبرانی، بیہقی، ابو نعیم، بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ جس رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق غار ثور میں جا چھپے تھے خدائے تعالیٰ نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اس طرح آ جاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے ڈھک لیا اور خدائے تعالیٰ نے دو کبوتروں کو حکم کیا کہ وہ غار کے منہ پر آ کر ٹھہرے اور وہاں گھونسلہ بنا کر انڈے دیئے اور مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا پور دیا جب قریش کے لوگ آپ کے ڈھونڈھنے کو آئے اور غار تک پہنچے غار پر کبوتروں کو اور مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اس میں ہوتے تو کبوتر اس کے دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اس طرح نہ ہوتا اور اتنا قریب پہنچ گئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سنتے تھے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے پر وہ پھر گئے۔

فائدہ :۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو شر اعداء سے محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا۔

فائدہ :۔ بعضے علماء نے لکھا ہے کہ حرم میں جو اب کبوتر ہیں سو وہ اسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد میں ہیں۔

اونٹوں کا آپ کی طرف جھپٹ آنا کہ ہر ایک چاہتا تھا پہلے مجھے قربانی کریں

معجزہ ۲۴۱ :۔ حاکم اور طبرانی اور ابو نعیم رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے کہ پانچ یا چھ یا سات اونٹ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تاکہ قربانی کی جائے سو وہ سب اونٹ آپ کی طرف کو جھپٹے اور ہر ایک چاہتا تھا کہ پہلے مجھے قربانی کریں۔

ایک ہرنی کا آپ کو پکارنا اور بعد چھوٹ جانے کلمہ شہادت پڑھنا

معجزہ ۲۴۲ :۔ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں تھے ایک ہرنی نے آپ کو پکارا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پھر کر دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک اعرابی وہاں سو رہا تھا آپ نے اس ہرنی سے پوچھا کیا کہتی ہے اسنے کہا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہے اور میرے اس پہاڑ میں دو بچے ہیں آپ مجھے چھوڑ دیجئے میں انہیں دودھ پلا کر پھر آ جاؤنگی آپ نے فرمایا کہ تو بیشک پھر آئیگی اسنے کہا کہ ہاں بیشک پھر آؤنگی آپ نے اسے کھول دیا وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر آ گئی آپ نے اسے پھر باندھ دیا اسکے بعد وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دیکھا اس نے کہا کہ آپکو کچھ ارشاد فرمانا ہے جو آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دیا ہرنی وہاں سے چلی اور کہتی تھی اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ۔

فائدہ :۔ یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی گئی ولہذا ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے۔

ایک سفر میں ایک چھوٹی بکری کا حاضر ہونا اور سارے لشکر کا اسکے دودھ سے سیر ہونا اور پھر اس بکری کا غائب ہو جانا۔

معجزہ ۲۴۳/۱۲ :۔ بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولیٰ بن ابی بکر اور اور اصحاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک سفر میں ہم ساتھ جناب رسول اللہ کے چار سو آدمی تھے سو ایک جگہ اوترے جہاں پانی نہ تھا سب لوگ گھبرائے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اتنے میں ایک چھوٹی سی سینگوں والی بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے لئے کھڑی ہو گئی آپ نے اس کا دودھ دوہا اور پیا یہانتک کہ خوب سیر ہو گئے اور ہم سبھوں کو آپ نے پلایا یہانتک کہ سب خوب سیر ہو گئے اسکے بعد آپ نے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر مقام رکھو اور فرمایا کہ مجھے نہیں نظر آتا کہ تمہارے پاس یہ بکری قائم رہے رافع نے اسے باندھ رکھا اور سو رہے پھر رات میں جو انکی آنکھ کھلی تو اس بکری کو نہ پایا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو اسے لایا تھا وہی اسے لے گیا یعنی خدائے تعالیٰ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پٹھہ بکری سے دودھ دوہنا جو ابھی جنی نہ تھی

معجزہ ۲۴۴/۱۳ :۔ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود لڑکپن میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر انکے پاس ہو کر گذرے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس دودھ ہے انہوں نے عرض کیا ہے، لیکن میں امانت دار ہوں آپ نے فرمایا کہ ایسی بکری لاؤ جس پر نر نہ پھاندا ہو یعنی کوئی پٹھہ لے آؤ جو نہ جنی ہو اور اسکے تھنوں میں کبھی دودھ نہ ہوا ہو۔ ابن مسعود نے ایک پٹھہ سامنے کی آپ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی اور حضرت ابوبکر ایک بڑا پیالہ لے آئے اس میں آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ابوبکر سے کہا کہ پیو پھر آپ نے تھنوں سے کہا کہ سمٹ جاؤ وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے اور یہی معجزہ عبداللہ بن مسعود کے اسلام کا سبب ہوا۔

برکت حلیمہ سعدیہ کی بکریوں میں

معجزہ ۲۴۵/۱۴ :۔ ابو یعلیٰ اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ واسطے دودھ پلانے کے اپنے گھر لے گئیں وہاں قحط تھا اور گھاس کم تھی سو حلیمہ کی بکریاں جو چرنے کو جاتی تھیں خوب پیٹ بھر کر آتی تھیں اور انکے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہوتا اور انکی قوم کی بکریاں جنگل سے بھوکی پھرتیں اور انکے تھنوں میں دودھ نہ ہوتا۔ یہ بات بسبب برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی۔

جعیل اشجعی کی گھوڑی میں بسبب دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت

معجزہ ۲۴۶/۱۵ :۔ بیہقی نے جعیل اشجعی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ایک سفر جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دبلی ضعیف پر سوار تھا اور لشکر کے پچھلے لوگوں کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑی ضعیف و دبلی ہے آپ نے آہستہ سے کوڑا اس گھوڑی کے مارا جو آپ کے ہاتھ میں تھا اور آپ نے فرمایا کہ خدائے

تعالیٰ تجھے اس گھوڑی میں برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی تیز رفتار ہوگئی کہ اس کا تھامنا مشکل تھا اور اس کی نسل کی گھوڑی میں نے بارہ ہزار کو بیچی۔

فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانوروں سے

بھیڑیئے کا کلام کرنا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی خبر دینا

معجزہ ۲۴۷/۱۶ :۔ شرح السنہ میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا چرواہے نے جھپٹ کر اس سے بکری اس سے چھڑالی وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر جا بیٹھا اور اس نے چرواہے سے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے جو رزق دیا تھا وہ تو نے مجھ سے چھڑالیا چرواہے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے ایسی بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے بھیڑیئے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ ان چھوہارے کے درختوں میں درمیان دو پتھریلی زمین کے ایک شخص تمہیں پچھلی اگلی باتوں کی خبر دیتا ہے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں کہ نخلستان ہے اور درمیان دو سنگستان کے واقع ہے احوال گذشتہ اور اخبار آئندہ بیان فرماتے ہیں ابوہریرہ کہتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہوگیا۔

سوسمار کا کلام کرنا اور آپ کی پیغمبری کی گواہی دینا

معجزہ ۲۴۸/۱۷ :۔ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اپنے اصحاب کے مجمع میں تشریف رکھتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اس نے ایک سوسمار کو شکار کیا تھا سو اس نے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں اصحاب نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہیں اس نے کہا کہ قسم ہے لات وعزیٰ کی تم پر ایمان نہ لاؤنگا جبتک یہ سوسمار ایمان نہ لائے اور اس سوسمار کو آپ کے روبرو ڈال دیا آپ نے اس سوسمار کو پکارا کہ اے سوسمار اس نے زبان فصیح صاف سے کہ سب لوگوں نے سنا جواب دیا کہ میں حاضر ہوں اور تابعدار ہوں اے زینت ان لوگوں کی جو قیامت میں موجود ہونگے آپ نے پوچھا کہ تو کسکی عبادت کرتا ہے اس نے کہا کہ اس خدا کی جسکا آسمان میں عرش ہے اور زمین میں اسکا حکم ہے اور دریا میں اس کی بنائی ہوئی راہ ہے اور بہشت میں اسکی رحمت ہے اور دوزخ میں اسکا عذاب ہے آپ نے پوچھا کہ میں کون ہوں اس نے کہا کہ تم رسول ہو پروردگار عالم کے اور خاتم النبین ہو جو کوئی تمہاری تصدیق کرے اس نے فلاح پائی اور جو کوئی تمہاری تکذیب کرے وہ ناامید رہا پس وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نماز اور قرأت سکھائی اور سورۂ اخلاص یاد کرادی اس نے جاکر یہ حال اپنی قوم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور

سب مسلمان ہو گئے۔

شیر کا راہ بتانا سفینہ آپ کے مولی کو

معجزہ ۲۴۹/۸/۱:۔ بیہقی نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں دریائے شور میں تھا جہاز ٹوٹ گیا میں ایک تختے پر بیٹھ گیا بہتے بہتے ایک نیستان میں پہنچا وہاں مجھے ایک شیر ملا اور وہ میری طرف آیا میں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد شدہ غلام ہوں وہ شیر میری طرف بڑھ آیا اور اپنا کندھا میرے بدن میں مارا پھر میرے ساتھ چلا یہانتک کہ مجھے راہ پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر باریک باریک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ سے اپنی دم چھوا دی میں سمجھا کہ مجھے رخصت کرتا ہے۔

فائدہ:۔ سفینہ غلام تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ان کا رومان یا مہران یا طہمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا تھا ایک سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہت سا اسباب اٹھائے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو تو سفینہ ہے یعنی کشتی تب سے انکا لقب سفینہ ہو گیا۔

فصل سوم

ام مالک کے گھی میں برکت

معجزہ ۲۵۰/۱۹/۱:۔ صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ ام مالک ایک برتن میں گھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھیں سو جب کبھی ان کے بیٹے روٹی کے ساتھ کچھ چیز کھانے کو مانگتے اور گھر میں کچھ ایسی چیز نہ ہوتی تو وہ اس برتن میں سے تلاش کرتیں تو اس میں گھی ملتا ہمیشہ ان کے لئے اس برتن میں سے نان خورش ہوتی تھی یہانتک کہ انہوں نے ایک دن برتن کو نچوڑ لیا اور آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ نچوڑتیں تو ہمیشہ تمہیں اس میں سے گھی ملا کرتا۔

ام سلیم کے حلوے میں برکت

معجزہ ۲۵۱/۲/۱:۔ صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح جب حضرت زینب سے ہوا تب میری ماں ام سلیم نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کو اکٹھا کر کے اس کا حیس بنا کر اس کو ایک پیالے میں رکھ کر مجھ سے کہا اے انس رضی اللہ عنہ۔ اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور جا کر عرض کر کہ میری ماں نے یہ آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہے آپ کے واسطے سو میں وہ کھانا لے گیا اور جس طرح میری ماں نے کہہ دیا تھا میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور جا کر فلاں، فلاں اور فلاں کو چند آدمیوں کا آپ نے نام لیا بلا لاؤ اور فرمایا کہ اور جو تمہیں ملے اسے بلا لاؤ سو میں ان آدمیوں کو جنکا نام آپ نے لیا تھا اور جو ملے بلا لیا اور سارا مکان بھر گیا قریب تین سو کے آدمی تھے میں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دست مبارک اس کھانے میں رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا اسکے بعد دس دس آدمیوں کو آپ بلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے قریب سے کھاؤ ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر مجھ سے کہا کہ اے انس اس پیالے کو اٹھا میں نے اٹھایا میں نہیں کہہ سکتا کہ جب میں نے رکھا تھا جب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تھا تب زیادہ تھا۔

فائدہ:۔ حیس ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے بطور حلوے کے کہ چھوہارے گھی اور پنیر سے بناتے ہیں اور کبھی بجائے پنیر کے آٹا اور ستو بھی ڈال دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس میں تین سو آدمیوں نے کھایا

ایک قدح دودھ میں برکت کہ سب اصحاب صفّہ نے اس سے پیٹ بھر کر کھایا

معجزہ ۲۵۲ ۲۰۲۱:۔ بخاری میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن میں بھوکا تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپ نے دولت خانہ میں ایک قدح دودھ کا پایا کہ کہیں سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ اصحاب صفہ کو بلالو میں نے کہا یعنی اپنے دل میں کہ اتنا دودھ ان سب آدمیوں میں کیا ہوگا کاش آپ یہ سب دودھ مجھے دیدیتے تو میں سیر ہو کر پیتا اور مجھے قوت حاصل ہوتی اس کے بعد میں نے ان سب کو بلایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ انہیں دودھ پلاؤ سو میں نے پلانا شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دے دیتا تھا جب وہ سیر ہو کر پی لیتا تھا تب دوسرے کو دے دیتا تھا یہانتک کہ سبھوں نے سیر ہو کر پیا پھر آپ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور مجھ سے کہا کہ ہم اور تم باقی رہے سو تم بیٹھ جاؤ اور پیو میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا اور آپ نے فرمایا کہ اور پیو اور میں پیتا جاتا تھا یہانتک کہ میں نے کہا کہ قسم خدا کی اب پیٹ میں ٹھکانہ نہیں پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ لیا اور حمد خدا کی کہی اور بسم اللہ کہی اور باقی دودھ کو پیا

تمت

ہزاران ہزار شکر بجناب رب رحمٰن و رحیم کہ یہ رسالہ متبرکہ انجام کو پہنچا اور قریب تین سو کے معجزات جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم باسناد معتبرہ اس رسالہ میں مندرج ہوئے فقیر نے بڑی محنت اس بات میں کی کہ تقیید تام محدثین مخرجین معجزات لکھے اور ان ہی روایات کو درج کیا جو نزدیک محققین محدثین کے معتبر ہیں اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقادان فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے میں وارد نہیں کی گئی الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اب چند فوائد مناسبہ لکھے جاتے ہیں

فائدہ ۱:۔ اس رسالے میں جس قدر معجزات کہ مشکوۃ شریف سے لکھے گئے ہیں لفظ معجزے کے متصل نام

باب مشکوٰۃ شریف کا اور اسکے بعد علامت فصل کے لئے حرف ف کھینچ کر اس پر ہندسہ فصل کا لکھ دیا ہے اور کہیں باب معجزات کی علامت مع لکھی ہے اور ن علامت ہے نسیم الریاض شرح شفا کے قاضی عیاض کی اور صع علامت ہے صواعق محرقہ کی اور قر علامت ہے قرۃ العینین کی اور مظ علامت ہے تفسیر مظہری کی اور عز علامت ہے تفسیر عزیزی کی اور مب علامت ہے مواہب لدنیہ کی اور اوپر معجزہ کے ہندسہ باعتبار کل کتاب کے لکھا ہے اور اسکے نیچے داہنی طرف باعتبار فصل کے اور بائیں طرف باعتبار قسم کے باب اول ہیں اور ساری کتاب میں نیچے اگر ایک ہندسہ ہے باعتبار باب کے ہے اگر دو ہیں داہنی طرف باعتبار باب کے ہے اور بائیں طرف باعتبار فصل کے ۔

فائدہ ۲ :۔ ہر چند کہ ہندسہ معجزہ اخیرہ کا ۲۵۷ ہے لیکن بنظر واقع کے معجزات اس رسالہ میں تقریباً تین سو ہیں اس لئے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث میں دو یا تین معجزات مذکور ہیں ۔

فائدہ ۳ :۔ یہ بات بھی جان لینی چاہیئے کہ متکلمین کی جو اصطلاح ہے کہ خوارق عادات جو قبل نبوت کے صادر ہوئے ہوں انہیں ارہاصات کہتے ہیں معجزات نہیں کہتے معجزات ان ہی خوارق کو کہتے ہیں جو بعد نبوت کے ظاہر ہوں سو اس رسالہ میں اس اصطلاح کی پابندی نہیں ہے بلکہ ہر خارق عادت پر خواہ قبل نبوت ہو خواہ بعد نبوت لفظ معجزہ کا اطلاق کیا ہے اس واسطے کہ صدق نبی پر دونوں برابر دال ہیں اور ہر کرامت ولی معجزہ نبی ہوتی ہے بایں جہت کہ جو کرامت اس رسالہ میں مذکور ہوئی ہے اس کو بعنوان معجزہ لکھنا مناسب تھا لیکن باین وجہ کہ اس رسالہ میں التزام تحریر ان ہی معجزات کا ہے جو بسند کتب حدیث میں مذکور ہیں لہٰذا صرف بعض کرامات اصحاب کو جو کتب حدیث میں بسند مذکور ہیں بعنوان معجزہ لکھا ہے ۔

فائدہ ۴ :۔ اثنائے تصنیف اس کتاب میں یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید میں بھی مذکور ہے سو مختصراً شرح اس کی کی جاتی ہے مقدمہ میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ اقسام تفصیلی عالم کے نو ہیں عالم معانی[1]، عالم ملائکہ[2]، عالم جن[3]، عالم انس[4]، عالم علوی[5]، عالم بسائط[6]، عالم جمادات[7]، عالم نباتات[8]، عالم حیوانات[9]، سو عالم معانی میں خود قرآن مجید معجزہ ہے اور معجزہ تحدی بالقرآن مجید قرآن مجید میں مذکور ہے اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے چنانچہ اس رسالے کے باب اول فصل اول میں مذکور ہو چکا ہے اور عالم ملائکہ کے معجزات کی طرف ان آیات میں اشارہ ہے جن میں ملائکہ کے نازل کرنے کا ذکر ہے مثلاً قرآن مجید میں ذکر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بروز بدر فرشتوں کو نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ میں جس قدر معجزات مشاہدہ ملائکہ کے غزوہ بدر میں مذکور ہوئے ہیں یعنی معجزہ دوم سے ہفتم تک سب قرآن مجید میں مذکور ہیں اور عالم انسان کے معجزات میں سے مثلاً معجزہ محفوظی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل سے آیہ واللّٰہ یعصمک من الناس میں مذکور ہے اور دلالت کرتا ہے اس عصمت تمام پر نسبت سب انسانوں کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہ ہوگا اور عالم جنات کے

معجزات کی طرف آیہ واذ صرفنا الیک نفرًا من الجن یستمعون القرآن الآیہ۔ میں اشارہ ہے پس جو معجزات باب عالم جنات میں اس رسالے میں حاضری جنات کے حضور اقدس میں مذکور ہوئے ہیں سب قرآن مجید میں مذکور ہیں اور عالم علوی میں معجزہ شق القمر آیہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں بتصریح مذکور ہے اور عالم بسائط میں معجزہ عنصر خاک آیہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ میں اور معجزہ عنصر آب آیہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہٖ میں اور معجزہ عنصر ہوا آیہ فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا میں پس اقسام تفصیلی عالم میں سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنی جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئے کہ بسبب علم ہمارے ان کے معجزات قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوئے اور انکے مذکور نہ ہونے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوئے اور وہ بھی منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہے اور اوپر صفات تینوں موالید کے مشتمل ہیں حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی نہ رہی۔ پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید میں مذکور ہیں اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہیں ہے کہ اس میں قصۂ معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق اور بیان عظمت الٰہی اور تعداد نعمائے الٰہی ہے لہٰذا قرآن مجید میں ذکر معجزات کا بطور بیان عظمت الٰہی و تعداد نعمائے الٰہی ہو اور وضع کلام الٰہی سے یہی بات مناسب ہے نہ قصہ خوانی و روزنامچہ نویسی میں موافق وضع کلام الٰہی کے بیشک جملہ اقسام عالم کے معجزات قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین وآلہٖ واصحابہ الہادین المہتدین وعلماء امتہ ومن تبعہم الی یوم الدین ۵

---

[1] قرآن مجید میں عالم بسائط میں سے عنصر خاک و آب و ہوا میں معجزات مذکور ہوتے اور عنصر آتش میں کوئی معجزہ مذکور نہ ہوا اس میں چند نکتے ہیں اول یہ کہ آتش صورت غضب و قہر ہے اس کو مناسبت شان جناب رحمۃ للعالمین سے نہ تھی اس سبب سے کچھ اعتنا اسکی طرف نہ ہوا لہٰذا عنصر آتش میں معجزات بہت کم واقع ہوئے ہیں۔ دوم یہ کہ عناصر اجزائے موالید ثلثہ ہیں اور جزئیت موالید میں عمدہ مٹی اور پانی ہیں کہ ان دونوں سے خمیر موالید ہے اور ہوا بھی جزو عمدہ ہے ہر ان میں حیوانات کو تنفس میں اور اسی طرح جمادات و نباتات کو اسکی طرف حاجت ہوتی ہے بخلاف آگ کے کہ نہ خمیر میں داخل ہے اور نہ مثل ہوا کے محتاج الیہ ہیں سوم یہ کہ موافق تحقیق کے آگ کا عنصر متصل ہونا اور بھی کرۂ نار کا فوق کرۂ ہوا ہونا ثابت نہیں ہے حکما میں سے فقط اتباع بطلیموس اس بات کے قائل ہیں سو ان کے پاس کوئی دلیل قوی اس بات کے لئے نہیں ہے اور اکثر حکما مثل اتباع فیثاغورث کے کرۂ نار کے قائل نہیں ہیں اور شرع میں بھی کرۂ نار کا کچھ ذکر نہیں پس عناصر حقیقت میں تین ہیں خاک آب اور ہوا اور ان تینوں میں معجزات قرآن مجید میں مذکور ہوئے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ

الصواعق الالٰہیہ فی الرد علی الوہابیہ

یعنی سترھویں صدی عیسوی کا نیا نجدی مذہب
علامہ سلیمان ابن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ جو نجدی مذہب کے بانی ابن عبدالوہاب کے بڑے بھائی ہیں۔ علامہ موصوف نے اپنے بھائی کے جدید مذہب اور اس کے عقائد کے رد و بطلان میں یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے، جس میں کتاب و سنت، اقوال علماء اہل سنت اور ان کے گمراہ کن رہنماؤں سے نجدی مذہب کا بے نظیر رد کیا ہے۔ یہ ایک مرتبہ عراق میں چھپی تھی، جو نایاب تھی، ادارہ نے اس کا ترجمہ کر کے افادۂ عامۃ المسلمین کے لئے شائع کی ہے۔ ابتداء میں حضرت فقیہ العصر مفتی محمد اعجاز الرضوی مدظلہٗ نے بصیرت افروز دیباچہ تحریر فرمایا ہے۔ ہر سنی مسلمان کو اسے پڑھنا چاہئے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

نعیم العرفان ترجمہ تکمیل الایمان

(شیخ محقق محدث دہلوی)

دین اسلام کے مسلمہ بنیادی عقائد پر مشتمل یہ کتاب جس کا جاننا اور ماننا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ جب تک مسلمان کے عقائد درست و صحیح نہ ہوں، خواہ کتنا ہی وہ عبادت گزار اور متشرع نظر آئے مگر اخروی نجات ناممکن ہے۔ حضرت شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت کے معتبر و مستند اسلاف میں سے ہیں، انکی ہر تصنیف ہر عالم دین کے لئے مستند ہے۔ یہ رسالہ چونکہ نایاب تھا ادارہ نے اس کا ترجمہ کرا کے پیش خدمت کیا ہے۔
قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

دیگر تراجم و مطبوعات ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم لاہور

نعیم العطار ترجمہ کتاب الشفاء قیمت حصہ اول چار روپے حصہ دوم چار روپے۔
ماثبت من السنۃ مع اردو ترجمہ ماالنعم علی الامۃ المعروف بہ ایام اسلام قیمت پانچ روپے
بشری الکئیب بلقاء الحبیب یعنی دیدار حبیب قیمت ایک روپیہ۔
اصول السماع قیمت پچاس پیسے
حیات صدر الافاضل قیمت تین روپے
افاضات صدر الافاضل قیمت ساڑھے چار روپے
فتاویٰ صدر الافاضل قیمت ساڑھے چار روپے
احقاق حق قیمت دو روپے پچاس پیسے
سرور خاطر ترجمہ قرۃ العیون قیمت ڈیڑھ روپیہ
مواعظ حسنہ قیمت ایک روپیہ۔
مسالک الحنفاء لاباء المصطفٰے (للسیوطی) عربی مع اردو ترجمہ۔ والدین مصطفٰے (قیمت ڈیڑھ روپیہ)
شرح العیب ترجمہ فتوح الغیب قیمت ڈھائی روپے۔
الدرر المنتشرہ یعنی بکھرے موتی۔ قیمت ایک روپیہ
نعیم البیان فی تفسیر القرآن (پارہ اول) قیمت ساڑھے تین روپے۔
مجموعۃ العقائد قیمت پچاس پیسے
مناقب امام اعظم قیمت پچاس پیسے
سوانح کربلا قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

عربی کا سلیس ترجمہ مع عربی ہے، جس میں مشائخ چشت کے سماع کا مسئلہ ہے۔ قیمت پچاس پیسے

حیات صدر الافاضل

صدر الافاضل، استاذ العلماء حضرت مولانا حکیم حافظ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ کی سوانح حیات پر یہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی تھی جو کہ ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی، اسے اب دوبارہ بہت سے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اس میں آں موصوف کی پوری زندگی سیاسی وملی اور مذہبی حالات کے سوا آپ کا مجموعۂ کلام بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ علماء اہل سنت کی سو سالہ تاریخی حیات کا مستند خزانہ ہے۔ آخر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس اور اجمیر شریف کے خطبات بھی شامل کر دیئے گئے ہیں قیمت صرف تین روپے۔

فتاویٰ صدر الافاضل

حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں جو دینی و مذہبی اور سیاسی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں ان کا حصر و احاطہ دشوار ہے۔

یہ کتاب حضرت قدس سرہ کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ کے فتاویٰ ادارہ کو حاصل ہو سکے اور اب تک وہ کتابی شکل میں مطبوع نہ ہوئے۔

اسکے علاوہ چند اہم مضامین بھی شامل ہیں جن کا جاننا مذہبی تقریبات کے مواقع پر ضروری ہوتا ہے قیمت ساڑھے چار روپے۔

افاضات صدر الافاضل

- حضرت صدر الافاضل کی دینی و سیاسی رہنمائی
- دشمنانِ دین وملت کی پر فریب سیاسی چالوں کی پردہ کشائی۔
- غیر منقسم ملک کی تحریکات پر نقد و نظر۔
- مسلمانوں کی اسلامی تدبیر و فلاح میں تجاویز
- ۱۳۳۸ھ سے ۱۳۵۳ھ تک کے حالات کا ذخیرہ

یہ کتاب عالم اسلام کے موجودہ مسائل و افکار میں دائمی رہنمائی کے علاوہ اسلامی وشرعی اور اصلاحی تجاویز پر مشتمل بے نظیر مجموعہ ہے حضرت قدس سرہٗ کے انمول مضامین کا ذخیرہ اس کے سوا آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ قیمت ساڑھے چار روپے۔

احقاق حق

قرآن کریم پر ستیارتھ پرکاش کے اعتراضات کا جواب، آریہ دھرم، ہندومت اور آواگون (تناسخ) کے فلسفیانہ اوہام کا محققانہ بطلان۔ از امام المناظرین سلطان المتکلمین، صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت حکیم حافظ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ

قیمت دو روپے پچاس پیسے۔

سرور خاطر ترجمہ قرۃ العیون

فقیہہ و امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ کی بے مثال تالیف "قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون" کا ترجمہ مع اصل کتاب ہے جس میں دس اہم ومفید باب ہیں جو ہر مسلمان کے لئے گنجینۂ دنیا و آخرت ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔ 1/50

مواعظ حسنہ

امام عصفوری کی تالیف "مواعظ عصفوریہ" کا یہ ترجمہ ہے اسمیں چالیس وعظ ہیں جو کتاب و سنت سے مستفاد ہے، قابل مطالعہ کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

مسالک الحنفاء لآباء المصطفیٰ (للسیوطی) عربی مع اردو ترجمہ "والدین مصطفیٰ"

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کا یہ رسالۂ مبارکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک کے ایماندار، مسلمان، افضل زمانہ نیک و متقی اور اہل جنت ہونے کے ثبوت میں دندان شکن جواب ہے، ہر مسلمان کو اسکا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کا یہ رسالہ مذہب احناف کے امام و رہنما سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب جلیلہ اور فوائدِ بہیہ، فراست و دراست اور تفقہ و تدوین پر بے مثل رسالہ ہے۔ ہر مسلمان سنی حنفی کے لئے سرمۂ بصیرت ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔

شروح الغیب ترجمہ فتوح الغیب

مع اہم افادات شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ "فتوح الغیب"، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسی مقالہ جات کا مجموعہ ہے۔ اس کا سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ تشنگان علم و طریقت، بادہ کشان سلوک و معرفت، شیفتگان توحید و رسالت کے لئے خم خانۂ روحانیت ہے۔ صوفیانہ اصطلاحات اور ان کے معانی کی مکمل تشریح ہے، جگہ جگہ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ کی شرح سے بطرز افادہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اہل محبت و طریقت، بالخصوص قادریوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ بد مذہبوں نے اس کے ترجمے چھاپ کر غلط فہمی پیدا کر دی ہے اسکا مکمل ازالہ ہے۔ قیمت ڈھائی روپے

الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ یعنی بکھرے موتی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے اس ر[illegible] مبارکہ میں ان صدہا احادیث کو جمع فرمایا ہے [illegible] خاص و عام کی زبان پر روزانہ بول چال [illegible] تکلف بولتے اور لکھتے ہیں۔ علامہ موصوف [illegible] حدیث کا حوالہ اور اسکے راویوں کی حیثیت بیا[ن] ہے، ہر خاص و عام کے لئے ازحد مفید ہے۔ ادا[رہ] نے ان احادیث کے اصل عربی الفاظ کے سا[تھ] ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت صرف ایک رو[پیہ]

نعیم البیان فی تفسیر القرآن (پارہ اول)

قرآن کریم کے سمجھنے اور سمجھانے کے سلسلہ میں [illegible] تفسیر نہایت اہم اور معتبر ہے۔ معتبر و مستند تفا[سیر] کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ خوبی یہ ہے کہ نہ طویل [ہے] اور نہ بہت مختصر، مطالب و مفہوم کو نہایت [illegible] الفاظ میں مع حوالہ جات بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] قرآن پاک پر ستھیارتھ پرکاش نے جو اعتراضا[ت] کئے تھے انکا شافی جواب ہے۔ ادیان باطلہ [illegible] تناسخ (آواگون) کا مکمل رد ہے ہدیہ ساڑھے تین روپے (۳/۵۰)

مجموعۃ العقائد

امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ کی تصنیف "فقہ اکبر" اور "وصایا" کا ترجمہ مع عربی اور قصیدہ "بدء الامالی" مع ترجمہ اور حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الد[ین] صاحب رحمۃ اللہ کی کتاب العقائد شامل ہے۔ مجموعہ کی قیمت صرف پچاس پیسے ہے۔